مجلہ زینب

25 سالہ جوبلی

لجنہ اماء اللہ ناروے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سہ ماہی زینب

لجنہ اماءاللہ ناروے کی علمی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں کا ترجمان

سرپرستِ اعلیٰ

امیر جماعت احمدیہ ناروے — مکرم ظہور احمد چوہدری صاحب

زیرِ نگرانی

صدر لجنہ اماءاللہ ناروے — مکرمہ سیّدہ بشریٰ خالد صاحبہ

مجلسِ ادارت

نیشنل سیکرٹری اشاعت	محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ
نائبہ سیکرٹری اشاعت	محترمہ صدیقہ وسیم صاحبہ
مدیرہ حصہ نارویجن	محترمہ مہرین شاہد صاحبہ
پروف ریڈنگ	محترمہ سعیدہ نعیم صاحبہ
	محترمہ ثمینہ ظہور صاحبہ
	محترمہ طیبہ رضوان صاحبہ
پرنٹنگ	محترمہ شمسہ خالد صاحبہ
شائع کردہ	شعبہ اشاعت لجنہ اماءاللہ

Søren Bulls veien 1

1051 Oslo

Tlf: +47 22322746

FAX: + 47 22320211

فہرست مضامین

القرآن الکریم	2
کلام الامام	3
منظوم کلام	4
اداریہ	5
پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	7
پیغام نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ ناروے	13
پیغام نائب امیر ومبلغ انچارج صاحب ناروے	14
پیغام محترم سیّد کمال یوسف صاحب	15
پیغام نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ ناروے	16
خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 29 مئی 2015ء	17
حضرت اُمِّ متین سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ	24
غزل	27
حضرت سیّدہ مہر آپا بشریٰ بیگم صاحبہ	28
زینب کی بقا کا سفر	32
زینب کی کہانی زینب کی زبانی	34
زینب کی یادیں	35
میری زندگی میں زینب کی اہمیت	37
نظم	42
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ واقفات کی کلاس	43
دھنک کے رنگ آپ کے سنگ	46
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ناروے کا دورہ 2011ء	48
ایجنڈا مجلس شوریٰ	53
مساجد اور جماعتی مراکز کی سیر	55
رپورٹ جلسہ سالانہ	57
یادِ رفتگان	58
عید بازار	59
مبارکباد پیغام	60
کارکردگی رپورٹ لجنہ اماءاللہ ناروے	61
خدمت دین کو اک فضلِ الٰہی جانو	68
مجلس عاملہ	71
دعائیہ، مبارکباد پیغامات	74
دعائیہ اعلانات	88
ناصرات کا صفحہ	89

القرآن الکریم

سورۃ التکویر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۪ۙ﴿۲﴾

وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۪ۙ﴿۳﴾

وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۪ۙ﴿۴﴾

وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۪ۙ﴿۵﴾

وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۶﴾

وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۪ۙ﴿۷﴾

وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۪ۙ﴿۸﴾

وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ۪ۙ﴿۹﴾

بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۱۰﴾

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۱۱﴾

۱۔اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔

۳۔اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

۴۔اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔

۵۔ اور دس ماہ کی گابھن اُونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

۶۔ اور جب وحشی اکٹھے کیے جائیں گے۔

۷۔ اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔

۸۔اور جب نفوس ملا دیئے جائیں گے۔

۹۔اور جب زندہ درگور کی جانے والی (اپنے بارہ میں) پوچھی جائیں گی۔

۱۰۔(کہ) آخر کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی ہیں۔

۱۱۔ اور جب صحیفے نشر کیے جائیں گے۔

(یہ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ترجمہ قرآن کریم سے لیا گیا ہے)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِی اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ:

کَلِمَةُ الۡحِکۡمَةِ ضَالَّةُ الۡمُؤۡمِنِ حَیۡثُ مَا وَجَدَ هَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایا ہے جہاں کہیں وہ اس کو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر:136)

کلام الام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں۔'' ''۔۔۔خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغِ اعتراض سے منزہ ومقدّس کرے۔الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں۔کس قدر بیوقوفی ہوگی کہ ہم ان سے لٹّھم لٹّھا ہونے کو تیار ہو جائیں'' ''۔۔۔اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔۔۔اس نے متوجہ کیا کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ:38)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

''۔۔۔ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی ﷺ کی نبوت کے اثبات کے لیے اپنی قلموں کے نیزوں کو تیز کریں۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ:150)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ مقام دارالحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں۔اس لیے ہم کو چاہیے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہم رنگ ہو۔جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں۔اسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہیے اور وہ ہتھیار قلم ہے۔یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔اس میں یہی سرّ ہے کہ زمانہ جنگ وجدل کا نہیں بلکہ قلم کا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل۔صفحہ:151)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے بغور مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام مضامین یا کتب کی تحریر وتالیف کو ہمدردی خلائق کا ذریعہ اور دماغ کی اچھی ورزش اور درازی عمر کا کلیۂ وراز قرار دیتے ہیں۔

ماخوذ ملفوظات جلد دوئم۔صفحہ:221

اشاعتِ دین بزور شمشیر حرام ھے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبیؐ کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبیؐ کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولے ہو تم **یَضَعُ الْحَرْب** کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کے
فرما چکا ہے سیّدِ کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا اِلتوا
جب آئے گا تو صُلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا
یعنی وہ وقت اَمن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیش گوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(از درثمین صفحہ:59)

ادار یہ!

زینب کے پچیس سال

دِن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں اور مہینے سالوں میں بدلتے جاتے ہیں۔ وقت بہت تیزی سے گذر جاتا ہے۔ ابھی چند ہی سال پہلے کی بات ہے کہ لجنہ اِماءِ اللہ ناروے کے ترجمان کا جماعت احمدیہ کی یکصد سالہ جوبلی کے موقعہ پر اجراء ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رَحمہ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت کے نیشنل امیر صاحب ناروے کی درخواست پر اِس رسالے کا نام ’’زینب‘‘ رکھا۔ اس رسالے کا بنیادی مقصد ناروے کی احمدی مستورات اور بچّیوں کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ تھا۔

یہ رسالہ بہت کسمپرسی کے حالات میں جاری ہوا۔ نہ کوئی کاتب۔ نہ کوئی کمپیوٹر اور نہ ہی کوئی پریس۔ ادارہ اور انتظامیہ کو بھی اِس قسم کے جرائد کی اشاعت کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ ایک طفلِ شیر خوار کی طرح رینگتے ہوئے "زینب" نے اپنا سفر جاری رکھا اور آج پچیس سال گذرنے پر "زینب" اپنے عنفوان شباب کو پہنچ چکا ہے۔ الٰہی سلسلوں میں "ہر عروجے راز والے" کا محاورہ صادر نہیں آتا۔ جماعت احمدیہ پر طلوع ہونے والا ہر سورج نئی کامیابیوں، ترقیوں اور فتوحات کی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جس پر خطۂ ارض میں کہیں سورج غروب ہی نہیں ہوتا۔

’’زینب‘‘ نام بہت ہی پیارا اور خوبصورت نام ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دو ازواجِ مطہرات کا نام ’’زینب‘‘ تھا۔ ایک اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رَضی اللہ عنہا تھیں۔ جو آنحضرت صَلی اللہ علیہِ وسلم کی زندگی ہی میں وفات پا گئی تھیں۔ دوسری اُمّ المؤمنین حضرت زینب بن جحش رَضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو **اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ** میں سے تھیں۔ بہت ابتدائی زمانہ میں اسلام قبول کرنے کی سعادت کی توفیق پائی تھی۔ آپ غریبوں اور مستحقین کا بہت خیال رکھتی تھیں۔

ایک اور "زینب" ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہِ وسلم کی بیٹی تھیں۔ اُن کے مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اِن کے متعلق فرمایا تھا ’’میری بیٹیوں میں سے سب سے افضل ہے کیونکہ اس کو میری وجہ سے تکلیفیں پہنچی ہیں‘‘۔ یہ شہید تھیں۔ کیونکہ ہجرت کے وقت ان پر ایک دشمن نے تیروں سے حملہ کیا تھا جس کی وجہ سے آپ اونٹنی سے نیچے جا گریں اور یوں آپ کا حمل ساقط ہو گیا۔ ’’زینب‘‘ نام کی ایک خاتون مبارکہ حضرت امام حسین رَضی اللہ عنہ کی بہن بھی تھیں جنہوں نے اپنے جگر گوشوں اور بھائی اور سرتاج کی شہادتوں کو انتہائی صبر و استقلال سے برداشت کیا۔

یہ "زینب" ہمیں اُن عظیم خواتین مبارکہ کی یاد دلاتا ہے اور اُن کی اَعلیٰ خدمات دینیہ کے نقشِ قدم پر گامزن ہونے کی تحریک کرتا ہے۔ ہماری سب بہنوں کو اُن کے محبوب رسالہ "زینب" کے پچیس سال پورے ہونے پر دلی مبارکباد ہو۔

اللہ کرے کہ ہم خُدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی ہوں۔ خلیفہ وقت کے ارشادات کی روشنی میں اپنی اور اپنی اولادوں کی احسن رنگ میں تربیت کرنیوالی ہوں ایسی خدمات سرانجام دینے والی ہوں جو اللہ رب العزّت کے حضور مقبول ہوں۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن
16-8-16

پیاری ممبرات لجنہ اماءاللہ ناروے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو رسالہ "زینب" کے 25 سال پورے ہونے پر اس کا خاص نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

ہماری جماعت میں رسائل وجرائد احباب جماعت تک خلیفۂ وقت کی آواز پہنچانے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ نیز مقاصد سکھانا، دینی معلومات بڑھانا اور جماعتی سرگرمیوں سے مطلع کرنا بھی ایک اہم مقصد ہے۔ آپ کے رسالہ میں بھی یہی مقاصد مدنظر رہنے چاہئیں۔ یاد رکھیں کہ آپ کے اردگرد کا ماحول برائیوں کی دعوت دے رہا ہے۔ آپ نے اسلام کی پیاری تعلیم کے ذریعہ اس دعوت کا رد کرنا ہے۔ مثلاً اسلام کی اہم تعلیم پردہ ہے جو مسلمان خواتین کو دی گئی ہے کہ وہ اس کی پابندی کریں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت نے وقتاً فوقتاً جو کچھ بیان کیا ہے اس میں سے اقتباسات شائع کئے جائیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زنداں نہیں، بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد وعورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیر کریں کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی، جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد وعورت ہر دو جمع ہوں، تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔ اُن ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔۔۔۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد وعورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔" (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 21 تا 22)

پھر رسالے کے کچھ صفحات میرے خطبات اور تقاریر کے لئے مخصوص کرلیں تاکہ مختلف طریقوں سے نصائح سے آگاہی ہوتی رہے۔ خلافت کی برکات اور اہمیت کے بارے میں مضامین شائع کیا کریں تاکہ بار بار کی یاد دہانی سے یہ مضمون سب کو ذہن نشین ہوجائے کہ آج دین سے قربت، روحانی ترقی اور دنیوی آلائشوں سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خود کو خلافت کے ساتھ چمٹالیں۔

اللہ تعالیٰ رسالہ کی انتظامیہ اور جملہ قارئات کے لئے پچیس سالہ سفر مبارک کرے اور آپ کے رسالہ کو جماعت کی بہترین ترجمانی کرنے والا بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

امام جماعت احمدیہ

لندن

14-11-15

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کو چند تربیتی نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے اور یہی نسبت جماعت میں بھی ہوگی۔ اس لئے عورتوں اور بچیوں کو اپنی اصلاح کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسلام نے عورت کو نہایت معزز مقام عطا فرمایا ہے۔ حدیث میں ماں کے قدموں تلے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے جنہیں جنت کہا گیا ہے انہیں اپنا دینی معیار کس قدر بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ کس قدر عملی اصلاح کی ضرورت ہے۔ کس قدر نیک نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک احمدی عورت کو تو لوگ دوسری عورتوں کی نسبت زیادہ دینی تعلیمات پر کاربند دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ میں سے زیادہ تر خود یا ان کے والدین احمدیت کی وجہ سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ آپ کو اپنے ملک کی مذہبی پابندیوں سے نجات دلانے کے لئے یہاں رہنے کا حق دیا گیا ہے۔ اگر آپ نے اپنے دینی تعلیمات پر عمل چھوڑ دیا تو اس طرح آپ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دے رہی ہوں گی اور حکومت کو بھی۔ اس لئے احمدیت جس نے آپ کو دنیوی سہولیات والی زندگی دی اس کی تعلیمات پر عمل کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ اگر کوئی آپ کے عقائد کے بارہ میں سوال کرے تو آپ اس کو جواب دے سکیں۔ مثلاً یورپ میں پردے پر بہت اعتراضات اٹھتے ہیں۔ آپ انہیں اپنے عمل سے اور دلیل سے سمجھائیں کہ یہ پردہ کسی جبر کی وجہ سے نہیں ہے۔ عورت میں جو فطری طور پر حیا پائی جاتی ہے اور ہمارا جو مذہب سے لگاؤ ہے وہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم پردہ کریں۔ پھر یہ بات بھی روزمرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے جو عورتیں اپنے پردے اور لباس کا خیال رکھتی ہیں وہ عبادات اور دیگر دینی تعلیمات کی بھی پابندی کرتی ہیں۔ وہ ہر پہلو سے اپنی اصلاح کی کوشش کرتی ہیں اور بچوں کی تربیت کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ وہ نماز روزہ کی پابند اور جماعتی چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی ہیں۔ انہیں شوق ہوتا ہے کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کریں اور وہ جس کسی کو ملیں انہیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹ کے بارے میں بتاتی ہیں نیز دیگر جماعتی معلومات کے ذرائع سے آگاہ کرتی رہتی ہیں تاکہ وہ نورِ ایمان جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے وہ اسے اوروں تک پہنچا سکیں۔ پھر انہیں دعاؤں کی بھی عادت ہوتی ہے۔ وہ خلیفۂ وقت کو بھی دعاؤں کے لئے لکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسی دیندار عورتوں سے پیار کا سلوک فرماتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں دعاؤں کی قبولیت کا تجربہ کرواتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کی دعائیں بھی ایسے لوگوں کے حق میں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت

اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک خود خدا تعالیٰ کی رحمت کے مقام پر کھڑا ہو تو دعا بھی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ نرا اسباب پر بھروسہ نہ کرلو کہ بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 173-172)

پس میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ یورپ کے معاشرہ میں پائی جانے والی برائیوں سے اپنے کو بچا کر رکھیں۔ آپ کی گفتگو میں، آپ کے عمل میں، آپ کے لباس میں، آپ کے چال چلن میں احمدیت کی جھلک نظر آنی چاہئے۔ آپ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ سنا کریں اور بچوں کو بھی سنایا اور دکھایا کریں تا کہ آپ اور وہ اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کے قریب سمجھیں۔ آپ کی سوچوں میں دین کی باتیں ہوں۔ آپ کے دلوں میں معاشرتی برائیوں اور برے ماحول سے نفرت پیدا ہو۔ اور نیکی اور رضائے باری تعالیٰ کا حصول آپ کا نصب العین ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 13 جنوری 2017ء میں فرمایا:

پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات پر، ان کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: ''حیا ایمان کا حصہ ہے''۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب امور الایمان حدیث 9)

پس حیادار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لیے ضروری ہے۔ اگر ترقی یافتہ ملک آزادی اور ترقی کے نام پر اپنی حیا کو ختم کر رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دین سے بھی دُور ہٹ چکے ہیں۔ پس ایک احمدی بچی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گی۔ ایک احمدی بچے نے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے، ایک احمدی شخص نے، مرد نے، عورت نے مانا ہے، اس نے دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کا عہد کیا ہے اور یہ مقدّم رکھنا اُسی وقت ہوگا جب دین کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ہر بات کھول کھول کر بیان فرما دی ہے۔ چنانچہ اس بے پردگی اور بے حیائی کے بارے میں ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہونگے''۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 134۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2017ء الفضل انٹرنیشنل 03 فروری تا 09 فروری 2017ء ص:6)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هوالنّاصر

لندن
24-10-14

پیاری ممبرات لجنہ و ناصرات ناروے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

یہ دور سائنسی ایجادات کے عروج کا دور ہے۔ ٹی وی چینلوں کی بہتات ہے۔ انٹرنیٹ اور فون پر بے شمار لغو مشاغل ہیں جن میں بچے بھی اور بڑے بھی اپنے قیمتی اوقات ضائع کر دیتے ہیں۔ گھروں سے باہر نکلیں تو بے دینی اور بے حیائی عام ہے۔ یورپ کے معاشرے میں تو لباس بھی ایسے ہیں جن کے استعمال کی ہمارا پیارا دین اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ ایسے حالات میں احمدی ماؤں اور بچیوں کی سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو معاشرتی برائیوں سے بچائیں اور اسلامی تعلیمات اور اسلامی اقدار کے مطابق زندگی بسر کریں۔ مثلاً لجنات اپنے لباس اور پردے کا خیال رکھیں اور اپنی بچیوں کی بھی اس پہلو سے نگرانی کریں کہ ان کے لباس، چال چلن اور رجحانات پر احمدیت کی چھاپ نظر آنی چاہئے۔ جیسے جیسے بچیاں پردہ کی عمر کو پہنچیں ان سے پردہ کروائیں۔ اور انہیں معاشرے کی جدت پسندی کے نام پر یا غلط قسم کے فیشنوں سے ہرگز متاثر نہ ہونے دیں۔ آپ اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں۔ انہیں قرآن کریم پڑھنا سکھائیں اور تلاوت کی عادت ڈالیں۔ آپ انہیں ایم ٹی اے دکھایا کریں اور خلافت کی برکات سے آگاہ کیا کریں۔ اسی طرح انہیں خلیفۂ وقت کو دعائیہ خطوط لکھنا بھی سکھائیں اور جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں شامل کریں نیز ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ جماعتی خدمت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آنحضور ﷺ نے تربیت اولاد کی خاص نصیحت فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

پس احمدی مائیں یاد رکھیں کہ تربیتِ اولاد ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جسے آپ نے نبھانا ہے۔ آپ نے نیک نمونہ اور تعلیم و تربیت سے اپنے بچوں کی بہترین پرورش کرنی ہے تا کہ وہ ہمیشہ دینی تعلیمات پر کاربند رہیں اور دینی اقدار کا خیال رکھیں۔ اور ناصرات الاحمدیہ بھی یہ سن لیں کہ آپ احمدی بچیاں ہیں۔ آپ نے اپنے لباس اور مشاغل، دوستیوں اور چال چلن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق رکھنا ہے اور معاشرے کے بداثرات کو ہرگز قبول نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن

پیارے احباب جماعت احمدیہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امیر صاحب ناروے نے اپنے جلسہ سالانہ کے لئے پیغام بھجوانے کو کہا ہے۔ میرا اس موقع پر آپ کو یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جو خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دی ہے اسکو آباد کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہر احمدی کو نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور فرمایا ہے۔ اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے نیز اسی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نمازوں پر دوام اختیار کرنے کی بار بار تلقین کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بعد

اور دعا ہی ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور
اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے
نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے
جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا ..... فرمایا
اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اُسے دل کی
تسکین آرام اور محبت سے اسکی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا
ترک کیا ہے۔ تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال
میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی
جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک
دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اُسے
ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ درد دل سے پڑھی ہوئی
نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا
بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز
میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس اَمر کو حل اور آسان کر دیا ہوا
ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ 255)

پس نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں اور خدا تعالیٰ کی یاد میں ہر وقت
دل کو لگائیں۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسکی یاد میں غرق ہوں
اس سے آپ جلد 2 دارین پائیں گے اور جماعت کی حقیقی ترقی کا ذریعہ بھی
یہ نمازیں ہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

Ref T-/3867
18-9-13

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے

السَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

آپ کے رسالہ زینب کو 25 سال مکمل ہونے پر خاکسار رسالہ کی ٹیم اور تمام قارئین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے معیار کو پہلے سے بہتر بنانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اسے نافع الناس بنائے اور یہ اپنے جاری کرنے کے مقصد کو ہمیشہ پورا کرتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

زینب کا ایک مطلب ''خوشبودار پودا'' ہے۔ اللہ کرے کہ اس رسالہ میں ایسا مواد شائع ہوتا رہے جس سے استفادہ کر کے اس کے قارئین کی زندگیاں حقیقی طور پر خوشبودار ہو جائیں اور جس کے مطالعہ سے علم و معرفت میں ترقی ہو۔ پھر زینب کے نام کا آنحضرت ﷺ کی زندگی سے بھی ایک خاص تعلق ہے۔ آپ ﷺ کی دو بیویوں اور ایک بیٹی کا نام زینب تھا۔ حضرت زینب بنت جحشؓ، جو آپ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن بھی تھیں اور جن کے ذریعہ خدا نے اسلامی تعلیم کے کئی پہلو اجاگر کیے، اُمّہات المؤمنین میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔ آپ بہت سخی اور عبادت گزار تھیں اور بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ رکھتی تھیں۔ آپؓ کے اسی جذبہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے بشارت دے دی کہ اُمّہات المؤمنین میں سے جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہونگے، سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی۔

پس میرا اس رسالہ کے ذریعہ آپ سب کو یہی پیغام ہے کہ اپنے اندر حضرت زینبؓ کی صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ عبادتوں میں آگے بڑھیں۔ پردہ کو اپنا وقار بنائیں۔ اور سخاوت میں ایک دوسرے کے لیے نمونہ بنیں۔ اور خاص طور پر اس دَور میں جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق، حضرت مسیح موعودؑ، کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو زندگی بخشی ہے اور آپؑ کی بعثت کا مقصد انسانیت کو دوبارہ خدائے واحد کی عبادت پہ قائم کرنا قرار دیا ہے۔ آپؑ نے اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ایک طریق یہ بھی بتایا کہ جہاں اسلام کی ترقی چاہتے ہو وہاں مسجد قائم کر دو۔ سو حضرت زینبؓ کے اُسوۂ کی پیروی میں دل کھول کر کرستیانسند میں بننے والی مسجد کے لیے قربانیاں کریں اور دُعائیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے دلوں کو ایمان کی خوشبو سے بھر دے۔ آمین ثم آمین

والسلام

خاکسار

ظہور احمد چوہدری

امیر جماعت احمدیہ ناروے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

AHMADIYYA MUSLIM JAMA'AT

14.01.17

اوسلو

مکرمہ مرکزیہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپکو اور سہ ماہی زینب رسالہ کی ٹیم کو مقبول خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ خاکسار آپ سب کو رسالے کے ۲۵ پچیس سال پورے ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہے رسالہ کسی بھی تنظیم کا ترجمان ہوتا ہے اور رسالہ زینب اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کے مقاصد کی بہترین ترجمانی کر رہا ہے۔ اور بڑی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ آئندہ کے مؤرخ کے لیے جو مواد آپ اس رسالہ میں جمع کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ اسکی بہترین جزاء عطا فرمائے۔

والسلام
خاکسار
شاہد محمود کاہلوں
نائب امیر و مبلغ انچارج ناروے

پتہ
Ahmadiyya Muslim Jama'at Norway
Søren Bulls vei 1
1001 OSLO

رابطہ کے لیے
فون: +47 22 44 71 88
فیکس: +47 22 43 78 17

ویب سائٹ
www.ahmadiyya.no

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ ناروے

السَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ہمارے بہت ہی پیارے اللہ تبارک وتعالیٰ نے 'سورۃ التکویر' 81/11 آئندہ زمانہ میں بڑی کثرت سے ''صحیفے نشر کیے جائیں گے'' کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ نیز 'سورۃ القلم 68/1' میں جس مبارک رشحات قلم سے وہ نوشتے اور صحیفے رقم ہونے تھے اس مبارک 'قلم' کی قسم کھا کر نشر واشاعت کے معرکہ کی اہمیت اہمیت کو واضح فرما دیا۔

ہمارے زمانہ میں جن عظیم امام الزماں نے قلم کے جہاد میں صحائف کے نشر کرنے کے لیے بیڑہ اٹھانا تھا۔ اس امام کے ہاتھ میں 'سلطان القلم' کا جھنڈا تھما دیا اور اس عظیم مہم کو روبراہ کرنے کے لیے یہ خدمت اس کو سونپ دی گئی اور اس کے قلم کی جو دین اسلام کی حمایت میں اور عدو اسلام کی سرکوبی کے لیے دو دھاری کاٹ کو 'ذوالفقار علی' کے اسم گرامی سے موسوم کر کے 'قلمی جہاد' کی عظمت کو واضح فرما دیا۔

پس اے 'سلطان قلم' کی پیاری جماعت کی خدمت گزار معزز خواتین آپ نے اس قلمی جہاد میں جس جس رنگ میں توحید کے قیام، اعلائے کلمۃ اللہ، ناموس رسالت مآب، امام الزمان کے پیغام، خلافت اور نظام خلافت کی خدمت میں اپنے تصنیفی جوہر زیب قرطاس کیے ہیں۔ آپ کی ان مخلصانہ کاوشوں کو خدائے رحیم ورحماں ہمیشہ اپنی پیار کی نظر سے دیکھے۔ آمین

ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ خدا کی نظر میں نہ صرف سہ ماہی زینب کے زمرہ اصحاب الرقیم کے لکھاری اور اس کے جملہ معاونین بلکہ اس کے قارئین بھی قبولیت کا شرف پائیں۔ آمین

احقر العباد سلسلہ احمدیہ کا ادنیٰ ترین خادم دعا گو خادم دعا گو

کمال یوسف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ وہی مددگار ہے

ہے شکر ربِّ عزوجل خارج از بیاں

یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے رسالہ ''زینب'' کے 25 سال پورے ہونے پر قطرے سے گُہر بننے کی یہ داستان اظہارِ تشکر کے طور پہ پیش کر رہی ہے۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک

چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتا ہوا زینب اللہ کے فضل سے ترقی کی جانب گامزن ہے۔ ہر دَور میں بڑی محنت اور لگن سے اس رسالہ کو سجایا گیا۔ مختلف مراحل سے گزرتا ہوا زینب اپنی داستان لیے حاضر ہے۔ جس کا اصل مقصد حضرت محمد ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی بات کو آگے پہنچانا، علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت اور تبلیغ کرنا، سیرت و سوانح بیان کرنا اور اپنی تاریخ محفوظ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالوں کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اس وقت ہم پر قلم کی تلواریں چلائی جاتی ہیں اور اعتراض کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے، ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی ﷺ کے نبوت کے اثبات کے لیے اپنی قلموں کے نیزوں کو تیز کریں۔''

(ملفوظات جلد اوّل ص 105)

ہم خلیفہ وقت کے انتہائی مشکور ہیں کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے اس رسالہ کے لیے پیغام ارسال فرمایا اور ہماری راہ نمائی فرمائی۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے دُعا گو ہیں کہ اے اللہ ہماری حقیر کوششوں میں برکتیں ڈال تا کہ ہم تیری خوشنودی حاصل کرسکیں، خلیفہ وقت کی آنکھیں ہمیشہ ہماری طرف سے ٹھنڈی رہیں اور تیرے پیار کی نظر ہمیشہ ہم پر اور ہماری نسلوں پر پڑتی رہیں۔ آمین

خاکسار شعبہ اشاعت کی ٹیم کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے جنہوں نے اس رسالے کی اشاعت میں ہر طرح سے تعاون کیا۔ اللہ کرے دین اور دنیا کی بھلائی ان کا اور ان کی نسلوں کا مقدر ہو۔ آمین

والسلام

سیّدہ بشریٰ خالد

صدر لجنہ اماء اللہ ناروے

خطبہ جمعہ

29رمئی 2015ء بمقام فرینکفرٹ جرمنی

اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سیّدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ وہ خلافت قائم ہو گی جو نبی کے طریق پر چلنے والی ہو گی۔ اس کے ذاتی مفادات نہیں ہونگے۔ وہ نبی کے کام کو آگے بڑھانے والی ہو گی۔ لیکن ایک عرصے کے بعد یہ خلافت جو راشد خلافت ہے ختم ہو جائے گی۔ یہ نعمت تم سے چھینی جائے گی۔ پھر ایسی بادشاہت قائم ہو جائے گی جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے۔ پھر اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔‘‘ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 مسند النعمان بن بشیر حدیث: 18596 عالم الکتب بیروت 1998ء)

ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اسلام کی تاریخ میں مختلف اَدوار میں آنے والے مسلمان سربراہانِ حکومت اپنے آپ کو خلفاء کہلاتے رہے۔ یہ بتاتے رہے کہ ان کا مقام خلیفہ کا مقام ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے جو پہلے چار خلفاء ہیں ان کو ہی خلفائے راشدین کا مقام دیتی ہے۔ انہی کا دَور خلافت راشدہ کا دَور کہلاتا ہے۔ یعنی وہ دَور جو ہدایت یافتہ اور ہدایت پھیلانے والا دَور تھا جو اپنے نظام کو اس طرح چلاتے رہے جس طرح انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چلاتے دیکھا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق اس نظام کو چلایا۔ خاندانی بادشاہت نہیں رہی بلکہ مومنین کی جماعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء انہیں پہنائی۔ لیکن ان کے علاوہ باقی خلفاء خاندانی بادشاہت کو ہی قائم رکھتے رہے اور حرف بہ حرف آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب پہلی دو باتوں میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی تو جو آخری بات آپ نے بیان فرمائی اس میں بھی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قول نے ہی پورا ہونا تھا کہ اس دنیا داری اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کو دیکھ کر وہ خدا جس نے آنحضرت ﷺ کو تا قیامت رہنے والی شریعت کے ساتھ بھیجا تھا اس کا رحم جوش مارتا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کو دنیا میں دوبارہ قائم فرماتا۔ **اور ہم احمدی یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے کیے گئے وعدے کے مطابق اپنے رحم کو جوش دلایا۔ اس کا رحم جوش میں آیا اور ہمارے آقا و مولیٰ کی بات کو پورا فرماتے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم فرمایا۔ آپ کو جہاں اُمّتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا کہ اب آنحضرت ﷺ کا سلسلۂ خلافت آپ ﷺ کے غلام صادق خاتم الخلفاء کے ذریعہ سے ہی جاری ہونا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں جو آپ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی ہمیں عطا فرمائی تھی۔** آپ ﷺ نے سورۃ جمعہ کی آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمعہ:4) کی وضاحت میں جن بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملایا تھا ان میں ہم شامل ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنے جس پیارے کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ایمان ثریّا سے زمین پر لے آئے گا (صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب قولہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ 4897) ہمیں اس کے ماننے والوں میں شامل فرمایا آپ ﷺ نے جس مسیح و مہدی کو اپنا سلام پہنچانے کے لیے کہا تھا (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 182 مسند ابی ہریرۃ حدیث 7957 عالم الکتب بیروت 1998ء) ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ یہ فرض ادا کرنے والوں میں شامل ہوں اور پھر جماعت احمدیہ مبائعین پر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے بعد جاری سلسلۂ خلافت کی بیعت میں بھی شامل فرمایا۔

پس اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کے ماننے والوں کا فرض ہے۔ تبھی اس بیعت کا حق ادا کر سکیں گے۔ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانا تھا اور اپنے ماننے والوں کے دلوں کو اس سے بھرنا تھا اور ہر احمدی یقیناً اس بات کا گواہ کہ آپ نے یہ کام کر کے دکھایا۔ لیکن اس ایمان کا قائم کرنا صرف آپ کی زندگی تک محدود نہیں تھا یا چند دہائیوں تک محدود نہیں تھا بلکہ جب آنحضرت ﷺ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کی خوشخبری دے کر خاموشی اختیار کی پھر اس کا مطلب تھا کہ اس ایمان کو تا قیامت زمین پر اپنی شان و شوکت سے قائم رہنا ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیجا تھا اور اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلام صادق کو بھیجا ہے۔ اور اس کام کی سرانجام دہی کے لیے آنحضرت ﷺ نے خلافت کے تا قیامت رہنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اپنے اس دنیا سے جانے کی غمناک خبر کے ساتھ یہ خوشخبری بھی دی تھی اور فرمایا تھا کہ ''قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے''۔ فرمایا ''کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 305)

پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مخالفین دین خوش ہوں کہ دین دوبارہ دنیا سے ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ شیطان دندناتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا ہے۔ اس لیے اس نے ایمان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت کی مدد کرتے ہوئے دنیا میں قائم رکھنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لیے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مصمّم اِرادہ کریں کہ ہم نے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔ پس نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک جو خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے اور اس بات کو وہ لوگ بھی جانتے ہیں جو جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر فتنہ اُٹھانے والوں کی باتوں کو رد کر کے خلافت سے وابستہ رہنا چاہتے تھے۔ ان کو پتا تھا کہ ہمارا ایمان قائم رہ ہی نہیں سکتا اگر ہم میں نظام خلافت کو بچانے کے لیے تھی اس کی ایک جھلک مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے اور فتنوں سے بچنے کے لیے ہمیں تاریخ پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ اسی طرح ایمان میں مضبوطی کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ یہ مضبوطی کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی تھی یعنی اس گھر میں جس گھر میں اس کے ایک کمرے میں مَیں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا پیش نہ کریں کہ ہونی چاہیے یا نہ ہونی چاہیے اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں اور جو اسلام کی ترقی کی کوشش کر سکے۔ چونکہ صلح ایسے ہی اُمور میں ہو سکتی ہے جن میں قربانی ممکن ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا جہاں تک

ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے جذبات کو آپ کی خاطر قربان کر سکتا ہوں لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک خلیفہ کی بیعت سے آپ کو آزادی ملی ہے۔ یعنی مراد تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت تو آپ لوگوں نے کی تھی اور اب ان کی وفات ہوئی ہے۔ آپ کو اس سے آزادی ملی ہے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بعد اب آپ کہتے ہیں کہ ہمیں خلافت نہیں چاہیے اور ہم خلافت سے آزاد ہو گئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کہا کہ چھ سال تک آپ نے بیعت کیے رکھی اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہوسکتی اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہ تو بالکل بھی نہیں ہوسکتی۔ آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ ایک فرق ہے کہ آپ اگر اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی جسے آپ نے اب تک اختیار کیئے رکھا۔ یعنی خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کیے رکھی۔ لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑیں تو وہ چھوڑنی پڑے گی جسے چھوڑنا ہمارے عقیدہ اور مذہب کے خلاف ہے اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کرلیں جو آپ نے آج تک اختیار کیے رکھی تھی اور ہمیں ہمارے مذہب اور اُصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور اسلام کے قیام کے لیے کون مفید ہوسکتا ہے سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہم خلیفہ مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ چاہتی تھی کہ نظام خلافت قائم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا واضح ارشاد جماعت کے سامنے تھا۔ جب یہ میٹنگ زیادہ لمبی ہوگئی۔ مولوی محمد علی صاحب ضد کرتے چلے گئے تو لوگوں نے دروازے پیٹنے شروع کر دیئے اور شور مچایا کہ جلدی فیصلہ کریں اور ہماری بیعت لیں۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو میں نے کہا کہ آپ کے خدشات میں نے دُور کر دیئے ہیں اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہیے کہ خلیفہ کون ہو۔ یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہیے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں اس لیے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہو گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کہا لیکن میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا۔ خلیفہ ثانیؓ نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کرلوں گا جسے آپ یعنی مولوی محمد علی صاحب چنیں گے جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کرلوں گا تو پھر کیونکہ خلافت کے مؤید یعنی خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ جو بدظنیاں کرتے رہتے ہیں میرے پے۔ میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔ میں تو جو قربانی میرے امکان میں ہے کرنے کو تیار ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ دروازہ کھولا گیا باہر نکلے تو مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام پیش کیا اور جماعت نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ بیعت لیں۔ آپ نے بڑا کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے غالباً کہا کہ میں پڑھتا جاتا ہوں اور یوں اس دوسری قدرت کے قائم ہونے میں یہ جو فتنہ پردازوں نے فتنہ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی بات کو پورا کرتے ہوئے ناکام و نامراد کر دیا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ پھر قائم فرمادی۔ اور جو خلافت سے دُور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے، دنیاوی عالم بھی تھے، پڑھے لکھے بھی تھے، تجربہ کار بھی تھے، صاحب ثروت و حیثیت بھی تھے، انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کیے ہوئے تھے لیکن وہ لوگ ناکام اور نامراد ہی ہوتے گئے۔ مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف وہاں سے قادیان سے چلے گئے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لیے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں۔ لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟ اس لیے کہ خدا کا وعدہ خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کا تھا۔ جب یہ لوگ ہر طرح سے ناکام ہو کر قادیان چھوڑ کر جا رہے تھے اور خزانہ بھی بالکل خالی کر گئے تھے۔ جاتے ہوئے تعلیم الاسلام سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر

آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 72 تا 75)

لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے اپنے وعدے پورے فرماتا ہے۔ کس طرح اپنے رسول ﷺ کے قول کو پورا کرتا ہے۔ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے دی گئی خوشخبری کو نہ صرف پورا فرماتا ہے بلکہ آج تک ہر روز ایک نئی شان سے پورا فرماتا چلا جارہا ہے۔ وہ دس سال کی بات کرتے تھے کہ اس سے پہلے ہی آریہ اور عیسائی یہاں قبضہ کرلیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں کی اپنی شان ہے۔ وہ دس سال بھی گزر گئے اور اسکے بعد اور بھی کئی دہائیاں گزر گئیں اور آج اس بات کو 101 سال ہوگئے ہیں لیکن نہ صرف نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کررہا ہے۔ جس میں پارٹیشن کا واقعہ بھی شامل ہے۔ جب جماعت کو وہاں سے نکلنا پڑا اور صرف چند سو درویشوں کو وہاں درویشی کی زندگی گزارنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ اور تو اب قادیان میں نئی سے نئی جدید عمارتیں تعمیر ہورہی ہیں ایک سکول پر قبضہ کرنے کی بات کرتے تھے۔ کئی کروڑ روپے کی لاگت سے نئے سکول بن رہے ہیں۔ تبلیغ کے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بہت وسعت اختیار کرچکے ہیں اور پھر قادیان ہی نہیں دنیا کے بہت سے ممالک میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ جماعت کی کئی کئی منزلہ عمارتیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ثبوت دے رہی ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب کے افراد تک اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچ رہی ہے۔ پس یہ تائید ہے اللہ تعالیٰ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ جس کے نظارے ہم روز دیکھ رہے ہیں۔

جرمنی بھی ان فیوض سے خالی نہیں ہے جو خلافت احمدیہ سے جڑنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ ابھی چند دن پہلے جماعت جرمنی کی دو ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نے ملکر پانچ منزلہ عمارت خریدی جو ایک اعشاریہ سات ملین یا سترہ لاکھ یورو کی خریدی گئی۔ وہ خزانہ جس میں خلافت کے مخالفین نے ایک روپے سے بھی کم رقم چھوڑی تھی اور ہنستے تھے کہ دیکھیے اب کس طرح نظام چلے گا۔ اس خلافت سے وابستہ ایک ملک کی دو تنظیموں نے آج ایک پانچ منزلہ وسیع عمارت تقریباً انیس کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت خرچ کرکے خریدی ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت احمدیہ کی تائید نہیں تو اور کیا ہے۔ جو خلافت سے علیحدہ ہوئے ان کا مرکزی نظام درہم برہم ہوگیا۔ ان کے نیک فطرت اس وقت بھی جب انکو احساس ہوا اور آج بھی جب ان کو یا ان کی نسلوں کو احساس ہوتا ہے تو ان میں سے بھی جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہورہے ہیں اور خلافت کے جھنڈے تلے آرہے ہیں۔

پھر آج دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہورہا ہے۔ جب دنیا میں اسلام کا نام بدنام کیا جارہا ہے تو اسلام کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دیکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود خلافت کی سچائی دنیا پر ثابت کررہا ہے۔ بعض واقعات حیرت انگیز ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید اور نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ بھی تائید و نصرت اللہ تعالیٰ دیکھا رہا ہے وہ بھی غیروں کو دیکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے۔ ایک دو باتوں کا، واقعات کا مَیں یہاں ذکر بیان کردیتا ہوں۔

نائیجریا افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے ایک ہمارے مبلغ نے لکھا کہ نو مبائعین کی ٹریننگ میں دس امام حضرات کے ساتھ ساتھ ایک گاؤں ووگونہ (Ougna) کے چیف بھی حاضر ہوگئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ امام صاحب کے بجائے آپ خود کیوں آگئے؟ یہ کلاس تو امام حضرات کی ٹریننگ کے لیے ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ اماموں کی کلاس ہے لیکن کل رات جب میں نے امام صاحب کو کلاس میں شامل ہونے کا پیغام دیا تو اسنے اِنکار کردیا اور بتایا کہ مجھے شہر کے سنی علماء جو وہابی تھے انہوں نے بتایا کہ احمدی کافر ہیں۔ یہ چیف کہتے ہیں کہ کہ مجھے بڑی حیرت ہوئی اور دکھ بھی ہوا کہ احمدی کافر کیسے ہوسکتے ہیں اور اگر یہ کافر ہیں تو ان کو گاؤں میں تبلیغ کرنے کی اجازت بحیثیت چیف میں نے دی ہے اس لیے میں تو دوگنا کافر ہوگیا۔ اس لیے میں نے رات کو بہت دُعا کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ کے رہنے والے ان پڑھ ہیں، عقل نہیں۔ گاؤں میں رہنے والے یہ چیف زیادہ لکھے پڑھے بھی نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف تھا سعید فطرت ہیں۔ کہتے ہیں میں نے رات بہت دُعا کی اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دُعا کرتے کرتے سوگیا۔ اس بات کی بڑے

بڑے علماء کو بھی سمجھ نہیں آتی۔ پھر انہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں پہلے آسمان سے ستارے اُتر آئے ہیں اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چاند۔ میں ان کو پاس سے دیکھ رہا ہوں مگر ان میں روشنی نہیں ہے اور پھر اچانک آسمان سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخصیت میرے گھر میں اُترتی ہے اور اس گھر میں داخل ہوتے ہی یعنی اس شخص کے داخل ہوتے ہی ستارے اور چاند حیرت انگیز طور پر روشن ہو گئے اور سارا گھر روشنیوں سے جگمگا اُٹھا اور میرے دل میں یہ بات زور سے داخل ہو گئی کہ یہ تو احمدیوں کی کوئی شخصیت ہے اور میں آگے بڑھ کر سوال کرتا ہوں کہ آپ احمدیوں کے مربی ہیں یا خلیفہ۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ مربی صاحب نے ان کو تصویریں دکھائیں۔ البم دکھایا تو انہوں نے فوری طور پر اُنگلی میری تصویر پہ رکھ کر کہا اور بار بار قسمیں کھا کر کہا کہ انہی کو میں نے اپنے گھر میں آسمان سے اُترتے دیکھا تھا اور انہی کی آمد سے میرا گھر روشن ہو گیا تھا۔

پھر گیمبیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سامبا باین (Samba Mbayen) ایک گاؤں ہے۔ جب وہاں تبلیغ کی گئی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا گیا اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے امام اور گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی کے چیئرمین نے برجستہ کہا کہ رسول ﷺ نے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آج وہ پہلی مرتبہ امام مہدی کی آمد کا سن رہے ہیں اور جب سے احمدیت کو دیکھا ہے بہت متاثر ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ صرف احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں کیونکہ انکے پاس خلافت کی طاقت ہے جو سب کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ اور جب ان کو میرے بارے میں بتایا، تصویریں دکھائی تو کہنے لگے کہ ہم انکو دیکھتے ہیں اور اس شخص کو میں روز ٹی وی پر دیکھتا ہوں اور پھر سارے افراد جو تقریباً تین سو پچاس کے قریب تھے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ تین مقامی زبانوں میں دیکھا تو کہا کہ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ کسی اور فرقے کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی جیسا کہ احمدی کر رہے ہیں اور آخر پر کہا کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت پر قائم رہیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے کیونکہ سچا اسلام تو یہی ہے اور دوسرے مولوی ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔

پھر اب اسی دَورے میں آخن کی (Aachen) کی اس مسجد کی افتتاح کے موقع پر اور ہناؤ (Hanau) کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر مقامی لوگوں نے جو مختلف طبقات کے تھے، سیاستدان بھی تھے، کاروباری بھی تھے، ٹیچر بھی تھے اور دوسرے پڑھے لکھے لوگ بھی تھے۔ مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ ان میں سے بہت سوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ایک نے کہا کہ میری بہت سے احمدیوں سے واقفیت ہے اور احمدیت کے بارے مَیں سمجھتی تھی کہ بہت سمجھتی ہوں اور مجھے اس سے واقفیت کی وجہ سے بہت کچھ پتا ہے لیکن کہنے والوں کو انہوں نے کہا کہ جو تمہارے خلیفہ کی باتیں سن کر مجھ پر اثر ہوا ہے وہ پہلے نہیں ہوا۔ مجھے اسلام کے متعلق حقیقت اب صحیح طور پر پتا چلی ہے جو دل میں اُتری ہے۔ تو یہ فضل ہیں اللہ تعالیٰ کے جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

مَیں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ اپنی حالت کا مجھے علم ہے میری کوئی خوبی نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ دوسری قدرت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اسکی تائید کے اظہار ہم دیکھتے رہتے ہیں۔

پس جو اپنے ایمان میں مضبوط رہیں گے وہ نشانات اور تائیدات دیکھتے رہیں گے۔ پس اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہیں تو خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ خلافت کی نعمت اسلام کے اوّل دَور میں اس وقت چھین گئی تھی جب دنیا داری زیادہ آ گئی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس فیض سے وہ لوگ محروم ہو جائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔ اگر ان شرائط پر عمل نہیں کریں گے جو خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں تو وہ محروم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعے خوف کو اَمن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اُٹھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی

نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا۔ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔

پس اس دنیا میں جہاں انسان کی مختلف ترجیحات ہیں اور خاص طور پر ان ترقی یافتہ ممالک جہاں مادیت کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ ان مادیت کی چیزوں کو بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح دینی شروع کر دی ہے یا دیتے ہیں۔ دنیاوی فائدے اُٹھانے کے لیے غلط بیانی اور جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہیں۔ پس ایسے لوگ خلافت سے صحیح فیضاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں جرمنی سے کسی نے مجھے خط لکھا کہ اس کا ایک زیر تبلیغ دوست تھا وہ سب مسائل اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا قائل ہو گیا۔ جب اس شخص نے اپنے دوست کو کہا کہ پھر بیعت کر کے جماعت میں آجاؤ تو کہنے لگا کہ میں بہت سے احمدیوں کو جانتا ہوں بعض میرے اردگرد جو میرے قریبی ہیں جو ٹیکس چوری بھی کرتے ہیں۔ جو جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں، جو اور بھی غلط کاموں میں ملوث ہیں تو میں تو بہر حال یہ سب غلط کام نہیں کرتا۔ میں ٹیکس بھی پورا ادا کرتا ہوں۔ اگر ٹیکسی چلاتا ہوں تو اسکے بھی پیسے پورے دیتا ہوں تو پھر میں ان میں کیسے آجاؤں۔ اس لیے ان سے بہتر ہوں باوجود اس کے کہ باقی تمہارے عقائد مان لیتا ہوں۔ گو اسکا یہ جواب غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کا حکم نہ مان کر وہ خود ملزم بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس سے یہی کہنا ہے کہ تمہارے سامنے جو حقیقت آ گئی تو تم نے چند لوگوں کو دیکھ کر اس کا انکار کیوں کیا۔ تمہیں جو میرا حکم تھا تم نے وہ کیوں نہ مانا۔ لیکن ایسے احمدی اپنے رویوں سے دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہیں گے اور ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دُور ہٹا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام کرنے والے ہیں۔

پس جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو بدنام کرنے والے ہیں تو انہوں نے پھر آپ کی جاری خلافت کے فیض سے کیا حصہ لینا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کام کرنے والوں اور عہدیداروں سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ یہ برکت جو آپ کے کاموں میں ہے یا جو آپ کو اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے یہ صرف اور صرف خلافت سے وابستگی میں ہے۔ اس سے علیحدہ ہو کر کوئی ایک کوڑی کا کام نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی بعض کاموں کے اچھے نتائج کو دنیاوی علم اور عقل اور محنت کی وجہ سمجھتا ہے تو یہ اس کی خوش فہمی ہے۔ دین کے نام پر کیے جانے والے کام میں خلافت سے علیحدہ ہو کر ایک ذرّہ بھی برکت نہیں پڑے گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ علیحدہ ہونے والوں نے نتیجہ دیکھ لیا۔ روز بروز انکی تعداد کم ہو رہی ہے۔ انکی مرکزیت کم ہو رہی ہے۔ انکا نظام بے سہارا ہو رہا ہے۔ پس یہ خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر رہی ہے اور بہتر نتائج نکل رہے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے اس لیے دین کی ترقی کے لئے ہر کوشش کو اس نے خلافت سے وابستہ کر دیا۔

پس اگر کسی عہدیدار کے دل میں کبھی مَیں آئے یا خود پسندی پیدا ہو تو اسے استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے۔ نہ عقلمندی کی عقل کام دے رہی ہے۔ نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم و ہنر کام دے رہا ہے۔ اگر کسی دینی علم رکھنے والے۔ اگر کسی عقلمند کی عقل، اگر کسی دنیاوی علم والے کی علمیت۔ اگر ماہرین کے ہنر جماعت کے کاموں میں غیر معمولی نتائج پیدا کر رہے ہیں تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت سے وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ اس وابستگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان نتائج کا وعدہ ہے اس لیے وہ عطا فرما رہا ہے۔ دنیاداروں میں یا دنیاداری میں بیشک علم عقل اور ہنر کام دے سکتا ہے لیکن جماعت میں رہنے والے کو بہر حال بہترین نتائج کے لیے جماعتی کاموں میں خاص طور پر اپنے آپ کو خلافت کا تابع فرمان کرنا ہوگا۔

اسی طرح علماء کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے یعنی نئے ماننے والے، اور نئے نوجوان اور بچے جنہیں خلافت کے ساتھ حقیقی تعلق کا ادراک نہیں ہے تو وہ انہیں اس سے آگاہ کریں، اس بارے میں بتائیں۔ اس طرح عہدیدار بھی ذمہ دار ہیں۔ بعض عہدیدار ایسے ہیں جو منتخب ہو کر عہدیدار تو بن جاتے ہیں لیکن دین کا انہیں کچھ پتا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عہدے کو بھی دنیاوی عہدے سمجھتے ہیں۔ میرے سامنے بعض لوگ

کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں عہدہ ہے تو میں انکو ہمیشہ کہتا ہوں کہ عہدہ نہ کہو خدمت کہو اور اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ موقع دے رہا ہے تو اپنے دینی علم کو بڑھائیں، اپنے اخلاص اور وفا کو بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ تعلق کو بھی بڑھائیں۔ ایسے عہدیدار بھی ہیں یا ہوتے ہیں جو اپنی اہمیت کی طرف تو توجہ دلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ہم عہدیدار ہیں لیکن خلافت کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ سال میں ہم نے ایک یوم خلافت منا کر فرض ادا کر دیا۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کہ جتنا زور جماعت کو خلافت سے تعلق کے بارے میں دیا جانا چاہیے اتنا نہیں دیا جاتا۔ اب میرے کہنے پر بعد میں جلسوں میں تقاریر تو شروع ہو گئی ہیں لیکن اس بات کو راسخ کرنے کی بہت ضرورت ہے کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو سنو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنا خلافت سے تعلق بڑھاؤ۔ جو لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں وہ اپنی حالتوں میں غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں کینیڈا سے تقریباً سو سے اوپر خدام اور امریکہ سے دو سو سے اُوپر خدام مختلف عمروں کے مجھے ملنے کے لیے آئے۔ ان میں نئے بیعت کرنے والے بھی شامل تھے۔ تین دن رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے تأثرات بالکل مختلف تھے۔ عجیب اخلاص اور وفا کا اظہار ان سے ہو رہا تھا جس کو دیکھ اور سن کر حیرت ہوتی ہے اور بعد میں جا کر بھی انہوں نے ان باتوں کا اظہار کیا اور اپنی حالتوں کی تبدیلی کا اظہار کیا۔ یہ عہد بھی کیا کہ ہم نمازوں میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ جماعت کے ساتھ وابستگی میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ خلافت سے اپنے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ ان سے پہلے نہ ان کو خلافت کے تعلق کے بارے میں اتنا بتایا گیا تھا، نہ ان کو تجربہ تھا۔ بیشک ذاتی ملاقات سے دونوں طرف ایک تعلق اور محبت کا ایک خاص رنگ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن مختلف واقعات کے ذریعے علماء اور عہدیدار خلافت کی اہمیت کو جماعت میں وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہیں تو ایمانوں میں مضبوطی اور مزید جلاء پیدا ہوتی ہے۔ عہدیدار خلافت کے نمائندے کی نام پر اپنی اہمیت تو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں کہیں عہدیدار کھڑا ہوگا اور کہے گا میں خلافت کا نمائندہ ہوں اور ان عہدیداروں میں مرد بھی شامل ہیں اور لجنہ کی صدارت بھی شامل ہیں اَور عہدیداران بھی شامل ہیں۔ لیکن خلافت سے تعلق کو اس طرح انہوں نے ذہنوں میں نہیں ڈالا جس طرح ڈالنا چاہیے۔ اگر یہ عہدیدار خلافت کی اہمیت اور تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے تو ان عہدیداروں کی اہمیت خود بخود بڑھ جائے گی۔ پس یہ علماء کی ذمہ داری ہے۔ ان میں سب لوگ شامل ہیں۔ چاہے وہ مربیان ہیں عہدیداران ہیں یا دین کا علم رکھنے والے ہیں کہ خلیفہ وقت کے دست و باز و بنیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفہ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔ یہ تصوّر غلط ہے کہ ایک دفعہ کہہ دیا تو بات ختم ہو گئی۔ یہ نصیحت اور تعلق کے اظہار کا بار بار ذکر ہونا چاہیے۔

ایک خطبہ میں اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مربیان اور علماء کا ایک بڑی اہم نصیحت فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر مومن جو دین کا درد اور سلسلہ سے اخلاص رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ نیک نامی کے ساتھ دنیا میں قائم رہے اور اسلام کو وہی عزت پھر حاصل ہو جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہوئی تھی۔ اس کام کے لیے حضرت مسیح موعود الصلوۃ والسلام کی کوششیں باطل اور رایگاں نہیں جائیں تو اس کا فرض ہے کہ خلیفہ کے ساتھ دن رات تعاون کر کے اس کام میں لگ جائے کہ ذہنی طور پر بھی جماعت کی اصلاح ہو جائے۔ ایسے لوگوں کا فرض ہے کہ جس طرح شادی کے موقع پر لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں (بعض جگہوں پہ رواج ہوتا ہے چھوارے بانٹے جاتے ہیں اور لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں) کہ اس میں چھوارے گریں۔ اسی طرح جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لیے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتیٰ کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لیے رستہ پالے۔ (ماخوذ از خطبات محمود 18 صفحہ 214-215)

اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو بھی اور علماء اور عہدیداران کو بھی یہ توفیق دے کہ خلافت کی باتوں کو نہ صرف سننے والے ہوں بلکہ عمل کرنے والے ہوں۔ یہ لوگ یوم خلافت پر صرف وفا کا اظہار کر دینا یا وفا کا اظہار کر کے یوم خلافت کی مبارکباد دے کر اپنے آپ کو فرض ادا کرنے والے نہ سمجھیں۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہم خلافت کے انعام کو سنبھالنے والے ہوں۔

حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔المعروف چھوٹی آپا

(عطیہ رفعت مجلس پرنسدال)

جماعت احمدیہ میں چھوٹی آپا کے نام سے معروف حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ 1918ء میں ایک صوفی منش فنافی اللہ انسان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ جو کہ حضرت اماں جانؓ کے بھائی تھے کے یہاں پیدا ہوئیں۔حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کے یہاں جب بڑے لمبے عرصہ تک اولاد نہ ہوئی تو حضرت اماں جانؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے حد اصرار اور خواہش پر ڈاکٹر صاحب نے دوسری شادی 1917ء میں مکرم مرزا شفیع محمد صاحبؓ کی بڑی بیٹی امۃ اللطیف صاحبہ سے کی۔آپ توام پیدا ہوئی تھیں آپکا نام مریم رکھا گیا اور دوسری لڑکی کا صدیقہ۔لیکن دوسری بہن جلد ہی فوت ہوگئی تو آپ ہی کا نام مریم صدیقہ رکھ دیا گیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 نومبر 2001ص 31)

وقف:۔3 نومبر 1936ء کے الفضل میں حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کا ایک مضمون چھپا جس میں آپ رقمطراز ہیں کہ ایک رات مسجد میں بہت دُعا کی آدھی رات کو واپس آنے کیلئے مسجد سے نکلنے لگا تو دروازے کے پاس کھڑے ہو کر دل بھر آیا دروازہ کی چوکھٹ پکڑ کر وہ گریہ وزاری کی کہ سنگدل سے سنگدل بھی پگھل جائے۔آخر میرا جادو چل گیا اور یوں لگا کوئی پوچھتا ہے کیا چاہتا ہے میں نے عرض کی تیرے سوا مجھے اور کیا چاہیے فرمایا مفت؟ میں نے عرض کی میں کیا پیش کرسکتا ہوں جو کچھ ہے آپ کا ہی دیا ہوا ہے۔"**جان اور ایک سب سے عزیز چیز**"۔ میری خوشی دیدنی تھی وہ اور مجھے اپنا چہرہ دکھائیں اور مجھ سے میری جان اور عزیز ترین چیز کا مطالبہ کریں۔نماز فجر کے بعد دو بکرے ذبح کئے اور اپنا ذاتی گھر صدر انجمن کے نام کر دیا۔گھر آئے تو نظر دنیا کی عزیز ترین چیز پر پڑی تین سالہ مریم صدیقہ کو اُٹھا کر فرمایا "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" اس لئے آپ کے والد نے آپکا دوسرا نام نذر الٰہی رکھ دیا۔1921ء پر چودہ سال بیت گئے دل اسی ڈر میں رہا کہ کچھ قبول ہوتا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ بہر حال 1935ء میں خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا کہ آخری نذر کو ان کے ایجنٹ 30 ستمبر بروز دوشنبہ (اتوار) کو آکر میرے گھر سے اُٹھا کر لے گئے میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔حضرت مریم صدیقہ اپنے وقف کے بارے میں خود فرماتی ہیں کہ میرے ابا جان نے مجھے خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا تھا اور یہ وقف رسمی نہ تھا بلکہ ان کی شدید خواہش تھی کہ میں جوان کی اولاد میں سب سے بڑی ہوں دین کی خدمت کروں اور اللہ تعالیٰ انکی قربانی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔سو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ نہ صرف اس نے انکی قربانی کو شرف قبولیت بخشا بلکہ مجھے ایک لمبے عرصے تک حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت کا موقع عطا فرمایا۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ 351-350)

آپ کا بچپن:۔اس فنافی اللہ باپ کی خدا تعالیٰ کے حضور شبانہ روز دُعاؤں اور گریہ وزاری میں اپنی بیٹی کے وقف کو قبول فرمانے کی تڑپ کا اظہار تھا۔ایک نظم جو آپ نے اپنی بیٹی کی طرف سے کہی وہ حضرت میر صاحبؓ کی خواہشات اور حضرت سیدہ موصوفہ کی زندگی کی مکمل عکاسی کرتی ہے:۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھادے   میری زندگی پاک وطیب بنادے

میرا نام ابا نے رکھا ہے مریم   خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنادے

آپ کی تربیت کرتے ہوئے آپ کے والدین نے دن رات آپ کو یہی سبق پڑھایا کہ ہر صورت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔

آپ کی شادی:۔30 ستمبر 1935ء میں آپ کی شادی حضرت مصلح موعودؓ سے ہوئی۔شادی کے وقت آپکی عمر سترہ سال تھی۔اپنی شادی کے بارے میں آپ خود فرماتی ہیں۔عام طور پر جس عمر میں لڑکیوں کی شادیاں ہوتی ہیں ان کو مدّ نظر رکھتے ہوئے میری شادی خاصی چھوٹی عمر میں ہوئی تھی اس لیے بجا طور پر کہہ سکتی ہوں کہ میں نے جو کچھ سیکھا اور جو کچھ حاصل کیا اور جو کام بھی کیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تربیت صحبت فیض اور شفقت سے حاصل کیا۔آپ فرماتی ہیں عموماً شادیاں ہوتی ہیں دلہا دلہن ملتے ہیں تو سوائے عشق ومحبت کی باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق ومحبت کی باتیں بھی ہوئیں مگر زیادہ تر عشق الٰہی کی باتیں تھیں جن کا لب لباب یہ تھا اور مجھ سے ایک طرح سے عہد لیا جا رہا تھا کہ میں ذکر الٰہی اور

دُعاؤں کی عادت ڈالوں، دین کی خدمت کروں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عظیم ذمہ داریوں میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں، بار ہا آپ نے اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے تم سے شادی اسی غرض سے کی ہے اور میں خود بھی اپنے والدین کے گھر سے یہی جذبہ لیکر آئی تھی۔ (سوانح فضل عمر ص353-354)

آپ کے والد صاحب کی نصائح: آپ فرماتی ہیں میرے ابا جان نے شادی کے موقع پر جو نصائح لکھ کر دی تھیں ان میں یہ سطور بھی تھیں:۔اب اس نکاح سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرے بندہ نواز خدا نے میری درخواست اور نذر کو واقعی قبول کر لیا تھا۔اور تم کو ایسے خاوند کی زوجیت کا شرف بخشا جس کی زندگی اور اسکا ہر شعبہ اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی خدمت اور اطاعت کیلئے وقف ہے پس اس بات پر بھی شکر کرو کہ تم کو خدا تعالیٰ نے قبول فرمالیا اور میری نذر کو پورا کر دیا۔ فالحمدللہ۔ مریم صدیقہ! تم خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنے فضل سے تم کو وہ خاوند دیا ہے جو اس وقت روئے زمین پر بہترین شخص ہے اور جو دنیا میں اس کا خلیفہ ہے۔ دنیا اور دین دونوں کے علم کے لحاظ سے اسکا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خاندانی عزت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہے پس تم اپنی خوش قسمتی پر جس قدر بھی ناز کرو بجا ہے۔۔۔۔ مریم صدیقہ! تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح پر خدمت دین کا کتنا بوجھ اور اس کے ساتھ کس قدر ذمہ داریاں اور تفکرات اور ہموم اور غموم وابستہ ہیں اور کس طرح وہ اکیلے تمام دنیا سے برسرِ پیکار ہیں اور اسلام کی ترقی اور سلسلہ احمدیہ کی بہبودی کا خیال ان کی زندگی کا مرکزی نقطہ ہے۔ پس اس مبارک وجود کو اگر تم کچھ خوشی دے سکو اور کچھ بھی ان کی تھکان اور تفکرات کو اپنی بات چیت خدمت گزاری اور اطاعت سے ہلکا کر سکو تو سمجھ لو کہ تمہاری شادی اور تمہاری زندگی بڑی کامیاب ہے اور تمہارے نامہ اعمال میں وہ ثواب لکھا جائے گا جو بڑے سے بڑے مجاہدین کو ملتا ہے (سوانح فضل عمر ص351-354) انہیں نصائح کو آپ نے ہمیشہ اپنے سامنے رکھا اور انہیں نصائح کے ماتحت آپ نے اپنی آنے والی زندگی کا ہر لمحہ گزارا۔

میری زندگی کا نصب العین: ۔آپ فرماتی ہیں حضرت ابا جان کی وقت رخصت نصیحت اور شادی کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی آرزو دونوں نے مل کر سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور زندگی کا نصب العین صرف اسلام کی خدمت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اور اطاعت بن کر رہ گیا۔ شروع شروع میں غلطیاں بھی ہوئیں کوتاہیاں بھی ہوئیں لیکن آپ کی تربیت اور سکھانے کا بھی عجیب رنگ تھا آہستہ آہستہ اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتے چلے گئے۔

تعلیم وقلمی خدمات: ۔شادی کے بعد آپ نے ایف ایس سی، ایم۔اے عربی تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ دینیات کلاس اور علمیہ کے امتحان بھی پاس کیے۔ عربی زبان صرف ونحو اور قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے سیکھی۔ بعد ازاں آپ نے اپنی ساری زندگی قرآن کریم پڑھانے کیلئے وقف کر دی۔ آپ فرماتی تھیں کہ شادی کے شائد دوسرے ہی دن حضورؓ نے مجھے کسی چھوٹی سی بات کے نوٹ کرنے کیلئے قلم دیا اور پھر مجھے ہمیشہ کیلئے قلم تھما ہی دیا۔ حضورؓ کے الہامات، تقاریر کے نوٹس نظمیں خطوط کے جوابات، مضامین، طبّی نسخے عطر کے نسخے، حساب کتاب بہت کثرت سے آپ نے لکھے۔ حضورؓ کی بیماری میں تو عملاً پرائیویٹ سیکرٹری کے کام کا بہت سا حصہ حضرت چھوٹی آپا کے ہاتھوں ہوتا تھا۔ تفسیر صغیر کا عظیم الشان ترجمہ حضورؓ نے آپ ہی کو لکھوایا۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا رات گئے تک پڑھتی رہتی تھیں مگر نمازوں میں ناغہ کا کوئی تصور نہ تھا۔ آپ کا انداز تقریر بہت دلنشین تھا اور سادہ زبان میں دل میں اُتر جانے والی باتیں ہوتی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں مجھے تقریر کرنا حضورؓ نے خود سکھایا ٹاپک دیتے تھے اور اسی ٹاپک پہ میرے سامنے تقریر کرتے اور کہتے نوٹ کر لو اور پھر بعد میں خود کرو میں سنوں گا تو آہستہ آہستہ مشق ہوتی گئی۔ آپ کے لکھنے کی رفتار بہت تیز تھی فرماتی ہیں میں حضورؓ کی تقریر ساری کی ساری نوٹ کر لیتی تھی۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر ص356)

لجنہ کیلئے خدمات: ۔آپ نے 1942ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات شروع کیں۔ 1958ء میں آپ صدر لجنہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور یہ شاندار دَور 1997 تک جاری رہا۔ لجنہ اماء اللہ کی کے کاموں اور بہتری کیلئے تمام عرصہ صدارت میں بڑی جانفشانی کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان کے طول وعرض میں بلا مبالغہ ہزاروں دَورے کیے۔۔۔۔ لجنہ کی مجالس میں جا کر ان کے کام کا جائزہ لیتیں اور ان کو ہدایات دیتیں۔ غیر از جماعت

خواتین کے سوالات کے جوابات بڑی وضاحت اور تسلی بخش انداز میں دیتیں۔ بیشمار دُور دراز دوروں کے علاوہ بیسیوں پیغامات لجنہ اماء اللہ کی مجالس کی درخواست پر ان کی تقاریب کے مواقع پر بھجوائے جونہایت فکر انگیز قابل عمل اور اثر انگیز ہیں۔ خلیفہ وقت کی جاری کردہ ہر سکیم اور ہر تحریک پر آپ کی نگرانی میں لجنات سرگرم حصہ لیتی تھیں۔ آپ کا دَور بلاشبہ لجنہ اماء اللہ کا ایک زرّیں دَور تھا۔ (مصباح ستمبر 2000ء بحوالہ خدیجہ شمارہ 1۔2013ء لجنہ اماء اللہ جرمنی ص 251)

آپ کے دَورِ حاضر کے اہم کام: ۔آپ بہترین انتظامی صلاحیتوں کی مالک اور قابل عمل کردار کی حامل تھیں۔ آپ نے لجنہ کیلئے کئی اہم کام شروع کیے جن کے فیوض اب بھی جاری ہیں۔ جامعہ نصرت میں سائنس بلاک کا اجراء، نصرت انڈسٹریل سکول، فضل عمر سکول، مریم میڈیکل سکول گھٹیالیاں، چک منگلا سکول، دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، مسجد مبارک ہیگ ہالینڈ، مسجد نصرت جہاں ڈنمارک جو کہ احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوئیں ان کیلئے بھی آپ نے خصوصی کوشش کی۔ آپ کی ہدایت اور نگرانی میں درج ذیل لٹریچر شائع ہوا۔ تاریخ لجنہ (5 جلدیں) الازھار لذوات الخمار یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عورتوں کے متعلق تقاریر کا مجموعہ، المصابیح یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تقریر کا مجموعہ، تربیتی نصاب دو حصے، یادِ محمودؓ رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم، مقامات النساء، ہمارا دستور، راہِ ایمان، مختصر تاریخ احمدیت۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 7 نومبر ص 13)

خلافت سے محبت: ۔خلیفہ وقت سے بہت محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ خلافت کی عظمت اور اس سے گہری وابستگی آپ کے بابرکت وجود سے نمایاں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے لائحہ عمل اور ضروری کاموں کی منظوری کیلئے باقائدگی سے تحریری اجازت لیتی تھیں۔ حضورؓ کی وفات کے بعد آپ کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوئے آپ نے ان دونوں کا بے حد احترام کیا۔ لجنہ کے اور دیگر دینی اور دنیاوی کاموں میں ان کا مشورہ اور اجازت حاصل کرتی تھیں۔ آپ کے نواسے ڈاکٹر سیّد غلام احمد فرخ صاحب بیان کرتے ہیں ایک بات جو میں نے بچپن سے نوٹ کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور دیگر بزرگوں کا بہت ادب کرتی تھیں۔ کوشش کرتیں کہ حضور کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ پھر یہی ادب کا طریق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے لیے بھی تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 تا 7 نومبر 2001ء ص 13)

مادرِ مہربان: ۔الفضل انٹرنیشنل میں مکرمہ طاہرہ رشید الدین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت چھوٹی آپا کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ غریب بچیوں کا سہارا بنتیں انہیں گھر میں رکھ کر انکی تربیت کرتیں، تعلیم دلواتیں ان کے سارے اخراجات خود برداشت کرتیں، ان کی شادیاں کرتیں اور ان کے جہیز اپنے ہاتھوں سے تیار کرتیں۔ ایسی بچیوں میں بعض یتیم بھی ہوتیں اور ایک وقت میں کئی جمع ہو جاتیں۔ ایک بار فرمایا کہ ان بچیوں کی مجھ پر بڑی ذمہ داری ہوتی ہے ان کی تربیت کے سلسلہ میں پریشان رہتی ہوں۔ (الفضل انٹرنیشنل 9 تا 15 نومبر 2001ء ص 14)

اولاد: ۔صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ اہلیہ محترم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب۔

وفات: ۔3 نومبر 1999ء میں طویل بیماری کے بعد آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** ۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 5 نومبر کے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ بیان کیے اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت سیّدہ چھوٹی آپا کی وفات پر مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ کی نظم کے چند اشعار جو کہ الفضل انٹرنیشنل 9 تا 15 نومبر 2001ء کے صفحہ نمبر 14 کی زینت بنے ہیں ہدیہ قارئین ہیں۔

لجنہ کی روح رواں تھی سیّدہ اُمِّ متین   اس تن زندہ کی جاں تھیں سیّدہ اُمِّ متین
علم کا کوہ گراں تھیں سیّدہ اُمِّ متین   ذات میں گویا جہاں تھیں سیّدہ اُمِّ متین
مصلح موعود نے خود تراشا تھا جسے   ایک ہیرا بے گماں تھیں سیّدہ اُمِّ متین

....

غزل

دلوں میں پیار و محبت ہی کو ہمیشہ بس تم سنبھال رکھنا
میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو تم اپنے گھر کا خیال رکھنا

کوئی ہو جھوٹا، کوئی ہو سچا، کوئی منافق، کوئی ہو مومن
تمہیں کیا اس سے تمہیں کیا پرواہ تم ایمان اپنا سنبھال رکھنا

کبھی یہ سوچا ہے لوگو تم نے کہ کیوں پھیلاتے ہو نفرتوں کو
خدا کی خاطر ہی پیار بانٹو، محبتوں کا سوال رکھنا

شمع بھی تم ہو، جگنو بھی تم ہو، اندھیروں کی روشنی، بھی تم ہو
سبھی کے بچے دُعا میں رکھنا اور اپنے بچے سنبھال رکھنا

کسی پہ انگلی اُٹھانے سے پہلے یہ سوچ لینا سمجھ یہ لینا
نظر خدا کی تو دل پہ ہے جی! تم اپنے دل کا اجال رکھنا

سنیں جو سب سے غلط ہے اکثر جو دیکھتے ہیں صحیح نہیں ہے
لَیسَ الْخَبَرُ کَا الْمُعَایِنَۃُ ہے سچ اس کا بھی تم دھیان رکھنا

میرے تو دل میں لگن ہے سچی جو سمجھو تو ہوں سفیرِ چاہت
محبتوں کو پھیلا رہی ہوں کچھ تم بھی دل کو سنوار رکھنا

(اے کیو قدسیہ)

حضرت سیّدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف مہر آپا

(صدیقہ وسیم مجلس فرید رکستاد)

آپ کا اصل نام حضرت سیّدہ بشریٰ بیگم صاحبہ تھا مہر آپا آپ کا الہامی نام تھا۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحبؓ کی پوتی اور مکرم جناب حافظ عزیز اللہ شاہ صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔آپ کے خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہشتی ٹبر کہا ہے۔آپ 17 پریل 1919ء کو پیدا ہوئیں۔آپ کی تعلیم وتربیت نہایت پاکیزہ اور خالص اسلامی ماحول میں ہوئی ساڑھے چار سال کی عمر میں اپنی والدہ سے قرآن پاک پڑھا۔آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی سب سے چھوٹی بیوی تھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سیّدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کی وفات کے بعد ان کے بچوں کی نگہداشت اور تعلیم وتربیت کے لیے شادی کرنا چاہتے تھے مگر آپ شادی ایک ایسی لڑکی سے کرنا چاہتے تھے جو بچوں کی تعلیم وتربیت بھی بہت اچھی طرح کر سکے اور یہ بھی کہ سیّدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کے رشتہ دار بھی گھر میں آزادانہ آ کر بچوں سے مل سکیں۔''چنانچہ یہ طے پایا کہ سیّدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کے خاندان سے رشتہ کیا جائے۔'' (مصباح 1998)

تذکرہ میں درج ہے۔''بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں'' فرمایا معلوم نہیں کس کی نسبت الہام ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بہت دُعاؤں اور سوچ بچار کے بعد فرمایا میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ میں اور شادی کرلوں لیکن دوسری بیوی کو بچے غیر سمجھیں گے اور بچوں کے اقارب بھی اس کے پاس نہ آسکیں گے، میں نے استخارہ کیا تو معلوم ہوا کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں گا جس کی اولاد نہیں ہوسکتی نیز بشریٰ غلام مرزا خواب میں بتائی گئی۔اور ایک رؤیاء دیکھا کہ ایک فرشتہ مہر آپا کو بلانے کے لیے کہہ رہا ہے گویا وہ بچوں اور سلسلہ کی مستورات کے لیے بہت محبت کرنے والی ثابت ہوں گی۔چنانچہ اس شادی کے لیے حضرت مہر آپا کا انتخاب کیا گیا۔یہ انتخاب الہام الٰہی کے تحت تھا۔ (سیرت ام طاہرؓ صفحہ 323)

نکاح:24 جولائی 1944ء کو آپ کا نکاح خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ہوا نکاح کا اعلان آپ نے ایک ہزار حق مہر کے ساتھ خود پڑھایا۔

حضرت مہر آپا شادی سے پہلے کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

''بہت خوبصورت جوڑا میں نے پہنا ہوا ہے جس کا رنگ بہت پیارا ہے اور تمام جوڑے پر چمکدار بہت خوبصورت کام کیا ہوا ہے۔جوڑے کے اُوپر ایک بہت بھاری جبہ پہنا ہوا ہے جو بہت خوبصورت ہے مگر یہ لباس اس قدر بوجھل اور بھاری ہے کہ اس کو پہن کر کندھوں کو یوں یوں کر رہی ہوں یعنی اس کے بوجھ کی وجہ سے کسمساہٹ محسوس کر رہی ہوں۔کانوں میں دلکش آویزے ہیں جو گردن تک آتے ہیں ان میں سفید اور سرخ نگینے ہیں۔آئینہ میں دیکھتی ہوں تو سب چیزیں بہت پیاری معلوم ہوتی ہیں''۔ (مصباح 1998ء)

اس وقت آپ نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ وہ میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کریں گی مگر بعد کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ خواب اس بابرکت شادی سے متعلق تھی آپ کی شادی کی تقریب 24 اگست 1944ء کو مکرم سیّد عزیز احمد شاہ صاحب کی کوٹھی واقع دارالانوار قادیان میں 6 بجے ہوئی۔حضرت صاحب نے پہلے مردوں میں اور پھر عورتوں میں جا کر دُعا کروائی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا پہلا خط حضرت سیّدہ مہر آپا کے نام!

آپ کا پہلا خط جو آپ نے نکاح کے بعد مجھے لکھا وہ مختلف پند ونصائح پر مشتمل تھا۔اس میں جو پہلی نصیحت آپ نے فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ ''سپاہیوں کی بیویاں سادہ ہوا کرتی ہیں۔تمہارے اماں ابا اپنی محبت سے مجبور ہو کر اگر تمہارے رخصتانہ کی تیاری میں غیر معمولی اسراف کریں اور جہیز وغیرہ کی تیاری میں اس حد تک بڑھیں کہ وہ زیر بار ہو جائیں تو تم ان کو ایسا نہ کرنے دینا۔اگر وہ ایسا کریں تو تم صفائی سے اس جہیز کو ہاتھ لگانے سے

انکار کر دینا سوائے اس کے کہ جو سہولت سے گھر میں میسّر آئے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ ہوسکتا ہے کہ میری وجہ سے اہمیت دیتے ہوئے وہ رخصتانہ کی تیاری کو اپنے لیے پریشانی کا موجب بنالیں۔اس لیے تم اس کا خیال رکھنا یہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں'' ۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔فضل عمر نمبر 1966ء)

آپ نے 1944ء میں میٹرک کیا اور پھر شادی کے بعد بھی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔جامعہ نصرت ربوہ سے ایف۔اے کیا اور پھر بی۔اے میں داخلہ لے لیا مگر پھر خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر قاتلانہ حملے کے بعد بیماری کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ ترک کر دیا اور حضور کی خدمت کو اپنا نصب العین بنالیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی دُعا سیّدہ مہر آپا کے بارے میں!

آپؓ فرماتے ہیں:''میرے لیے یہ زمانہ دوڑ کا زمانہ ہے اور میں اُمید نہیں کرتا کہ میرا رحیم و کریم خدا ایک طرف تو مجھے دوڑنے کا حکم دے اور دوسری طرف ایک پتھر میرے گلے میں لٹکا دے کہ میں دوڑ نہ سکوں۔اس رحیم و کریم سے میں ایسی اُمید نہیں کرسکتا۔اور اس کے ہی فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ نکاح قبول کرتا ہوں کہ وہ اس گھر میں آنے والی کو سلسلہ کا خادم بنائے اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس غرض کو پورا کرنے والی بنائے جو میرے مدّنظر ہے یعنی مرحومہ کے بچوں کی نگرانی اور تربیت کی توفیق عطا کرے۔وہ ہمارے گھر میں محبت اور پیار سے رہنے والی ہو میری دوسری بیویوں سے لڑنے جھگڑنے والی نہ ہو۔غریبوں اور مسکینوں کی ہمدرد اور مہمانوں کے لئے خبر گیر ہوا سلام اور سلسلہ کی خدمت میں اپنی زندگی خرچ کرنے والی ہو تا جب وہ دنیا سے رخصت ہو تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے مالک کا سلام پہنچاتے ہوئے اس کی روح کے استقبال کے لیے آگے بڑھیں'' ۔ (الفضل یکم اگست 1944ء سیرت ام طاہرؓ صفحہ: 345)

آگے چل کر ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اس خدا نے جس پر کامل توکل کرتے ہوئے آپؓ نے یہ نکاح قبول کیا تھا اس رحیم کریم خدا نے اپنی جناب سے وہ تمام صفات سیّدہ مہر آپا کے وجود میں بھر دیں۔اس بات کی گواہی اپنے اور غیروں سبھی نے دی۔یوں تو آپ کی ذات میں بہت سی خصوصیات تھیں مگر محبت اور شفقت کا عنصر سب سے نمایاں تھا۔اس کی سب سے بڑی وجہ آپ کا الہامی نام تھا۔آپ اپنے نام کی طرح مہربان اور محبت کرنے والی تھیں، نہایت نفیس طبیعت ،شگفتہ مزاج اور باوقار خاتون تھیں۔آپ غریب پرور اور مسکین نواز بھی تھیں۔آپ اپنے گھر کام کرنے والی لڑکیوں کا بہت خیال رکھتیں اور ان کی تعلیم و تربیت پر بھی توجہ فرماتی تھیں۔سلسلہ کے ساتھ بے حد لگاؤ تھا اپنی گھریلو مصروفیات کے باوجود اپنے محبوب شوہر کا سلسلہ کے کاموں میں ہاتھ بٹاتیں۔جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے موقع پر تقاریر یں بھی کرتیں جس کو وہ خود تیار کرتیں۔جماعتی عہدوں پر بھی کام کرتیں رہیں۔آپ ایک بہت وفا شعار بیوی تھیں ہمیشہ حضرت صاحب کے رتبہ اور مرتبہ کا خیال رکھتیں۔جب خلیفۃ الثانیؓ نے آپ سے شادی کی اس وقت آپ کی تین بیویاں پہلے موجود تھیں جیسا کہ حضور نے آپ کے لیے دُعا کی تھی کہ آپ ان کی دوسری بیویوں سے لڑائی جھگڑا نہ کریں تو خدا نے آپؓ کی دُعا قبول فرمائی۔سیّدہ مہر آپا صاحبہ نے حضور کی دوسری بیویوں کو ہمیشہ بہنوں جیسا سلوک کیا۔آپ کے اندر مہمان نوازی کی صفت بہت نمایاں تھی بیماری میں بھی تواضع کرتیں کھانا بہت اچھا پکاتیں باوجود ملازموں کے کوئی نہ کوئی چیز خود بھی بناتیں اور سب کو کھلا کر بہت خوش ہوتیں۔

حضرت سیّدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں:

''شادی کے بعد حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ حضور کے معیار پر پوری اُتریں اور اس طرح حضور کا آپ کے متعلق جو اعتماد تھا پورا ہوا۔'' آپ نے حضرت سیّدہ اُمّ طاہر کے سارے بچوں کا بہت خیال رکھا اور جتنا پیار بھی ممکن تھا ان کو دیا۔اس کے علاوہ حضرت صاحب کے سب بچوں سے

ہمیشہ محبت اور شفقت سے پیش آتیں، بڑے بچوں سے محبت کے علاوہ ان کا احترام بھی کرتیں۔ اپنے متعلق تو میں حتمی طور پر کہہ سکتی ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت محبت دی اور اس کے ساتھ عزت بھی بہت کرتیں اور میں نے بھی ان کی عزت اور احترام میں کوئی کمی نہیں کی اور ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ آپ میرے رویّہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔ سسرال کے سب عزیزوں سے محبت اور احترام کا رویّہ تھا۔ بڑی دُعا گو اور تہجد گذار تھیں، غریبوں کی امداد کرنے والی، مہمان نواز، اور ملازمین سے حسن سلوک کرنے والی ہستی تھیں، خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے آمین'' (خدیجہ شمارہ 1 2013ء)

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ مدیرہ مصباح بتاتی ہیں:

''آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ ہم لوگ ایک دفعہ مری گئے جہاں ہم لوگوں کا قیام تھا اس کی اُوپر والی منزل پر حضرت مہر آپا صاحبہ کا قیام تھا میں نے سیّدہ موصوفہ صاحبہ کو بہترین ہمسایہ پایا۔ آپ جو کچھ پکاتیں ہمیں ضرور بھیجتیں۔ ہر طرح سے ہمارا خیال رکھتیں سیر وغیرہ میں ہمیں اپنے ساتھ لے جاتیں۔ راستہ میں مختلف جڑی بوٹیوں کے متعلق ہمیں بتاتیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہ یہ دوائیاں کن بیماریوں میں کام آتی ہیں کیونکہ آپ کے والد محترم زیادہ تر پہاڑی علاقوں میں رہے ہیں اس لیے آپ کو جڑی بوٹیوں کا خاص علم تھا آپ سیر کی شوقین تھیں صبح کو باقاعدگی سے سیر کے لیے جاتیں شام کو بھی چہل قدمی کے لیے جاتیں۔'' (گلشن مہدیؑ از فرحت مبشر صفحہ نمبر 213)

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آپ کے بارے میں فرماتی ہیں:

''سیّدہ مہر آپا دوسرے خاندان سے آئی تھیں مگر اپنوں کی طرح ہم میں گھل مل گئیں۔ ہمارے ساتھ بحیثیت بھاوج آپ کا سلوک بہت اچھا رہا۔ بچوں کے ساتھ بھی بہت شفقت کا سلوک کرتی رہیں۔۔۔ اُمّ طاہر مرحومہ سے تو ہمارا دوستانہ تھا آپ ان کی جگہ آئیں اور اسی کی طرح دلوں میں گھر کر لیا۔۔۔ حضرت اماں جانؓ بھی آپ سے تمام عمر خوش رہیں اور سیّدنا حضرت بھائی صاحب کی وفات کے بعد بھی آنکھ نہیں بدلی، نرم دل اور ہمدرد ہیں۔ خدمت گذار ہیں اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کے ساتھ بھی بہت حسن سلوک سے پیش آتی ہیں اور خدمت گذاری کا آپ میں خاص عنصر ہے ہم سے آپ ہمیشہ اچھا سلوک کرتی آئی ہیں۔ (گلشن مہدیؑ از فرحت مبشر صفحہ نمبر 222)

آپ کا تعلق ایک نہایت شریف اور مخلص سادات خاندان سے تھا جن کا شمار جماعت کے ممتاز اہل کشوف والہام میں ہوتا تھا۔ آپ کے دادا ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحبؓ نے 1901 میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی آپ ایک نہایت نیک انسان تھے جن کا وجود سراسر برکت تھا۔ سیّدہ مہر آپا نے ان عظیم ہستیوں کے زیر سایہ پرورش پائی یوں تو آپ کے خاندان کی تمام خواتین ہی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والیں تھیں مگر خلیفۃ المسیح کی رفاقت نے سیّدہ مہر آپا صاحبہ کی اس خوبی کو چار چاند لگا دیئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنا سب کچھ مال و دولت اور دیگر جائیداد اللہ کی راہ میں وقف کر دی۔

جرمنی کی 100 مساجد میں آپ کا حصہ:

آپ کی وفات 22 مئی 1997ء کو ہوئی جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو آپ کی وفات کی خبر ملی اس وقت آپ جرمنی کے دورہ پر تھے۔ حضرت مہر آپا اپنی زندگی میں ہی اپنی ساری جائیداد اللہ کی راہ میں وقف کر چکی تھیں ان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بھرپور خراج تحسین ہر ایک فرد جماعت کے لیے قابل رشک رہے گا۔ حضور نے ان کی مالی قربانی کا جو مصرف سوچا وہ تاریخ احمدیت میں ایک نہایت حسین یادگار کے طور پر زندہ رہے گا۔ جرمنی کی 100 مساجد میں آپ کے ترکہ کا حصہ ان کے حصول ثواب کا باعث رہے گا اور نمازیوں کی دُعائیں ان کو ملتی رہیں گی۔

حضور نے فرمایا:

''سیّدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کردوں گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ 100 مساجد کی جو تحریک ہے اس میں سے ہر سو میں 3000 ان کی طرف سے ہوگا۔۔۔۔۔ جماعت جرمنی کو جو توحید کا نشان کے طور پر مسجدیں بنانا ہے اس کی میں مہر آپا کی وفات کے ساتھ تحریک کرتا ہوں''۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۱ جولائی تا 17 جولائی 1997ء)

آپ صبر و تحمل کا پیکر تھیں قریبی عزیزوں، بھائیوں کے صدمات بڑے حوصلے سے برداشت کیے۔ اپنی بیماری کا عرصہ بھی صبر و تحمل سے گزارا۔ عبادت گزار تھیں تہجد اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے، آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے (از درثمین)

پیا کا گھر پیارا لگے

ہمیشہ دُلہنیا پیا پیار پاویں خُوشی کے سندیسے ہی میکے کو آویں
محبّت کی عظمت کے ہی گیت گاویں پیا نگری کے بھاویں جو بھیس
میری امّاں کو دے دو سندیس، پیا کا گھر پیارا لگے

دلہنیا کے اس رُوپ کے کیا کہنے یہ چُوڑی یہ گجرے یہ اُجلے سے گہنے
سنہری یہ گہنے سدا رکھے پہنے لگے دل کو کبھی بھی نہ ٹھیس
میری دیدی کو دے دو سندیس، پیا کا گھر پیارا لگے

وہ بابل کے آنگن سے جانا پڑے گا وہ سکھیوں سے رِشتہ بھلانا پڑے گا
تعلق وفا کا نبھانا پڑے گا جو پیا کا وہی میرا دیس
میری بھیا کو دے دو سندیس، پیا کا گھر پیارا لگے

(طاہرہ زرتشت ناز)

’’زینب ‘‘کی بقا کا سفر‘‘

(عفیفہ نجم ناروے)

جیسا کہ کسی بھی ملک کی ترقی میں ذرائع ابلاغ بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں اسی طرح مختلف تنظیموں اور اداروں کے اپنے رسائل و جرائد کا ان کے ممبران کی تعلیم و تربیت، یک جہتی اور ہم آہنگی میں بڑا حصہ ہوتا ہے۔ ہماری جماعت میں بھی تمام جماعت تک حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی زرّیں نصائح و ملفوظات اور خلیفۂ وقت کے پیغامات و نصائح نیز خطباتِ جمعہ و تقاریر کے اقتباسات پہنچانے، دینی معلومات میں اضافہ کرنے اور جماعتی سرگرمیوں سے متعلق آگاہی کے لیے ان رسائل و جرائد کی اشاعت کی جاتی ہے۔

ناروے میں لجنہ اماء اللہ کی تعداد میں وقت کے ساتھ ساتھ کافی اضافہ ہوا اور اس بات کی ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ لجنہ کا اپنا ایک رسالہ ہونا چاہیے جس میں تربیتی و معلوماتی مضامین کے ساتھ ساتھ باہمی دلچسپی کا مواد بھی ہو۔ چنانچہ اسی ضرورت کے پیشِ نظر 1990ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے شعبہ اشاعت کا آغاز ہوا اور لجنہ کی سیکرٹری اشاعت کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس وقت ناروے میں لجنہ کی صدر محترمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ نے مجلسِ عاملہ کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے لجنہ اماء اللہ ناروے کا اپنا رسالہ شائع کرنے کی اجازت طلب کی۔ حضورؒ نے ازراہِ شفقت رسالہ کے اجراء کی اجازت مرحمت فرمانے کے ساتھ اس رسالہ کا نام ’’زینب‘‘ تجویز فرمایا۔

1991ء میں اس رسالہ کی اشاعت کا آغاز ہوا اور اس کو ہر تین ماہ بعد شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کا بڑا حصہ اُردو میں اور کچھ صفحات نارویجن زبان کے لیے مختص کر دیئے گئے۔ ابتدا میں رسالہ ’’زینب‘‘ کی مدیرہ کا کام محترمہ نبیلہ رفیق صاحبہ اور کتابت کا کام خاکسار عفیفہ نجم کے سپرد کیا گیا۔ اس کی ترتیب و تدوین میں شروع میں کافی مشکلات پیش آئیں کیونکہ ہمیں کوئی تجربہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی خاص رہنمائی میسر تھی۔ خاکسار اس وقت اوسلو سے کافی دُور رہائش پذیر تھی۔ مدیرہ صاحبہ مجھے چند مضامین اور رسالہ کے لئے کاغذ بذریعہ ڈاک بھجوا کرتی تھیں۔ اکثر وہ کاغذ لائنوں والے ہوتے تھے جن کی لائنیں وہ مٹا کر پھر ان کو خوبصورت بنانے کیلئے بارڈر سے چپکا کر اس کی کاپی کر کے بھیجتی تھیں۔ یعنی آغاز بالکل ناتجربہ کاروں کی طرح ہوا۔ میرے پاس بھی وہاں رسالہ لکھنے کا کوئی سامان نہ تھا یعنی کوئی خاص قلم کاغذ وغیرہ اور نہ ہی وہاں اس چھوٹی سی جگہ پر ایسا سامان میسّر تھا۔ خاکسار نے عام سے باریک پین سے لکھنا شروع کیا تو لکھائی اچھی نہ آتی تھی اور یہ کام میری توقعات پر پورا نہ اُترتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی سے لندن سے قلم اور سیاہی وغیرہ منگوا کر لکھنا شروع کیا جس سے لکھائی بہتر ہوگئی۔ ان سے ہی رسالہ کے سرورق کے لئے ’’زینب‘‘ لکھوایا۔ ہاتھ سے پورا رسالہ لکھنا کافی مشکل اور وقت طلب کام تھا۔ اس وقت میرے بچے چھوٹے تھے اور بعض اوقات لکھے ہوئے صفحات میز پر پڑے ہوتے تو بچے خراب بھی کر دیتے تھے، کبھی میرا اپنا گیلا ہاتھ لگ جاتا یا لکھتے لکھتے بے خیالی میں ہاتھ یا بازو اس صفحہ پر لگ جاتے تو سیاہی سے لکھے الفاظ خراب ہو جاتے اور مجھے پورا صفحہ دوبارہ لکھنا پڑتا۔ صفحوں کو خوبصورت طریق پر لکھنے کے لئے جیسے سمجھ میں آتا کچھ ڈیزائننگ بھی کر دیتی۔ بس محض خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہمت اور اس کے فضل سے یہ کام ہوتا رہا اور رسالہ کا معیار بھی وقت کے ساتھ ساتھ بہتر ہونے لگا۔

ابتداء میں دیگر مضامین کے ساتھ ساتھ کچھ کالم اور مخصوص صفحات بھی شروع کیے گئے مثلاً ’’درسِ قرآن و درسِ حدیث‘‘ ’’درسِ ملفوظات‘‘، بچیوں کیلئے ’’ناصرات کا صفحہ‘‘، خواتین کی دلچسپی کیلئے ’’صحتِ جسمانی‘‘ اور ’’پکوان‘‘ وغیرہ۔ اسی طرح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب ’’میری والدہ‘‘ بہت سی اقساط بنا کر سب کے استفادہ کیلئے لکھی گئی۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے 1991ء سے لے کر 2003ء تک رسالہ ''زینب'' کی کتابت کا کام سرانجام دیا۔ ابتداء سے لے کر 1998ء تک خاکسار نے یہ رسالہ ہاتھ سے ہی کتابت کیا۔ 1999ء میں مجھے کسی سے اردو کے پروگرام INPAGE کے متعلق پتہ چلا تو وہ لے کر خود ہی اس پروگرام کو سیکھا اور پھر رسالہ کمپیوٹر پر لکھنا شروع کیا جس سے اس میں خوبصورتی پیدا ہوگئی۔ اس طرح لکھنے میں ہاتھ سے لکھنے کی نسبت وقت بھی بہت کم لگنے لگا اور تصحیح وتدوین کے ضمن میں بہت سی مشکلات بھی دور ہوگئیں۔ چنانچہ 2003ء تک خاکسار نے اس کی کتابت کا کام اور بعدۂ کچھ عرصہ پروف ریڈنگ کا کام بھی کیا مگر پھر بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر یہ کام جاری نہ رکھ سکی۔

رسالہ کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے بعد میں آنے والی تمام نیشنل صدر لجنہ نے اپنے اپنے طور پر کاوش کی اور اس کی ادارت میں بھی متعدد ممبرات نے مختلف اوقات میں کام کیا۔ ہر حلقہ میں بھی سیکرٹری اشاعت کا انتخاب کیا گیا اور اس رسالہ کے خریداروں کی تعداد میں اضافہ کی کوشش کی گئی۔ اسی طرح ہر رسالہ میں ہر حلقہ کی جانب سے ایک مضمون لیا جانے لگا اور موضوعات کے انتخاب میں ہدایات بھی دی جانے لگیں تا کہ مضامین لکھتے وقت اس رسالہ کو جاری کرنے کے اغراض ومقاصد مدِّنظر رہیں۔ مضامین لکھنے والی خواتین کی تعداد میں اضافہ اور مضامین کا معیار بھی بتدریج بہتر ہونے لگا اور اس طرح ہمارا یہ رسالہ ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہ سہ ماہی رسالہ جماعت احمدیہ ناروے کے ہر گھر میں جاتا ہے اور اس سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں دین سے قربت اور خلافت سے سچی محبت پیدا کرے اور دنیوی آلائشوں سے پاک رکھتے ہوئے روحانی ترقی عطا فرمائے اور ہم اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے والے ہوں۔ آمین

تو ہے ہمارا رہبر، تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

اکسیر ہے پیارے صدق وسداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

لجنہ اماء اللہ ناروے کو رسالہ زینب کی

25 سالہ جوبلی پر مجلّہ کی اشاعت کیلئے دلی مبارکباد

☆☆ دُعا گو آسیہ پرویز ☆☆

زینب کی کہانی زینب کی زبانی

(مسعودہ شاہدہ مجلس ستونز)

زینب کا معنی ہے ایسا درخت جو دیکھنے میں اچھا لگے جس کی خوشبو عمدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس رسالہ میں ایسے مضامین لکھنے کی توفیق دے جن میں حقیقی اسلام احمدیت کی خوبیاں اعلیٰ رنگ میں بیان ہوں۔ جنہیں پڑھ کر اِن لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں کیونکہ اسلام کی مثال ایسے درخت کی سی ہے جس کی جڑیں مضبوطی سے قائم ہوتی ہیں اور اس کی ہر شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے اور وہ ہر وقت اپنے ربّ کے اذن سے تازہ پھل دیتا ہے۔ اس کے عمدہ مضامین نارویجن میں بھی تحریر ہوں تا کہ مغربی لوگ اسلام کی عمدہ پُر امن تعلیم سے فیض حاصل کرتے ہوئے شجرِ اسلام کی سرسبز خوشبودار شاخیں بن جائیں جو دراصل دائمی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

سورۃ الصّف آیت 10 (**هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ**) ترجمہ:۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر ایک دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ عطا کر دے۔ اس آیت پر تمام محققین اور اکابرین کا مکمل اتفاق ہے کہ یہ عالمگیر غلبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 حاشیہ 82,83)

احمدیت حقیقی اسلام کی جو صدی گزری ہے اس محبت الٰہی اور محبت رسول ﷺ کے شہسوار کے ذریعے وہ سب وعدے ہم پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں اور 40 لوگوں کی پہلی بیعت ہوئی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 209 ملکوں میں پھیلے ہوئے غلبۂ اسلام کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ آج ہمارے وجود بھی دنیا کے آخری کنارے کے گواہ بن گئے ہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰه**۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو بہترین احمدی بنائے۔ آمین

خاکسار مئی 1987ء میں ناروے میں آئی تھی۔ مجھے زیادہ یاد نہیں کہ اُس وقت لجنہ کی تعداد بارہ تیرہ کے قریب تھی۔ 1988ء میں الیکشن ہوا اس وقت لجنہ کی تعداد تقریباً 65 تھی اور ناصرات کی 130۔ الیکشن میں خاکسارہ کو چنا گیا اور حضرت چھوٹی آپا جان نے میری منظوری فرمائی۔ جب خاکسار صدر منتخب ہوئی تو اس وقت لجنہ اماء اللہ پاکستانی مرکز کے تحت کام کرتیں تھیں۔ اس وقت رابطے کرنے بھی مشکل ہوتے تھے مگر اسی سال کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سارے یورپی ملکوں کا مرکز لندن مقرر کیا۔ پھر 23 مارچ 1989ء کا سال بھی شروع ہو گیا پھر صد سالہ جوبلی پر جشن تشکر کی تیاریاں ہونے لگیں اس موقع پر خاکسارہ کو خیال آیا کہ ناروے کی لجنہ اپنا ایک رسالہ شائع کریں تا کہ یہ رسالہ تعلیم و تربیت کے علاوہ تبلیغ کا بھی ذریعہ بن جائے۔ لجنہ کی میٹنگ پہ اس خیال کا اظہار کیا تو ساری لجنہ بہت خوش ہوئیں مگر کچھ لجنہ نے اپنی رضا مندی ظاہر نہ کی کیونکہ ہمارا بجٹ کسی طرح بھی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس مقصد کیلئے میں نے سپیشل دُعا کرنی شروع کر دی مجھے یقین تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اس میں ہوئی تو ضرور یہ کام ہو جائے گا۔ دُعا کر رہی تھی کہ خاکسار نے ایک رؤیا دیکھی۔ وہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑا میدان ہے اس میں ایک بہت بڑا دائرہ رسالوں سے بنا ہوا ہے جس کا پہلا صفحہ سبز اور سفید رنگ میں بنا ہوا ہے اور چمک رہا ہے اس گول دائرے کے درمیان جو چھوٹی جگہ خالی ہے وہاں میں کھڑی ہوں جھک کر دیکھتی ہوں تو ان رسالوں کا نام الفرقان ہے خواب سے غالباً جاگنے پر کہتی ہوں یہ تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کا شائع کردہ ہے اس کے بعد میں نے حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں رسالہ کے اجراء کی درخواست کی از راہِ شفقت حضور نے بہت پیارا جواب بھی دیا اور منظوری فرمائی۔ پھر دوسرے خط میں حضور کی خدمت میں رسالہ کے لئے تین نام ارسال کیے حضور نے زینب نام منظور کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری لجنہ اور ناصرات کو لکھنے کی بہترین توفیق دے۔ میری طرف سے 25 سالہ زینب جوبلی پر دِلی مبارکباد کا پیغام دیتی ہوں اور میری نوجوان نسل کو عاجزانہ پیغام ہے کہ اس درخت کو یعنی (رسالہ زینب) کو صرف دیکھ دیکھ کر ہی محظوظ نہ ہوں بلکہ خود بھی اس کی آبیاری کریں۔ نارویجن اور اُردو حصہ میں اچھے اچھے مضامین لکھیں تا کہ یہ مزید دلچسپ ہو جائے۔ اور ہمیشہ لہلہاتا رہے اور اس پر کبھی خزاں نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور خدمت کی توفیق آپ کو اور مجھے بھی دیتا رہے۔ آمین ثم آمین

زینب "ایک خوشنما سایہ دار درخت" کی یادیں

(نبیلہ رفیق مجلس درامن)

آج دو ہزار سولہ میں مجھے وہ وقت یاد آ رہا ہے جب 1991ء میں لجنہ ناروے کے نئے انتخابات کے بعد مقرر ہونے والی مرکزی عاملہ کا اجلاس تھا، اجلاس کے ایجنڈے میں صدر مرکزیہ محترمہ شاہدہ مسعودہ صاحبہ نے جس چاہت اور لجاجت سے عاملہ کی ممبرات کو لجنہ ناروے کا رسالہ نکالنے کی تجویز دی اسے تجویز کم اور خواہش اور چاہت کہنا زیادہ مناسب لگ رہا ہے۔

اُس وقت کی عاملہ کی ممبرات نے ان کی اس خواہش بھری تجویز کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور متفقہ رائے سے یہ رائے منظور کی گئی کہ ہمیں ضرور اس کی کوشش کرنا چاہیے۔ محترمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ نے خاکسار (نبیلہ رفیق) کو سیکرٹری اشاعت ہونے کے ناطے ایڈیٹر کی ذمّے داری دینے کا عندیہ ظاہر کیا (جس کی بعد میں حضور انورؓ سے منظوری لے لی گئی) ہم میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جس کو کبھی پہلے کسی رسالے کی ادارت یا رسالہ لکھنے یا نکالنے کا تجربہ ہوا ہو۔ عاملہ کی اس میٹنگ میں ممبرات عاملہ نے رسالہ نکالنے کے سلسلے میں بہت سی تجاویز دیں۔ جن کی روشنی میں یہ طے پایا کہ ہم سب سے پہلے اپنی اس خواہش کا اظہار مکرم امیر جماعت زرتشت منیر صاحب سے کرتے ہیں اور ان سے راہنمائی لیتے ہیں امیر صاحب نے اس تجویز کو سراہا اور صدر صاحبہ لجنہ کو گائیڈ کرتے ہوئے حضور کو خط میں چند خاص ضروری اُمور تحریر کرنے اور باقاعدہ منظوری کا خط لکھنے کا مشورہ دیا۔ اس سلسلے میں رسالے کی ایک کمیٹی، رسالے کا نام، اور رسالے کے اغراض و مقاصد اور لجنہ ایسا کیوں کرنا چاہتی ہے جیسے نقاط شامل تھے۔

صدر صاحبہ نے کمیٹی بنائی۔ خاکسار کو تین نام تجویز کرنے کو کہا۔ ہم نے تین نام حضور کو لکھ کر بھیجے تھے جس میں مجھے دو نام "ربوہ" "خدیجہ" یاد رہ گئے ہیں اور تیسرا نام ذہن سے نکل گیا ہے۔

جتنی تیزی سے لجنہ مرکزیہ نے امیر صاحب کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے درخواست حضور کو بھیجی تھی اتنی ہی جلدی حضور کا منظوری کا جواب آ گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انتہائی شفقت سے تمام کمیٹی اور تجاویز کی منظوری دی مگر ہمارے ناموں کو نامنظور کرتے ہوئے ایک نیا نام "زینب" رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

پہلی دفعہ کا رسالہ بنانے کی ساری کی ساری ذمّے داری خاکسارہ پر تھی۔ باقی عاملہ ممبرات میرا حوصلہ بڑھانے اور دُعا کے ذریعے مدد کر رہی تھیں۔ اُس وقت کمپیوٹر تو نہیں تھا۔ ہم نے اس کی تحریر کیسے لکھنا تھی۔ چھوٹا سا رسالہ پاکستان بھیج کر ٹائپ رائٹر سے لکھوایا جاتا۔ یہ ہمارے لئے ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ خاکسار کی تجویز پر محترمہ عفیفہ نجم صاحبہ جو کہ اوسلو سے دُور شہر میں رہتی تھیں کو کاتبہ کے طور پر کام کرنے کی ذمّے داری سونپی گئی۔ اُنہوں نے اللہ کے فضل سے آٹھ سال اس رسالے کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ "ماشاءاللہ"

رسالے کی کمیٹی میں صدر لجنہ و امیر جماعت صاحب کے علاوہ مدیرہ۔۔۔ نبیلہ رفیق کاتبہ۔۔۔ عفیفہ نجم نارو یجین حصہ۔۔۔ نسرین رشید پبلشر۔۔۔ رائے عبدالقدیر صاحب شامل تھے۔ پہلا رسالہ لکھنے کے دوران بہت تجربات سے گزرنا پڑا۔ خاکسار ان کاموں سے بالکل نابلد تھی۔ بہت سی مدد خاکسارہ کے مرحوم شوہر رفیق احمد فوزی نے کی۔ پہلا رسالہ تھا۔ حضور کو رسالے کے متعلق دُعائیہ پیغام لکھنے کی درخواست بھی کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر اور مربی صاحبان (اس وقت مکرم نعمت اللہ صاحب مربی سلسلہ ناروے تھے) کو بھی کہا گیا۔ حضور کی طرف سے بھی بہت خوبصورت دُعاؤں بھرا پیغام آیا۔ ان تمام پیغامات کو بھی رسالے کی زینت بنایا گیا۔

چونکہ مجھے اداریہ بھی لکھنا تھا۔ یہ بھی میرے لئے پہلا تجربہ تھا مگر میں نے اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اداریہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ جس کے لئے زینب کا

اصل مطلب بھی معلوم ہونا چاہیے تھا۔ مجھے تو کوشش کے باوجود اس نام کا مطلب نہیں مل سکا۔ پھر خاکسار نے مربیّ سلسلہ سے معلوم کیا تو اس نام کا مطلب انتہائی خوبصورت نکلا۔ انہوں نے بتایا کہ زینب کا مطلب ہے۔ **”خوشنما سایہ دار درخت“** رسالے کی مناسبت سے یہ نام بہت ہی بھلا لگ رہا تھا۔ لہٰذا اداریہ بھی اس درخت کی خوبیوں اور اس کے سائے میں لجنہ ناروے کی صلاحیتوں کو نکھارنے کی اُمید اور خواہش کے متعلق لکھا گیا۔ خاکسار نے سوا چار سال اس رسالے کا پہلی مدیرہ کے طور پر کام کیا۔

پہلا رسالہ جب محترمہ عفیفہ نجم صاحبہ نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر اوسلو ہمیں بھیجا تو ہر کوئی بے حد خوش اور حیران ہوا کہ اُنہوں نے کتنی محنت سے خوبصورت تحریر میں رسالہ لکھا ہے۔ اور جب پہلا رسالہ پرنٹ ہو کر آیا اُن لمحات کی خوشی ہمارے لیے بہت زیادہ تھی۔

قصہ مختصر اب یہ رسالہ ماشاءاللہ اپنی پچیس بہاریں پوری کر رہا ہے۔ ہمارے بعد آنے والے ہر خدمت گار نے اس کے اندر اپنی محنت اور لگن کی مٹی بھری ہے۔ جس کی سوندھی سوندھی خوشبو اب ناروے کی جماعت کے گھر گھر میں مہکتی ہے۔ اس وقت کی کمیٹی نے اس رسالے کے پچیس برس ہونے پر ایک نمبر نکالنے کا سوچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور زینب کی طرح اس کا ٹھنڈا میٹھا سایہ لجنہ ناروے اور دوسرے افرادِ جماعت کو بھی علم کی سیری عطا کرتا رہے۔

<u>2013 تا 2017</u>

زیرنگرانی: سیّدہ بشریٰ خالد

نیشنل سیکرٹری اشاعت: منصورہ نصیر

مدیرہ نارویجن حصہ: مہرین حیات

پرنٹنگ: شمسہ خالد

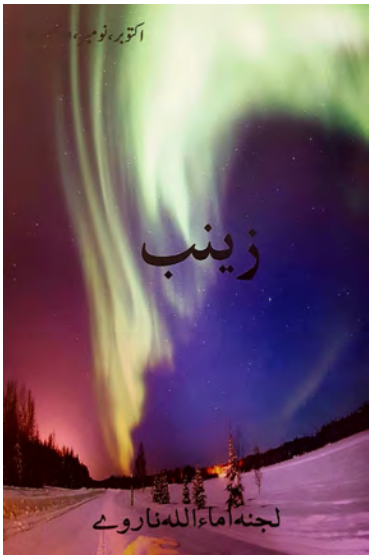

<u>2009 تا 2012</u>

زیرنگرانی: شہلا اشرف

مدیرہ وکتابت: مدیحہ احمد

مدیرہ ناویجن حصہ: طیبہ مظفر

تقسیم واشاعت: فریدہ قدیر

<u>2006 تا 2008</u>

زیرنگرانی: شہلا اشرف

مدیرہ وکتابت: مبشرہ مبارکہ حامد

مدیرہ نارویجن حصہ: شائستہ یلماز

تقسیم واشاعت: فریدہ قدیر

میری زندگی میں زینب کی اھمیت

محترمہ طاہرہ زرتشت صاحبہ لکھتی ہیں: رسالہ زینب لجنہ اماءاللہ ناروے کا ترجمان ہے اس لیے ہمیں اس سے محبت ہے اوراس کی ہر سہ ماہی کا بے چینی سے انتظار بھی رہتا ہے۔میری زندگی میں اس کی خاص اہمیت ہے۔

کچھ سال پہلے جب مجھے رسالے کا کام کرنے کے لیے کہا گیا اُس وقت مجھے تمام سہولتیں میسر نہ تھیں۔مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ اللہ کے دین کا کام ہے وہی تمام سہولتیں اور ذرائع بھی مہیا فرمائے گا۔میں نے کام شروع کر دیا۔میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے کہ جیسے ہی میں نے کام شروع کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے تمام سہولتیں یکے بعد دیگرے عطا فرما دیں اوراس سلسلہ میں بعض کمپیوٹر کے ضروری پروگرام بھی مہیّا فرما دیئے اورسکھانے کاانتظام بھی کر دیا۔

جب بھی مجھے رسالہ کا کوئی بھی کام دیا جائے تو میں اسے اپنے لیے باعثِ برکت ورحمت سمجھتی ہوں کیونکہ میں نے ان فضلوں کوبچشم خودنازل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔دینی خدمت خواہ کوئی بھی ہوسراسر خدا کا فضل ہوتا ہے اسی لیے تو حضرت المصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہےاور کیا ہی خوب فرمایا ہے:

خدمت دین کو اک فضلِ الٰہی جانو　　　اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

میری اپنی بہنوں سے التماس ہے اس رسالہ کی ہمیشہ ہرطرح کی معاونت کریں اوراس کی ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہیں اوراللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں۔خداتعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اورخدمت دین کی توفیق دیتارہےاوراپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔آمین

محترمہ شاہدہ نسرین صاحبہ لکھتی ہیں: ابھی کل کی بات لگتی ہے کہ محترمہ شاہدہ مسعودہ صاحبہ کے گھر ہم نیشنل عاملہ کی ممبرات میٹنگ کے لئے جمع ہوئیں۔میٹنگ میں لجنہ اماءاللہ کی تعلیمی وتربیتی اورادبی اورثقافتی صلاحیتوں کواُجاگر کرنے کے لیے ایک سہ ماہی رسالہ شائع کرنے کی تجویز پیش ہوئی۔رسالے کے مختلف نام پیش ہوئے۔ایک کمیٹی بنانے کا فیصلہ ہوااوراس کے لیے ممبرات کے نام پیش ہوئے اوراس فہرست میں خاکسارہ کا نام بھی تھا۔

رسالے کا ماٹو تھا :　　　**’’ تَعَا وَ نُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی‘‘**

عاملہ کی رپورٹ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجی گئی تو ’’زینب‘‘ نام کی منظوری آئی۔ہم ممبرات میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔گویا آج سے پچیس سال قبل قلمی جہاد کے لئے لجنہ کی کاوشوں کے لئے جو بیج بویا گیا وہ پھلا پھولا اورآج بفضل تعالیٰ ایک خوشنما تناور درخت بن چکا ہے۔جس کے شیریں پھل سے ہم سب مستفیض ہورہی ہیں۔اردواورنوشک دونوں زبانوں میں بیک وقت شائع ہونے والا جریدہ لجنہ اماءاللہ کی ادبی وثقافتی اورتعلیمی وتربیتی ذوق کا آئینہ دار ہے۔پہلے پہل شاعرات کی کمی محسوس ہوتی تھی لیکن اب تو منجھی ہوئی شاعرات کا کلام زینب کے حسن میں چار چاند لگا دیتا ہے۔کلام اللہ، کلام رسول ﷺ، کلام امام مہدی اورکلام خلیفہ وقت کے بعد ہرقسم کے موضوعات پرقلم اُٹھایا جاتا ہے۔صحت کارنر، کچن کارنر، اقوال زرّیں، لجنہ وناصرات کی سرگرمیوں کی سرخیاں، غرض زینب رنگارنگ پھولوں کا گلدستہ ہے جس کی انوکھی خوشبواورعجب شان ہے۔بلاشبہ زینب کی میری زندگی میں بہت اہمیت ہے۔کیونکہ میں نے اسے بیج سے پوداا ور پودے کوجڑ پکڑتے دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی ترویج وترقی اورتدوین واشاعت کی توفیق دیتا رہے۔کیونکہ یہ اس معاشرے میں تبلیغ کا کردار بھی ادا کرتا ہے۔مزید یہ کہ لجنہ اماءاللہ کوایک لڑی میں پرونے کا سہرا زینب کے سر ہے۔

محترمہ فہمیدہ سہیل صاحبہ لکھتی ہیں: میری زندگی میں زینب کی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ اس نے مجھے تحریر لکھنا سکھایا۔ میں اُن کی بھی مشکور ہوں جنہوں نے مجھے موقع دیا اور مجھے اپنی اس صلاحیت سے روشناس کرایا۔ یہ 1998 کی بات ہے کہ آنٹی نسیم جو اس وقت نیشنل صدر تھیں انہوں نے دعوت الیٰ اللہ کے موضوع پر زینب میں لکھنے کو کہا۔ اس سے پہلے میں نے کبھی کچھ نہیں لکھا تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ لکھنا لکھانا میرے جیسے لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ میں نے اپنی سب مجبوری بتائی لیکن میری کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ اب اطاعت کا تقاضا یہی تھا کہ میں نے اس کام کو ہر صورت کرنا ہے۔ میری خوش قسمتی تھی کہ میری کتابوں میں سے لجنہ کراچی والوں کی اشاعت کردہ کتاب دعوت الیٰ اللہ مل گئی۔ میں نے اس کو سامنے رکھا جو پیرے مجھے اچھے لگے۔ میں نے ہو بہو وہی الفاظ وہی پیراگراف لکھے اور دو صفحوں کا مضمون تیار کر کے دے دیا۔ کمال دیکھئے کہ وہ زینب میں چھپ بھی گیا۔ اس کے بعد 2008 میں مجھے باجی شہلا نیشنل صدر صاحبہ نے خلافت نمبر کے لیے سیرت خلیفہ اوّل کے ہر پہلو اور خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرت کا ایک پہلو جو کہ مجھے اب یاد نہیں وہ لکھنے کی ذمہ داری دی۔ جو کہ میں نے لکھے اور بہت سے لوگوں سے مثبت ردّ عمل بھی ملے۔ 1998.2008 کہ عرصے کے دوران ایک مقالہ صدر صاحبہ ربوہ مجلس ناصرہ آباد کے مجبور کرنے پر لکھنے کی کوشش کی یہ زینب کے بعد میری دوسری کوشش تھی اور اس میں مجھے حوصلہ افزائی کا انعام بھی ملا تھا۔ لیکن اس کو لکھنے سے پہلے میں نے کچھ مقالہ جات کو پڑھا تھا۔ جس سے مجھے معلوم ہوا کہ نقل عقل سے کرو۔ اب میں گزارہ لائق لکھ لیتی ہوں۔ اس کے بعد گا ہے بگا ہے کچھ نہ کچھ لکھتی رہی ہوں۔ زینب کے ساتھ ساتھ میں اپنی ان محسنات کی شکر گزار ہوں خدا تعالیٰ ان کو صحت اور سلامتی والی زندگی دے۔ اور خیر و برکت سے نوازے۔ آمین

محترمہ مزید لکھتی ہیں: زینب سہ ماہی رسالہ ہے جو کہ لجنہ ناروے کی بہت زبردست کاوش ہے۔ اس میں ہماری لجنہ بہت معیاری مضمون لکھتی ہیں۔ مجھے جیسے ہی یہ موصول ہوتا ہے۔ اگر ٹائم نہ ہو تو پھر بھی ہیڈ لائنز اور لکھنے والوں پر ایک نظر ضرور ڈالتی ہوں۔ بہت معیاری مضمون ایک رسالہ میں ہی مل جاتے ہیں۔ بچوں کی تقاریر اور اجلاسات کے لیے آسانی سے اس میں سے مواد مل جاتا ہے۔ دُعائیہ اعلانات سے دوسروں کے لئے دُعا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ بعض شخصیات کے انٹرویو سے اُن کی شخصیت کو جانچنے کا موقع ملا اور انسپریشن ملی۔

محترمہ ریحانہ متین صاحبہ لکھتی ہیں: خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ لجنہ اماء اللہ ناروے کا اپنا رسالہ ''زینب'' اپنی اشاعت کے پچیس سال مکمل کر چکا ہے۔ اپنے اندر دینی علم اور اسلامی ثقافت کا بے بہا خزانہ لیے ہوئے ہے۔ جہاں یہ ہماری لجنہ اور ناصرات کے لئے تعلیم و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے وہاں یہ ان کے اندر خود اعتمادی اور علمی ذوق وشوق میں اضافہ کا باعث بھی بنتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کے مضمون بہت بہتر اور اعلیٰ ہو گئے ہیں۔ فی زمانہ یہ ہماری لجنہ اور ناصرات کی تعلیم اور تربیت کی ضرورت کو بہت خوش اسلوبی سے پورا کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے لئے قربانی دینے اور مکمل طور پر مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ لجنہ اماء اللہ ناروے کی تاریخ میں اس کی حیثیت ایک سنگ میل کی ہے۔ آپ سب کو بہت بہت مبارک پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقی کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

امتہ المنان ندیم صاحبہ لکھتی ہیں: یہ تو حقیقت ہے کہ مطالعہ کے شائقین کسی بھی کتاب یا رسالے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں تو پھر اُس سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ معزز قارئین زینب! جہاں تک میری زندگی میں زینب کی اہمیت کی بات ہے. تو یہ لجنہ اماء اللہ ناروے کا اپنا رسالہ ہے۔ یہ ہماری پہچان ہے۔

زینب کا قاری کیسا ہنر مند ہو گیا ہے　　　چرچا اِسی کا ہر سُو ہر چند ہو گیا ہے

اہل ادب نے بخشے ایسے گُل و جواہر　　　دریا بھی دیکھو کُوزے میں بند ہو گیا ہے

اِس رسالے کا یہ ادبی سفر ہمارے ساتھ 1991ء میں شروع ہوا. خدا تعالیٰ اس سفر کو ہمیشگی اور دوام بخشے۔ آمین۔ جب میں نے اس بارے میں سوچا تو اس کی

اہمیت وضرورت کے پیش نظر اِسے کئی نام دے ڈالے۔ کیونکہ

قوسِ قزح کی مانند تحریر ہر صفحے کی　　　　یہ چراغِ مقصدیت یہی راہِ کہکشاں ہے

زینب ایک خوشبو ہے. جس کا احساس ہمارے جسم وروح کو معطر کرتا ہے. یہ وہ بادِ صبا ہے جو موسم بہار میں غنچوں کو کھلنے میں مدد دیتی ہے اور اپنے آس پاس کے ماحول کو صاف ستھرا اور سحر انگریز بنا دیتی ہے. یہ ایک موتی ہے جو کہ خوبصورت ہونے کے علاوہ قیمتی بھی ہوتا ہے. اسی لیے اس میں لکھی جانی والی وہ تمام باتیں جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور خلفائے کرام نے ہمیں بتائیں وہ ایک بیش قیمت موتی کی حیثیت رکھتی ہیں یہ وہ موتی ہے جو ہمارے شرم وحیا کے زیور میں جڑ کر اسے اور خوبصورت بنا دیتا ہے. یہ وہ شمع ہے جو ہمیں جہالت وگمراہی کی تاریکیوں سے روشنی بخش کر بھٹکنے سے بچالیتی ہے. یہ وہ جگنو ہے جس کی مدہم سی روشنی بھی راستہ بھولے ہوئے مسافر کے لیے اُمید کی کرن بن کر اسے اس کی منزل کا پتہ دیتی ہے یہ وہ بادل ہے جو کہ موسم کی شدت سے ہمیں بچاتے ہوئے ہمارے سر پہ سایہ فگن رہتا ہے. یہ وہ بارش ہے جو ہمارے ایمان کی راہ میں آنے والی ساری رکاوٹوں اور دل ودماغ کی شکوک وشبہات کی ساری کثافتوں کو دھوڈالتی ہے اور ہماری روح کو ایک فرحت بخش احساس عطا کرتی ہے. یہ وہ مرہم ہے جو زمانے کے حوادث سے ملنے والی چوٹوں پہ صبر واستقامت اور ثابت قدمی کا پھاہا رکھتی ہے یہ وہ ڈھال ہے جو زمانے کی تندو تیز ہواؤں سے بچا کر ہمارے ایمان کو مضبوطی عطا کرتی ہے۔ یہ وہ آواز ہے جو ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے اور اپنے مقاصدِ زندگی کا احساس دلاتے ہوئے اپنی طرف بُلاتی ہے۔ یہ ایک ایسا لائحہ عمل ہے جو ہمیں زندگی بِتانے کے یا گذارنے کے اُصول بتاتا ہے۔ کہ ہم نے کن باتوں کو اپنا کر اپنے ربّ کو راضی کرنا ہے، اپنے رسول ﷺ کی سنت پہ کس طرح عمل کرنا ہے۔ اپنے مہدی وموعود کی پکار پہ کیسے لبیک کہنا ہے اور اپنے خلفاء کی اطاعت کیسے کرنی ہے یہ ایک روحانی مائدہ ہے جس سے سیر ہو کر ہم ان قوانین کو اپنی زندگیوں میں قابل عمل بنانے کی ہمت اور طاقت پاتے ہیں جو کہ ہمارے لیے کامیابی اور نجات کا راستہ ہے. یہ وہ آئینہ ہے جس میں ہم اپنا عکس دیکھ سکتی کہ ہم کون ہیں ہم کیسی ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ گویا کہ زینب ہمیں ہماری پہچان دکھاتا ہے. اور ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کی طرف متوجہ کرتا ہے: ’’یادرکھو کوئی دین ترقی نہیں کرسکتا جب تک عورتیں ترقی نہ کریں. عورتیں کمرے کی چار دیواروں میں سے دو دیواریں ہیں. اگر کمرے کی دو دیواریں گر جائیں تو کیا اس کمرے کی چھت قائم رہے گی؟ ہرگز نہیں،،!　(خطاب مصلح موعود جلسہ سالانہ)

کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ　　یادرکھو تربیت سے پاکدامن ماؤں کی　　نیک فطرت نسل کی بنیاد رکھی جائے گی

بنّتِ حوّا یادرکھ یہ بات تیرے ہاتھ سے　　اِس سُنہری دَور کی تاریخ لکھی جائے گی

محترمہ سرور مبارک صاحبہ لکھتی ہیں: زینب رسالہ ہماری تعلم وتربیت کے لیے بہت اچھا ہے۔ اس میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو کہ اچھے رسالے کی خوبی ہوتی ہے۔ اور جو ہم پڑھنا چاہتے ہیں۔ اس میں ہر طرح کے مضامین کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مثلاً تربیت، حضور کے لجنہ سے خطبات اور حضور سے سوال و جواب کے ہی موضوع لیں وہ بہت جامع اور پُر حکمت ہوتے ہیں۔ ہمیں مختصر مضمون میں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اس میں ہر بڑے چھوٹے پڑھنے والوں کا خیال رکھا جاتا ہے اس میں پکوان کا حصہ بہت مزے کا ہوتا ہے یعنی ہمیں مزے مزے کی کھانے کی ترکیبیں ملتی ہیں۔ اور ناصرات کا صفحہ بہت دلچسپ ہوتا ہے۔ وہ اس کو بڑے شوق سے پڑھتی ہیں۔ اور اس میں آسان اُردو میں لکھا ہوتا ہے۔ اور ہماری نوجوان بچیاں جن کو اُردو کم آتی ہے وہ بھی اس کو آسانی سے پڑھ سکتی ہیں۔ بلکہ اس کی مدد سے وہ اپنی اُردو کو مزید بہتر کرسکتی ہیں۔ اور اسکے مطالعہ سے اپنے علم میں اضافہ کرسکتی ہیں۔ اس میں قوس قزح کے رنگ آپ کے سنگ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے وہ بہت ہی اچھا ہے۔

ویسے تو زینب کا ہر شمارہ اچھا ہوتا ہے۔ لیکن جولائی اگست ستمبر 2016 کا شمارہ ماشا اللہ عائلی زندگی پر بہت خوب تھا۔ اسکے سارے مضامین بہت

معلوماتی تھے۔اور عائلی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس لیے اس شمارے کو ساری بہنیں بڑے غور سے پڑھیں۔اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں تو کافی حد تک ان مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے جو ہمیں عائلی زندگی میں درپیش ہوتی ہیں۔

بڑے بزرگ، سیانے کہتے ہیں کہ عمل کے بغیر علم بے کار ہوتا ہے۔اس لیے جب تک ہم اپنے علم کو اپنی زندگی میں لاگو نہیں کریں گے تو کیسے اس کے فائدے پتہ چلیں گے۔اس لیے زینب کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں۔اور اپنے علم کو بڑھائیں اور بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔

عطیہ بابر صاحبہ لکھتی ہیں: جماعتی رسائل کا جماعت میں ایک اہم مقام ہے۔زینب لجنہ اماء اللہ ناروے کا ترجمان رسالہ ہے۔اس کی میری زندگی میں ایک خاص اہمیت ہے۔اس میں جو مضامین آتے ہیں اُن سے میں بہت کچھ سیکھتی ہوں۔اس میں سیرت سے متعلق بہت سے مضامین آتے ہیں جو ہر ایک کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ناصرات کے لیے تربیتی اور معلوماتی مضامین ہوتے ہیں۔خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہوتا ہے اور بھی بہت سے تربیتی مضامین ہوتے ہیں جس سے کہ میرے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔اور میری روح کو بہت سکون ملتا ہے۔

پہلے میں زینب کا مطالعہ روز نہیں کرتی تھی مگر اب ہر روز اِس کا مطالعہ کرنے کی روٹین بنالی ہے۔اس سے مجھے دینی علم بھی مل جاتا ہے اور بہت ساری معلومات حاصل کر لیتی ہوں۔ناصرات کا صفحہ اور نارویجن حصہ خود بھی پڑھتی ہوں اور اپنے بیٹے کو بھی پڑھ کر سناتی ہوں جس سے اُس کے دینی علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔رنگین زینب کو دیکھ کر اور بھی طبیعت خوشگوار ہوتی ہے اور اگر کوئی دینی معلومات چاہیے ہو کسی سے بات کرنے کے لیے تو اُس میں بھی آسانی ہو جاتی ہے۔

محترمہ نسیم مظفر صاحبہ لکھتی ہیں: زینب کی جوبلی کا چرچا ہے ہر سُو لجنہ بھی دے رہی ہے پیغامِ مرحبا

پچیس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا تجویز کردہ نام ''زینب'' جس کا ایک ننھا سا بیج بویا گیا اور آج ماشاء اللہ بڑھتے بڑھتے تناور درخت بن گیا ہے اور اس کی سرسبز شاخوں پر کئی قسم کے رنگا رنگ علمی، ادبی، ذوقی اور لطیف انداز کے پھول کھلتے ہیں۔

اس کے علاوہ قرآنِ حکیم کی باترجمہ آیاتِ کریمہ، ملفوظات حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام، خلفائے کرام کے خطبات، نیشنل صدر صاحبہ کو بنام لجنہ اماء اللہ آنے والے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطوط، علمی، ادبی اور تبلیغی مضامین، طرح طرح کے آزمودہ ٹوٹکے، میٹھے نمکین پکوان کی تراکیب اور ممبرات کی طرف سے دُعاؤں کے اعلانات، رسالہ زینب کی زینت بنتے ہیں۔

ایک اور خوبصورت و دلچسپ ''کارنر ناصرات'' جس میں ننھی منی کلیوں کے لئے علمی، دینی معلوماتی رنگ برنگے صفحات ہوتے ہیں اور بچیاں ان رنگ برنگے صفحات سے اُردو سیکھنے میں مدد حاصل کرتی ہیں۔زینب کی ایک اور بڑی خوبی یہ ہے کہ تقریباً اس کا نصف حصہ نارویجن زبان میں شائع ہوتا ہے جس سے سب چھوٹے بڑے مستفیض ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو توفیق عطا فرمائے کہ اس کی ترقی و شادابی کے لیے ہر وقت کوشاں رہیں، اور یہ رسالہ زینب ہمارے لیے تبلیغ کا بہترین ذریعہ اور سرچشمۂ ہدایت بنا رہے۔آمین

برس پچیس گزرنے پہ ہے اِک رنگیں بہار آئی نویدِ جوبلی ہے ہر طرف دیکھو بہار آئی

لگایا احمدیت کا چمن دُنیا میں احمدؑ نے اُنہی پھولوں سے زینب کے چمن میں بھی بہار آئی

محترمہ رعنا گل انور صاحبہ لکھتی ہیں: پچیس سال سے ہر سہاہی میں شائع ہونے والا یہ رسالہ ناروے کی لجنہ کے خیالات کی ترجمانی بھی کر رہا ہے اور علم میں بھی اضافہ کر رہا ہے جو لوگ مطالعہ کے بہت زیادہ شوقین نہیں ہوتے وہ بھی جب زینب کی شہ سرخیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو پڑھے بغیر نہیں رہ سکتے۔

1995ء میں ناروے آتے ہی میرے مطالعہ کا آغاز زینب رسالہ سے ہوا اس میں مجھے ہر قسم کے مضامین حوالہ جات کے پڑھنے کے لیے ملے اور

وہ خاص دن اور جلسے جو ہر سال ہم مناتے ہیں ان کے حوالے سے مضامین چھپتے ہیں اس کے علاوہ ملفوظات ، خطبات کا خلاصہ ، اصلاحی مضامین ، اقوالِ زریں ، پہیلیاں ، منظوم کلام ، ناروے کی شعراء کا کلام ، لطائف پکوان کی ترکیبیں اور گھریلو ٹوٹکے پڑھنے والوں کے لیے ہر قسم کی معلومات فراہم کرتے ہیں چند سال پہلے بچوں کا صفحہ زینب میں شامل کیا گیا جو ہمیشہ ناصرات کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنا رہتا ہے ۔ عورتیں جب کوئی نیا پکوان بناتیں ہیں تو کھانے والی عورتوں کو کھاتے ساتھ ہی اگر وہ پسند آجائے تو ترکیب پوچھنے لگتی ہیں تو بنانے والی خاتون بڑے سکون سے کہہ دیتی ہیں اس کی ترکیب چاہیے تو آپ کو اس سہاہی کے زینب میں مل جائے گی اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک مکمل ترکیب چھپ کر سامنے آجاتی ہے ۔

اُردو حصے کی طرح زینب کا نارویجن حصہ بھی اسی طرح معلومات سے بھر پور ہے ۔ ایک مرتبہ تو اس کی وجہ سے جماعت کا تعارف بہت آسان ہو گیا ایک ممبر سے کسی نارویجن عورت نے جماعت کا تعارف مانگا اور مختلف معلومات کے بارے میں پوچھا تو اُنھوں نے اسے زینب دے دیا جو اس نے شوق سے پڑھا اور ایک سال تک اس کی خریدار بنی رہی ۔ اسی طرح میں نے اپنی مجلس کی ایک نومبائع کو زینب دیا اور اسے اس کے بارے میں بتایا ۔ زینب کی وجہ سے یہاں پر پلنے والی نسل کو بھی اظہار خیال کا موقعہ مل رہا ہے ۔ اکثر نارویجن حصے سے اجلاسات میں مضامین پڑھنے کے لیے آسانی سے مل جاتے ہیں ۔ میرا تجربہ ہے کہ اگر ناصرات نارویجن حصے کا مطالعہ کریں تو ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور کئی الفاظ جو عام نوشک میں استعمال نہیں کیے جاتے وہ ہمیں ان مضامین میں مل جاتے ہیں ۔ چند سال قبل تحریک کی گئی کہ زینب کے لیے زیادہ سے زیادہ لجنہ کچھ لکھ کر دیں جس کے بعد کچھ لکھنے والی نئی لجنہ کا اضافہ ہوا ۔

''زینب'' نے بہت سی لجنہ کی لکھنے کی صلاحیت کو نکھارا ہے اور کچھ ایسی لجنہ کو لکھنے کا موقعہ دیا جو یہ جانتی بھی نہیں تھیں کہ وہ لکھ سکتی ہیں یا نہیں ۔

اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ پہلے سے بہتر لکھنے کی توفیق دے ۔ آمین

تیرے کردار میں وفا رہے ۔۔۔ تیرے انداز میں حیا رہے

تیرے ہاتھ میں قلم رہے ۔۔۔ تیری گفتگو میں علم ہو

محترمہ سیّدہ امتہ السلام عقیل صاحبہ لکھتی ہیں: دین محمد ﷺ ہمیں ایک پاکیزہ ، مطہر اور مہذب معاشرہ تعمیر کرنے کی نہ صرف دعوت دیتا ہے بلکہ اس کی تعمیر کے آداب بھی سکھلاتا ہے ۔ جس میں ایک اجتماعی نظام کو بے حد اہمیت حاصل ہے ۔ اس خوبصورت نظام ہی کی ایک لڑی کا موتی ہمارا یہ جاذب نظر و اثر رسالہ ''زینب'' ہے ۔ اس دیدہ زیب رسالے کو ہماری پیاری لجنہ و ناصرات ناروے مل کر بہت لگن ، پیار اور محنت سے دلچسپ اور مفید بنانے میں مگن رہتی ہیں ۔ سب لکھنے والوں کی کاوشوں اور سیکرٹری اشاعت کی محنت سے ہر تین ماہ بعد یہ بہت ہی پیارا ، دلکش اور مفید رسالہ ہمارے ہاتھ میں پہنچتا ہے ۔ اُردو اور نارویجن میں مضامین ، نصائح اور اشعار پڑھنے کے لیے ملتے ہیں ۔

جیسا کہ ہم سب جانتی ہیں کہ ہمارا خوبصورت رسالہ مصباح جو پاکستان کی لجنہ ہر ماہ بہت محنت اور محبت سے تیار کر کے ہمارے تک پہنچاتی تھی حکومت کی ناجائز و ناحق پابندیوں کی نذر ہو گیا ہے ۔ اس کے بعد اس رسالے کی قدر اور اہمیت ہماری نظروں میں اور زیادہ ہو گئی ہے ۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ناروے جیسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مذہبی آزادی ہے جس سے ہم بھر پور فائدہ اُٹھاتے ہوئے خدا اور اس کی محبوب ہستیوں کا ذکر آزادانہ طریق سے ''زینب'' میں کر رہے ہیں ۔

خاکسار کے نزدیک ایک اور بہت ہی اہم اور قابل فخر پہلو ہے جس کا ذکر کیے بغیر نہ رہ سکوں گی ۔ جب خاکسار کی نہایت محبوب ہستی والدہ محترمہ اللہ کو پیاری ہوئیں تو خاکسار نے محترمہ صدر صاحبہ نیشنل کے اِصرار پر اپنے خیالات اور جذبات کو قلم بند کر کے اس خوبصورت رسالے کے آنچل میں چھپا دیا جو ہمارے پاس ہمیشہ محفوظ رہے گا ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس رسالے کو ہم تک پہنچانے میں سب شاملین کو اپنے بے حد فضلوں سے نوازے اور زندگی صحت اور کام میں برکت دے ۔ آمین

....

نظم برائے ”زینب“ برموقع سِلور جوبلی

زینب ہے گُل اُسی کا جو مسیح کا گُلستاں ہے
طاہر کی یہ عطا ہے مسرور کی آماں ہے
اِس کے ہی بل پہ چمکیں ہیں ذہانتیں ہماری
کتنی ہیں بھاگ والی یہ ہمارا پاسباں ہے

حمدِ خُدا نبی اور خُلفاء کی پیاری باتیں
اِسلام احمدیّت کا بسا ہُوا جہاں ہے
قوسِ قزح کی مانند تحریر ہر صفحے کی
یہ چراغِ مقصدیّت یہی راہِ کہکشاں ہے

نُسخے، شِفا و مرہم پکوان بھی اِسی میں
یُوں علاجِ جسم و روح کا موجود ہرساماں ہے
ہے یہ چشمہ روحانی لجنہ کی زندگی کا
دریائے علم و فن کی کشتی کا بادباں ہے

پاؤ ترقّیوں کو چُھو لو بلندیوں کو
بس مُنتظر تُمہارا وہ نیلا آسماں ہے
رُکنے کبھی نہ پائے یہ سفر یُوں جوبلی کا
چلتا رہےگا ہر دم یہ تو ایسا کارواں ہے

(امتہ المنان ندیم مجلس بیت النصر ثانی)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دَورہ سویڈن 2016

میں واقفین طفل وواقفات کے سوالات کے پُر نصائح جوابات

(ازقلم مبشرہ مبارکہ حامد)

ایک بچے نے سوال کیا کہ جب ہم کوئی گناہ نہیں کرتے تو ہر وقت استغفار پڑھنے کا کیوں کہا جاتا ہے؟

اس کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:** کہ استغفار صرف گناہ کے لیے نہیں پڑھتے بلکہ گناہ سے بچنے کے لیے بھی پڑھتے ہیں اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لیے بھی استغفار کیا جاتا ہے۔ استغفار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ممکنہ گناہوں سے بچا لیتا ہے۔ استغفار گناہوں سے بچنے کے لیے ہی کرتے ہیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ قرآن کریم نے Big Bang کے بارہ میں کیا فرمایا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: کہ صرف قرآن کریم نے ہی اس بارہ میں ذکر فرمایا ہے جب کہ کسی اور مذہبی کتاب نے اس بارہ میں کچھ نہیں بتایا۔ یہ ساری کائنات کس طرح بند تھی، کس طرح کائنات کو پھاڑا گیا، جس سے زمین وجود میں آئی۔ big bang اور black hole کے بارے میں صرف قرآن کریم نے ہی بتایا ہے۔

...اس سوال کے جواب میں کہ کس عمر سے امامت کروا سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اصل تو یہ ہے جو زیادہ علم قرآن کا جانتا، بڑی عمر کا ہے، تقویٰ میں بڑھا ہوا ہو، وہ پڑھائے اگر گھر میں پڑھانی ہے اور کوئی بڑی عمر کا پڑھانے والا نہیں تو پھر جس کو قرآن زیادہ آتا ہو، خواہ اس کی عمر دس سال ہی ہو وہ پڑھا سکتا ہے۔ اگر مسجد میں سب بڑی عمر والے ہوں اور کرسیوں پر بیٹھنے والے ہوں اور کوئی دوسرا بڑی عمر کا امام نہ ہو تو پھر چھوٹی عمر کا لڑکا بھی نماز پڑھا سکتا ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو خود بھی نیک ہوتے ہیں اور بچوں کی تربیت بھی کرتے ہیں، پھر بھی ان کی اولاد نیک نہیں بنتی، ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ایسا ہو جاتا ہے حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی خراب ہو گیا تھا۔ حضرت نوحؑ نے طوفان کے آجانے پر خدا تعالیٰ سے فریاد کی کہ اس کا وعدہ اس کے اہل کو بچانے کا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا وہ نافرمان تھا، اس لیے ڈوب گیا۔ ایسے لوگ تمہارے اہل میں سے نہیں ہو سکتے۔ ہر چیز میں exeption ہوتی ہے۔ فرمایا اب سائنسی تجربات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ promising رزلٹ آ گیا ہے تو یہ سو فیصد تو نہیں ہوتا۔ یہ کوئی حساب کا سوال نہیں ہے کہ ایک اور ایک دو ہوتے ہیں۔ عمومی طور پر نیک لوگوں کے بچے ٹھیک ہوتے ہیں، لیکن بعض واقعات exceptions بھی ہو جاتی ہیں۔ تربیت کرنے والے اچھے ہوں، ان کا نمونہ اچھا ہو، پھر بعض واقعات ایسا بھی ہوتا ہے کہ باہر لوگ اچھے ہوتے ہیں ان کا دوسروں سے سلوک اچھا ہوتا ہے لیکن جب گھر میں جاتے ہیں تو ان کا رویّہ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ گھر جا کر لڑائی کرتے ہیں۔ صرف ایک نیکی کرنے سے کہ نماز پڑھ لی سب ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ ساری نیکیاں اکٹھی ہو جائیں تو پھر یہ تقویٰ ہے، اس تقویٰ کے معیار کے نتیجہ میں تربیت بھی اچھی ہو گی ان کے بچے بھی ٹھیک ہوتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے نیکیاں کی تھیں لیکن وہاں بھی exception آجاتی ہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ ایک سیاسی آدمی نے صرف اس لیے پارٹی چھوڑ دی کہ اس نے ایک عورت کو سلام نہیں کیا اور ہاتھ نہیں ملایا۔

حضور انور نے فرمایا: کوشش کریں کہ عورتوں سے ہاتھ نہ ملایا جائے، اگر مجبوری کی صورتحال ہو جائے، اور پہلے نہ بتایا گیا ہو، ایسی اچانک صورتحال میں عورت اپنا ہاتھ آگے بڑھا دے تو پھر مجبوری ہے۔ حضور نے اپنا طریق بتایا کہ وہ ایسی صورت میں پہلے ہی بتا دیتے ہیں۔ ڈنمارک میں ایک سیاسی عورت

نے شاید غلطی سے ہاتھ بڑھا دیا، حضور انور نے فرمایا کہ ایسی صورت میں مَیں جھک جاتا ہوں، جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں۔ اس عورت نے برا منایا جب کہ ایک دوسری ڈینش عورت نے کہا کہ ہر ایک کی اپنی اپنی روایات ہوتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایک اخبار والے کو جب انٹرویو دیا تو اس کو بتا دیا گیا کہ اس میں عورت کی اپنی عزت ہے کہ اس سے ہاتھ نہ ملایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک طرف پردہ کا حکم ہے، حیا کا حکم ہے، ایک طرف تو اپنی عورتوں کو پردہ کرواتے ہو، پھر کیا تم ان کو کہو گے کہ وہ دوسرے مردوں سے ہاتھ ملاتی رہیں۔ ایک طرف تم پردہ کرتے ہو تا کہ حیا قائم رہے، دوسری طرف جب کھلم کھلا ہاتھ ملاتے رہو گے تو حیا جاتی رہے گی۔ اسلام کے ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے۔ کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کے کرنے سے بھی اسلام منع کرتا ہے، اس لیے اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی مجبوری والی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے embarrassment ہو جاتی ہے تو ہاتھ ملا لو اور پھر چپکے سے بیٹھ جاؤ۔ لیکن یہاں بھی جرأت ہونی چاہیے۔ ہم نے خدا کو خوش کرنا ہے۔ اگر کوئی اس وجہ سے ہمارے فنکشن پر نہیں آتا تو نہ آئے، ہم نے اصل دین پھیلانا ہے، اس لیے بتانے کے باوجود اگر کوئی برا مانتا ہے اور ناراض ہوتا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

﴾ ایک طفل نے Human Evolution کے بارہ میں سوال کیا کہ یہ کس طرح ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Evolution تو ہوتی ہے کہ آہستہ آہستہ ترقی ہو، پہلے انسان غاروں وغیرہ میں رہتے تھے، پھر باہر نکلے، پہلے صرف گوشت کھاتے تھے پھر سبزیاں اُگانی شروع کیں اور آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت تک پہنچے ہیں۔ ڈارون کی theory کہ انسان پہلے بندر تھا، پھر ترقی کر کے موجودہ حالت کو پہنچا، غلط ہے۔ دکھائیں تو سہی کہ وہ کونسا بندر تھا جس سے انسان بنا، اس تھیوری کو بھی سارے سائنسدان نہیں مانتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا کہ اگر انسان بندر سے بنا تھا تو وہ بندر اب بھی ہونا چاہیے اور وہ دکھایا جانا چاہیے۔ آج آپ لوگ جو iphone یا ipad لیے پھرتے ہیں، جن میں ہر قسم کی معلومات ہوتی ہیں یہ بھی تو evolution ہی ہے جس سے ہر قسم کی معلومات ہر وقت دیکھ سکتے ہو۔

﴾ ایک بچی نے سوال کیا کہ چھوٹے بچوں کے سر کے بال کیوں منڈواتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ یہ سنت ہے، بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا عقیقہ کرواتے ہیں، لڑکی کے لیے ایک بکرا اور لڑکے کے لیے دو بکرے ذبح کرتے ہیں۔ یہ صدقہ نہیں ہوتا، آپ خود بھی کھا سکتے ہیں۔ بال کٹواتے ہیں اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دیتے ہیں بچے کی عمر، صحت اور زندگی کے بابرکت ہونے کے لئے عقیقہ کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کر کے دکھایا کہ اس طرح کرنا چاہیے، اس لیے کرتے ہیں۔

﴾ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے گا تو کیا پوری دنیا میں اَمن ہو جائے گا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غلبے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بہت بڑی تعداد احمدی ہو جائے گی، لیکن عیسائیت بھی قائم رہے گی، یہودیت بھی قائم رہے گی۔ سورۃ فاتحہ کی دعا ''**غیر المغضوب علیهم ولا الضالین**'' ہم کرتے ہیں۔ بگڑے ہوئے مسلمان بھی ہو سکتا ہے قائم رہیں گے اور دوسرے مذہب بھی ہوں گے، لیکن اکثریت احمدی ہو جائے گی اور اس وقت حالات میں عموماً اَمن ہو جائے گا۔ لیکن جب قیامت آنی ہے تو پھر دنیا بگڑ جائے گی۔ آخر میں پھر وہی شر والی بات آ جانی ہے۔ قیامت پھر ایسے لوگوں پر آئے گی جو بگڑے ہوں گے۔ امن ہوگا انشاء اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے احمدیت کے اندر اپنے اندر تو اَمن قائم کرو۔

﴾ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ کو پاکستان جانے کی اجازت ملے گی تو کیا آپ ربوہ کو مرکز بنائیں گے یا لندن کو؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے تو کسی نے نہیں روکا ہوا، اجازت تو اب بھی ہے، لیکن میں اگر وہاں جاؤں تو خطبہ نہیں دے سکوں گا اور نہ نمازیں پڑھا سکوں گا، نہ اپنے آپ کو مسلمان کہلا سکوں گا، ایسی حالت میں مَیں جا کے کیا کروں گا۔ پاکستان کے قانون میں خلیفہ کے ہاتھ کو باندھنا ہے تاکہ وہ کچھ نہ کر سکے، اس لیے وہاں نہیں جاتے۔

ہاں یہ کہو کہ جب پاکستان کے حالات ٹھیک ہوں، خلیفۂ وقت وہاں جا سکتا ہو، آزادی کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو وہاں ادا کر سکے تو ضرور جائے گا، ربوہ کی مرکزی حیثیت تو قائم ہے، قادیان کی حیثیت بھی ہے، ہوسکتا ہے کہ وہاں جائیں، لیکن زمانہ ایسا چل رہا ہے، جو سہولیات یورپ میں ہیں، جب وہ قادیان یا ربوہ میں پیدا ہو جائیں گی تو وہاں ضرور جائیں گے۔ عموماً ایک دفعہ ہجرت ہو جائے تو پھر ہجرت ہی رہتی ہے۔ اُس وقت جو بھی خلیفہ ہوگا وہ دیکھے گا، وہ چند مہینوں کے لیے ہی وہاں رہے گا۔ جب موقع آئے گا تو دیکھا جائے گا۔

دشمن بھی کہنے لگے آفرین

ہماری ایک جاننے والی نارویجن خاتون کے میاں کو اُس کے پاکستانی کولیگ نے اپنی شادی میں شمولیت کی دعوت دی۔ خاتون کو جب پتا چلا تو وہ بہت خوش ہوئی۔ ایک منفرد پاکستانی تقریب میں شمولیت کا موقع مل رہا ہے۔ خاتون نے ہم سے ہر طرح کی معلومات حاصل کیں۔ ساتھ ہی پاکستانی لباس خریدنے کا اِرادہ ظاہر کیا۔ کہاں سے مل سکتا ہے، ان کی قیمتیں کیا ہوں گی۔ تحفے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔ بہر حال سب تیاری مکمل کرنے کے بعد اُس نے بہت سوچ سمجھ کر کارڈ خریدا۔ اُس نے خواہش کا اظہار کیا، آپ لوگ مجھے اِس پر اُردو میں شادی سے متعلق لکھ کر دیں تاکہ دولہا کے والدین پڑھ سکیں۔ سو ہمارے گھر میں یہ ذمہ داری کون لے گا، ہم سب کی آپس میں گفتگو شروع ہوگئی۔ ابھی میں سوچ ہی رہی تھی کہ میرے دل میں یہ تحریک ہوئی، کیوں نہ میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دُعائیہ اشعار لکھوں۔ اِتنی پیاری دُعا اور تبلیغ کے جوش نے یہ اشعار مجھ سے شادی کے کارڈ پہ لکھوا دیئے:

کر اِن کو نیک قسمت دے اِنکو دین و دولت — کر انکی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عمر اور عزّت — یہ روز کر مبارک **سُبْحَانَ مَنّ یَّرَانِي**
اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر — رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر — یہ روز کر مبارک **سُبْحَانَ مَنّ یَّرَانِي**
شیطاں سے دُور رکھیو اپنے حضور رکھیو! — جاں پُر زِنور رکھیو دِل پُرسرور رکھیو
اِن پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو — یہ روز کر مبارک **سُبْحَانَ مَنّ یَّرَانِي**

کچھ ہی دنوں کے بعد وہی نارویجن خاتون خاص طور پر بتانے کے لیے آئی کہ تم نے کارڈ پہ اُردو میں لکھا تھا اُسکو پڑھکر دولہا کے والد نے اِتنی تعریف کی ہے کہ بتا نہیں سکتی۔ کہہ رہے تھے، جس نے یہ اشعار لکھے ہیں (وہ انتہائی اعلیٰ علم اور اعلیٰ ذوق رکھنے والا انسان بہت سی خوبیوں کا مالک لگتا ہے یہ اشعار اُسکے علم کی گہرائیوں کا پتہ دیتے ہیں) اُس نادان کو کیا معلوم کہ میں نے ہمارے پیارے امام مہدی کے الفاظ اُس تک دُعا کی صورت میں پہنچائے ہیں۔ جہاں مجھے اِس بات سے خوشی ہوئی وہاں دُکھ بھی ہوا، کہ ایک طرف تو اعتراف کرتے ہیں کہ خوبیوں والا انسان ہے۔ مگر غلط عقیدہ اور نادانی کے باعث نفرت میں اِتنا بڑھ گئے ہیں کہ ہدایت کی روشنی سے دُور ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن نادانوں کو حقیقت میں خوبیوں والے اِنسان کو ماننے کی توفیق عطا کر دے۔ آمین

(فرزانہ نثار مجلس نتیدال)

دھنک کے رنگ آپ کے سنگ

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا علم حاصل کرو۔علم حاصل کرنے کے لیے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔اور جس سے علم سیکھواس کی تعظیم وتکریم کرواور ادب سے پیش آؤ۔ (حدیقۃ الصالحین،حدیث نمبر:134)

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔اندرونی تبدیلی کرنی چاہیے۔صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔'' (ملفوظات جلد7 صفحہ188)

اصلاح نفس:

''نماز کا ترجمہ سیکھو اور سمجھ کر پڑھو تا کہ نفع حاصل ہو۔یہ کوئی مشکل امر نہیں بلکہ بالکل آسان ہے۔وہ لوگ جو نماز کا ترجمہ نہیں سیکھتے کیا انہیں خیال نہیں آتا کہ اگر کوئی شخص کسی جگہ کا راستہ پوچھے اور اسے انگریزی میں بتا دیا جائے حالانکہ وہ انگریزی کا ایک لفظ نہیں سمجھتا ہو تو وہ منزل مقصود تک پہنچ پائے گا؟ ہرگز نہیں اسی طرح وہ شخص جس کے لیے موقع ہے کہ نماز کا ترجمہ اور معنی پڑھے مگر وہ نہیں پڑھتا وہ بھی نماز کے ذریعے اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جہاں نماز پہنچاتی ہے۔۔۔''

(انوار العلوم جلد5 صفحہ,444)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایسے ممالک جہاں سے پردے اُٹھ رہے ہیں وہاں اس روح کو زیادہ خطرات درپیش ہیں۔۔۔جہاں سے پردے اُٹھ رہے ہوں وہاں نفسانی بیماریاں قوم کے دل میں جگہ لے لیا کرتی ہیں اور اس کے نتیجے میں پھر اگلی نسلیں اور بھی زیادہ آگے قدم بڑھاتی ہیں وہ سمجھتی ہیں چھٹی ملی ہے تو اس سے بھی زیادہ ہونی چاہیے اور تیزی کے ساتھ اسلامی اقدار کی طرف سے پیٹھ پھیرتی ہماری بچیاں غیر اسلامی اقدار کی طرف بڑھنے لگتی ہیں''۔(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ3دسمبر1993ء)

وزن میں بھاری باتیں

- ☆ ہر کسی کو خوش کر پانا ممکن نہیں پر یہ خیال رکھیں کہ میری وجہ سے کسی کو دکھ نہ پہنچے۔
- ☆ جو آپ کو خلوص،عزت اور چاہت سے ملے اُس کو کبھی نظر انداز نہ کرو۔
- ☆ جو کوئی آپ کی خاموشی سے آپ کی تکلیف کا اندازہ نہ لگا سکے اس کے سامنے اپنی تکلیف زبان سے بیان کرنا اپنے لفظوں کو ضائع کرنا ہے۔
- ☆ شیشے اور رشتے دونوں ہی نازک ہوتے ہیں شیشہ غلطی سے ٹوٹ جاتا ہے۔اور رشتے غلط فہمی سے۔
- ☆ مکہ والوں نے آنحضرت ﷺ کے معجزوں اور فتوحات کو دیکھتے ہوئے آپ کو جادوگر کا لقب تو دیا لیکن ایمان نہ لائے۔لیکن جب آپ نے فتح مکہ کے موقع پر معافی عام کا اعلان کیا تو سب جوق در جوق کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔معاف کرنا بہت بڑا عمل ہے۔اس لیے درگزر کرنا اور معاف کرنا سیکھیں۔ (فہیدہ مسعود۔مجلس کلوفتہ)

گاجر کے فوائد:

گاجر خوش ذائقہ اور شیریں سبزی ہے۔اسے پھل کے طور پر بھی کھایا جاتا ہے۔اس میں سیب کی سی خوبیاں ہوتی ہیں۔وٹامنز سے بھرپور اس بصری سبزی کا جوس پینا بہت مفید ہے۔اس کے پینے سے تازہ اور صاف خون بنتا ہے۔اور خون کی کمی دُور ہوتی ہے۔یہ بصارت کیلئے بھی مقوی ہے۔قبض کشا ہے۔

بواسیر کے لیے مفید ہے۔گاجر کا جوس یرقان میں بھی فائدہ مند ہے۔

گاجر کا جوس غذائیت کے علاوہ ایک ایسی قدرتی دوا ہے جس کے پینے سے آنتوں اور معدے کی تیزابیت ختم ہو جاتی ہے۔جن خواتین کا پیٹ بڑھا ہوا ہو وہ ایک گلاس گاجر کے جوس میں لیموں کا رس شامل کر کے پینے سے پیٹ میں کمی واقع ہوگی۔

دل کے مریضوں کیلیئے بھی فائدہ مند ہے۔کمر کی درد کیلیئے بہترین ہے۔کمزوری دُور کر کے قوت بڑھاتی ہے۔الغرض گاجر ایک ایسی سودمند سبزی ہے جس سے کافی فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔

بزرگ کہتے ہیں!

عورت میں ہم چار چیزیں چاہتے ہیں۔

☆ اس کے دل میں نیکی ہو۔

☆ اس کے چہرے پر حیا ہو۔

☆ اس کی زبان شیریں ہو۔

☆ اس کے ہاتھ ہر وقت کام میں لگے رہیں۔ (ثمینہ حفیظ بیت النصر اوّل)

پسندیدہ اشعار

ہزار علم و عمل سے ہے بالیقیں بہتر
وہ ایک اشکِ محبت جو آنکھ سے ٹپکا
جو جھلکے آنکھ میں تو مست و بے خبر کردے
گرے تو یوں ملائک اسے لپک کے اُٹھا (بخاردل)

''جب سے ابّا روٹھ گئے''

اے بادصبا اے پنکھ پکھیرو اُفق پہ پھیلی سات رنگوں کی شفق
اے شام کی لالی اے پچھلے پہر کے ستروں کی دھنک
تم کیوں ناتا توڑ گئے ہو
جب سے ابّا روٹھ گئے تم کیوں ہم سے روٹھ گئے ہو
اے معصوم چہروں پہ برجستہ ظاہر ہونے والی مسکراہٹ
اے چہرے کی لالی اے ہنسی کی کھنک
آنکھوں میں روشن ہونے والی جگنوؤں کی سی چمک
تم کیوں دامن جھٹک گئے ہو
جب سے ابّا روٹھ گئے تم کیوں ہم سے روٹھ گئے ہو (سلطانہ قدوس مجلس لامبر شیتر)

سنت کے مطابق بیٹھ کر پانی پینے کے فوائد

ا۔گردے خراب نہیں ہوتے۔۲۔گھٹنے ہمیشہ تندرست رہتے ہیں۔۳۔ریڑھ کی ہڈی مضبوط رہتی ہے۔۴۔دل کے وال کبھی بند نہیں ہوتے۔۵۔دماغ کمزور نہیں ہوتا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دَورہ ناروے 2011

شمع شاکر احمد مجلس نتیدال

26 ستمبر 2011 کو سیکنڈے نیوین ائر لائن کی فلائٹ SK4752 بارہ بجکر پنتالیس منٹ پر فرینکفرٹ ائر پورٹ سے ناروے کے لیے روانہ ہوئی۔

ناروے آمد: ایک گھنٹہ پنتالیس منٹ کے سفر کے بعد حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز ناروے کی سرزمین پر اُترا۔ ناروے حکومت کی طرف سے وزارتِ قانون و پولیس نے حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر ایک خصوصی انتظام کے تحت وہ تمام سہولیات اور سیکورٹی فراہم کی تھی جو کسی بھی ملک کے سربراہ کو مہیا کی جاتی ہیں۔

جونہی حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم نیشنل امیر صاحب ناروے زرتشت منیر خان صاحب نے حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر ناروے حکومت کی دفتر خارجہ کا نمائندہ بھی موجود تھا۔ حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ناروے حکومت کی طرف سے سپیشل فورس اور گاڑی مہیا کی گئی تھی یہ گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی اسکے علاوہ ایک اور گاڑی مہیا کی گئی تھی جس نے دورانِ سفر حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کے پیچھے رہنا تھا۔ اسکے علاوہ ائر پورٹ اتھارٹی کی دو گاڑیاں ساتھ تھیں۔ قافلہ کے سارے ممبران ان کاروں کے ذریعے ائر پورٹ سے باہر آئے۔ اور یہاں سے قافلہ جماعت ناروے کی نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت النصر کے لیے روانہ ہوا۔

بیت النصر آمد: تین بجکر دس منٹ پر حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت النصر میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضورِانور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی احبابِ جماعت مرد و خواتین بچے اور بچیوں نے انتہائی والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں نظمیں پڑھ رہے تھے ہر چھوٹا، بڑا اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے محبوب امام کو خوش آمدید کہہ رہے تھے ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا جذبات پر قابو پانا مشکل تھا۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جونہی حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے مربی سلسلہ ناروے مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب نے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ حضورِانور اور بیگم صاحبہ کی خدمت میں بچوں نے پھول پیش کیے۔ حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے سب عشاق کو السلام علیکم کہا اور رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سپیشل پولیس فورس کے افسران میں سے ایک افسر حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رہائشی حصہ کے بیرونی دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور بتایا کہ انہیں حکامِ بالا کی طرف سے ہدایت ہے کہ جب تک خلیفۃ المسیح کا ناروے میں قیام ہے چوبیس گھنٹے اپنی ڈیوٹی کے فرائض انجام دینے ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے مہیا کی گئی دونوں گاڑیاں بھی چوبیس گھنٹے مشن ہاؤس میں رہیں گی اور حضورِانور جہاں بھی تشریف لے کر جائیں گے انہی گاڑیوں پر سفر کریں گے۔ ساڑھے پانچ بجے حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

مسجد اور دفاتر کا معائنہ: نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔ بیت النصر کے معائنہ کے بعد حضورِانور نے جماعتی دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے دوران مختلف گیلریوں اور اندرونی راستوں سے گزرتے ہوئے دیواروں پر آویزاں جماعتی پروگرامز کی تاریخی تصاویر ملاحظہ فرمائیں اور پھر آپ سیکورٹی روم تشریف لے گئے اس عمارت میں نصب سیکورٹی کیمروں کا فنکشن دیکھا۔ بیرونی معائنہ کے بعد حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لیے خواتین کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر و عصر کے بعد خواتین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی سبھی نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور زیارت کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضورِانور باہر لان میں تشریف لائے اور مسجد کے پلاٹ کی حدود کے بارے دریافت فرمایا۔ حضورِانور نے جماعتی کچن اور اس سے ملحقہ ڈائننگ

ہال کا معائنہ فرمایا۔وہاں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسرور ہال میں تشریف لائے اور یہاں سے آپ سکیٹنگ روم میں تشریف لے گئے اور ڈیوٹی پر موجود احباب سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ اور کھانے کی مارکی میں تشریف لے گئے اور وہاں موجود کارکنان سے اَزراہِ شفقت گفتگو فرمائی۔اور جملہ انتظامات دیکھے۔اس معائنے کے دوران بھی سکیورٹی پر موجود آفیسر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ساتھ رہے۔ معائنے کے بعد پونے سات بجے حضورِ انور رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

NORTHERN LIGHT: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد ناروے میں 26 ستمبر 2011 کو ہوئی۔اسی رات بارہ بجے سے قبل اوسلو میں Northern Light دیکھی گئی۔Northern Light دیکھنے کا علاقہ ناروے کا شمالی علاقہ ہے اور ناروے کے جنوب اوسلو میں یہ روشنیاں شاذ کے طور پر ہی نظر آتی ہیں۔ایک نارویجین اخبار نے ان روشنیوں کے حوالے سے لکھا کہ اوسلو کے آسمان پر یہ نظارہ بہت خوبصورت تھا گویا کہ آسمان نے اپنے دروازے کھول دیئے۔سرخ،سبز اور نیلے رنگ کی روشنیاں آسمان پر جھوم رہی تھیں اور اتنی خوبصورت اور صاف روشنی پہلے نہیں دیکھی گئیں۔

اوسلو کے آسمان پر جو یہ ظاہری روشنیاں ظاہر ہوئیں تو انشاء اللہ یہ اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ اب خلیفۃ المسیح کے قدم جو اس سرزمین پر پڑے ہیں اور بیت النصر نے جو اپنے در کھولے ہیں کہ اب توحیدِ الٰہی کا نور اور اور خدائے واحد سے ملانے والی روشنیاں اس بیت النصر سے نہ صرف اوسلو کے آسمان پر بلکہ پورے ملک کے اُفق پر بڑی شان سے ظاہر ہوں گی اور سارے ملک کو الٰہی نور سے روشن کر دیں گی۔اور یہ نارویجین قوم ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے چشمہ سے سیراب ہوگی اور حضرت محمد ﷺ کی غلامی میں آئے گی اور بیت النصر سارے ملک میں اَمن کے قیام کے لیے بہتوں کی معاون و مددگار ثابت ہوگی۔

بیت النصر کا افتتاح:30 ستمبر 2011 کو نمازِ جمعہ کے ساتھ ناروے کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد بیت النصر کا افتتاح ہونا تھا۔آج کا دن ناروے کی جماعت کے لیے بہت مبارک دن تھا۔آج بارہ سال کے لمبے انتظار کے بعد یہ دن آیا تھا۔آج اسی دن کے لیے ناروے جماعت کے مردوں،عورتوں،بچوں،بچیوں اور بوڑھوں نے مالی قربانی کی ایسی داستان رقم کی تھی جو سنہری حروف کے ساتھ لکھے جانے کے قابل ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی توفیق اور بساط سے اتنا بڑھ کر پیش کیا کہ اس کا حساب اور شمار کرنا مشکل ہے۔آج ان کی قربانیاں رنگ لائی تھیں آج ہر کوئی خوشی سے معمور تھا۔آج ہمسایہ ممالک سویڈن،ڈنمارک،فن لینڈ،جرمنی،ہالینڈ،بلجیئم،سپین،یوکے،سے اور اسی طرح پاکستان،امریکہ کینیڈا،زمبابوے سے آنے والے احباب نے بھی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔MTA کی ٹیم لندن سے پہلے ہی یہاں پہنچی ہوئی تھی۔بیت النصر سے آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ LIVE نشر ہونا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور سب سے قبل مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور لمبی دُعا کروائی۔بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سفیر احمد بٹ صاحب شہید کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم کو 25 ستمبر 2011 کو کراچی میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی شہادت کا واقعہ اور خاندانی حالات اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے۔

سویڈن کے **ROGER KHALIFF** سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی ایگزیکٹو کے سینیئر ممبر ہیں اور یورپی یونین کی سٹی کمیٹی کے وائس چیئر مین بھی رہ چکے ہیں موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی اور سویڈن آنے کی دعوت بھی دی۔اور کہا کہ مستقبل میں MALMO میں بیت

الذکر کی تعمیر اچھا قدم ہے۔

ناروے کی وزیر دفاع GRETE FAREMOS نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سوالات کیے اور بتایا کہ وہ قبل اَزیں جسٹس اور وزیر انرجی رہ چکی ہیں۔ اور اب وزیر دفاع ہیں۔ بیت النصر کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور مبارکباد دی۔ موصوفہ نے بتایا آج کے افتتاحیہ پروگرام میں پرائم منسٹر JENS STOLTENBERG نہ آنے کی وجہ سے افسوس کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ آج شام کی تقریب میں شامل نہیں ہوسکیں گے۔ مسرور ہال جو کہ بیت النصر کے ساتھ ملحقہ ہے اس کے افتتاح کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لے گئے اور بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دُعا کروائی۔

RESEPTION کا اہتمام: بیت النصر کے افتتاح کے حوالے سے ایک تقریب کا اہتمام مسرور ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاح کے بعد مسرور ہال میں تشریف لائے تو تمام مہمانان کرام ہال میں پہنچ چکے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم اور انگلش ترجمہ کے ساتھ کیا گیا۔ مکرم زرتشت منیر خان صاحب نیشنل امیر جماعت ناروے نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ سویڈن کے مہمان ناروے کی وزیر دفاع نے مختصر خطابات کیے۔ وزیر دفاع نے وزیر اعظم ناروے کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ آپ نے لفظ مسجد کے معنی بتاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جگہ ہے اور آج کی تقریب خالصتاً مذہبی اور روحانی تقریب ہے۔ مہمانوں کی آمد پر شکریہ کا اظہار فرمایا اور نبی کریم ﷺ کی زندگی سے اس کی مثال پیش کی۔ آپ نے مساجد کی تعمیر، جہاد، شدت پسندی، ملک سے محبت، اسلام اور قرآنی تعلیمات کے حوالے سے خطاب فرمایا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری روایت ہیں کہ ہم دُعا کرتے ہیں تمام احمدی حضرات دُعا میں میرے ساتھ شریک ہوں گے اور تمام معزز مہمانان جس طرح بھی اپنے طریق کے مطابق دُعا کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

اس تقریب میں 120 مہمان شامل ہوئے۔ جس میں ناروے کی وزیر دفاع کے علاوہ گیارہ ممبر پارلیمنٹ، دو میئر، بیس کونسلرز اور کئی اداروں کے سربراہوں کے علاوہ وکلاء، انجینئرز، ڈاکٹرز اور مختلف مکتب فکر رکھنے والے احباب موجود تھے۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اَزراہِ شفقت ہر مہمان کے پاس پہنچ کر خود ان سے ملے اور ان سے گفتگو فرمائی۔ اکثر مہمانوں نے رخصت ہوتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج کی تقریب جس میں خلیفۃ المسیح موجود ہیں بہت اعلیٰ تقریب تھی۔ اور ہم یہاں آکر بہت خوش ہیں۔ بیت النصر کی تعمیر اور خوبصورتی کی تعریف کی گئی۔ حضورِ انور کے خطاب کو پسند کیا گیا اور کہا گیا کہ آپ ملنسار اور کھلے دل کے لوگ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے قیام کے دوران یکم اکتوبر 2005 اَزراہِ شفقت 60 فیملی ملاقاتیں کیں اور 232 احباب نے ملاقات کا شرف پایا۔ اس روز سویڈن سے آنے والی فیملی نے بھی حضورِ انور کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

تقریب آمین میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 34 خوش نصیب بچے اور بچیوں سے قرآنِ کریم کا کچھ حصہ سنا۔ اس روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگز ہوئیں۔

2 اکتوبر کے روز 53 خاندانوں کے 257 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرفِ ملاقات پایا۔ اور نماز ظہر عصر کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین میں 30 خوش نصیب بچوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآنِ کریم کا کچھ حصہ سنا۔ اور آخر میں دُعا کروائی۔ اس روز شام کے سیشن میں 27 خاندانوں کے 123 افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ ناروے میں قیام کے دوران مجموعی طور پر 275 خاندانوں کے 1070 افراد نے اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ سبھی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بات کی اور تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو اَزراہِ شفقت قلم عطا فرمائے۔ چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائی۔ نوبیاہتا جوڑوں کو الیسَ

اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔اور کسی خوش نصیب کورومال کا تبرک ملا۔ ہر ایک اس در سے برکتیں اور فیض لے کر ہی واپس لوٹا۔

مجلس عاملہ لجنہ کو ہدایات: نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کانفرنس روم میں میٹنگ ہوئی۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُعا کروائی۔ **جنرل سیکرٹری صاحبہ** سے ماہانہ رپورٹس کے حوالے سے بات ہوئی۔**سیکرٹری تعلیم صاحبہ** سے تعلیم کے لائحہ عمل ،قرآن کریم کے تلفظ،تعلیمی کلاسز، امتحان، کتب کا نارویجن ترجمہ، مقالہ نویسی کے حوالے سے بات ہوئی۔**سیکرٹری خدمتِ خلق** سے خدمتِ خلق فنڈ، ہیومنٹی فرسٹ، کے حوالے سے بات ہوئی۔**سیکرٹری ناصرات** نے اپنی رپورٹ پیش کی۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرات کی تربیت کے حوالے سے مختلف اُمور پر راہنمائی فرمائی۔**سیکرٹری تحریکِ جدید وقفِ جدید** سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کا ٹارگٹ دریافت فرمایا۔**سیکرٹری صنعت و حرفت** کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآنِ کریم کی نمائش کے لئے بنائی گئی لجنہ اماء اللہ کی اشیاء کے بارے اور سلائی ،بُنٹنگ وغیرہ کا کام کرنے والی ممبرات کے لئے مارکیٹنگ کے حوالے سے راہنمائی فرمائی۔**سیکرٹری دعوتِ الی اللہ** کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یونیورسٹی میں جو لڑکیاں پڑھ رہی ہیں ان سے کہیں کہ اپنی یونیورسٹی کے ہال میں سیمینار آرگنائز کرنے کی کوشش کریں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کو Leaf Letting میں حصہ لینے کی اور اولڈ ہاؤس عورتیں جائیں تو ساتھ پھول، کیک کے ساتھ لٹریچر بھی لے جایا کریں اور رکھ دیا کریں۔**سیکرٹری تجنید** نے بتایا کہ ہماری ٹوٹل تجنید 490 ہے۔**سیکرٹری صحتِ جسمانی** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ کو سیر کی عادت بھی ڈالیں اور اجتماع کے موقع پر سپورٹس ڈے بھی رکھ لیا کریں۔**سیکرٹری اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں کی پڑھی ہوئی لڑکیوں کو اپنی لکھنے والی ٹیم میں شامل کریں۔نئی لڑکیوں کو آگے لے کر آئیں تا کہ ان کی دلچسپی بھی بڑھے۔**سیکرٹری تربیت نومبائع** کو ہدایات دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بڑے طریقے سے ان کو نظام میں سموئیں اور اس طرح سے سموئیں کہ تین سال کے بعد وہ مین سٹریم کا حصہ بن جائیں۔اور پھر ان میں سے جو فعال ہیں انہیں دعوتِ الی اللہ کے لئے استعمال کریں۔

سیکرٹری ضیافت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ضیافت تو آپ کر ہی رہی ہیں۔**سیکرٹری مال** سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمانے والی خواتین کی تعداد، ان کی آمد اور چندوں کے معیار کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ چندہ لیتے ہوئے یہ بتا دیا کریں کہ چندہ اگر دینا ہے تو خدا کی خاطر دینا ہے یہ ٹیکس نہیں ہے۔غلط بیانی کر کے نہیں دو کہ آمد کچھ لکھوائیں اور چندہ کچھ دیں۔چندہ کم دینے کی اجازت دی جاسکتی ہے لیکن سچائی کی عادت ڈالنی چاہیے پیسے بے شک نہ بڑھیں لیکن سچ بولنے کی عادت بہر حال بڑھے۔**سیکرٹری تربیت** کو مخاطب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تربیت جو ہے سب سے اہم شعبہ ہے جو کہ شعبہ مال کی بھی مدد کرتا شعبہ تعلیم کی بھی مدد کرتا ہے اور شعبہ دعوتِ الی اللہ کی بھی اور باقی سب شعبوں کی بھی۔تو تربیت کا آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔اور پھر آپ نے پردہ، حجاب، حیادار لباس، عہدیداران، ماؤں کی تربیت، کے حوالے سے تفصیلی ہدایات اور راہنمائی فرمائی۔یہ میٹنگ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ تک جاری رہی۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد **تقریبِ بیعت** ہوئی۔کل پندرہ افراد نے بیعت کی سعادت پائی جن میں 6 مرد، 9 خواتین اور بچیاں تھیں۔اور ان کا تعلق سربیا، کردستان، ناروے، جنوبی کوریا، تھائی لینڈ، مراکش، اور پاکستان سے تھا۔

جماعت احمدیہ ناروے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناروے آمد کے موقع پر 72 بسوں (پبلک ٹرانسپورٹ) پر ایک بڑے سائز کا اشتہار احمدیہ بیت النصر کی تصویر اور محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کے موٹو پر مشتمل لگایا۔

3 اکتوبر 2011 کو ناروے کے سابق وزیر اعظم KJELL MAGNE بیت النصر کے وزٹ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لیے تشریف لائے۔موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنا تعارف کروایا اور بیت النصر کی تعمیر پر مبارکباد دی۔اور 22 جولائی کے واقعہ کے

بارے بتایا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب یہ واقعہ ہوا ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا تھا۔میں نے اپنے ایک خطاب میں افسوس کا اظہار کیا تھا اور ناروے کے وزیر اعظم کو افسوس کا خط بھی لکھا تھا۔اور بیت النصر کے افتتاح کے RESEPTION میں بھی افسوس اور دُکھ کا اظہار کیا ہے۔

پولیس چیف سے ملاقات: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر میں ڈیوٹی پر موجود پولیس چیف سے ملاقات کی اور سیکورٹی کے فرائض انجام دینے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ قبرستان کا وزٹ بھی فرمایا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے قطعہ موصیان میں تشریف لے گئے اور وہاں مدفون موصی احباب کی قبور پر اجتماعی دُعا کی۔بعد ازاں حضورِ انور دوسرے حصے میں تشریف لائے اور وہاں مدفون احباب کی قبور پر دُعا کی۔

اس روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **نیشنل مجلس عاملہ** سے ملاقات کی اور انہیں ہدایات فرمائیں۔بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر کی تعمیر کے حوالہ سے غیر معمولی خدمت کرنے والوں اور مستقل مزاجی سے وقارِ عمل کرنے والے احباب کو سندات عطا فرمائیں۔

نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگیوں کے بعد حضورِ انور کی ناروے سے ہمبرگ کے لئے روانگی تھی۔جدائی کے لمحات قریب آرہے تھے۔دوپہر سے قبل ہی احبابِ جماعت مرد وخواتین، بوڑھے بچے بیت النصر میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔دو بج کر پنتالیس منٹ پر حضورِ انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔اور کچھ دیر کے لئے احباب میں رونق افروز رہے۔

بچیوں کا ایک گروپ، جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر، دُعائیہ نظم پڑھ رہا تھا اور دوسرا گروپ ،الوداع یا امام الوداع، کے دُعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہہ رہا تھا۔اس جدائی کی گھڑی میں خواتین، بچیوں، مردوں، بوڑھوں کا اپنے آقا سے محبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں میں اُمڈ آئے تھے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا پھر مرد حضرات کے پاس تشریف لائے اور ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور دُعا کروائی۔اور قافلہ بیت النصر سے اوسلو انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضورِ انور اسی گاڑی میں سوار تھے جو ناروے حکومت نے قیام کے دوران سیکورٹی کے لیے فراہم تھی اور اسی سیکورٹی انتظامات کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی ائرپورٹ کے اندر داخل ہوئی اور جہاز کی سیڑھیوں تک پہنچی۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاز کی سیڑھیوں میں مکرم نیشنل امیر صاحب ناروے زرتشت منیر احمد خان صاحب کو ازراہِ شفقت شرفِ مصافحہ بخشا اور بعد ازاں جہاز پر سوار ہوئے۔اور ہمبرگ جرمنی کے لیے روانگی ہوئی۔

ماخوذ از (روزنامہ الفضل 27,26,11 اکتوبر اور 11,4 نومبر 2011)

خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ حکم بھی جو پردے کا ہے کہ عورت اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھے اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے عورت کی اہمیت کے لیے، عورت کی عزت و وقار قائم کرنے کے لیے ہے۔کوئی حکم بھی ایسا نہیں کہ عورت کو مردوں سے کم تر اور مردوں سے نچلے درجے کا سمجھ کر اسے حکم دیا جا رہا ہو۔گھروں میں عورت کی اہمیت ہے۔بچوں کی تربیت کی وجہ سے عورت کی اہمیت ہے۔اپنے رشتے طے کرنے کے وقت لڑکی کی رائے کی اہمیت ہے۔پردے کا حکم ہے تو اس کی اہمیت ہے۔پس اس کے بعد کسی قسم کی جھینپ یا احساس کمتری پیدا ہونے کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔‘‘

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بر موقع یوکے 2015 الفضل انٹرنیشنل 23.10.15)

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

ایجنڈا بائیسویں مجلسِ شوریٰ

لجنہ اماء اللہ ناروے

تجویز نمبر 1: لجنہ میں دعوت الی اللہ کا شعور بیدار کرنے اور تبلیغی مساعی میں تیزی لانے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 2: نماز کے قیام اور ''بے پردگی کے خلاف جہاد'' کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 3: بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر لجنہ کے درج ذیل چندہ جات میں اضافہ کیا جائے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

چندہ اجتماع 100 کراؤن سے بڑھا کر 120 کراؤن سالانہ

چندہ زینب 50 کراؤن سے بڑھا کر 70 کراؤن سالانہ

تجویز 4: مجوزہ بجٹ 13 - 2012 (نیشنل مجلس عاملہ)

ایجنڈا تئیسویں مجلسِ شوریٰ

لجنہ اماء اللہ ناروے

تجویز نمبر 1: نوجوان نسل اور ناصرات کو نظامِ جماعت سے وابستہ کرنے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 2: نوجوان نسل اور ناصرات کو اُردو زبان پڑھنے اور لکھنے پر عبور حاصل ہونا چاہیے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کا تمام تر کلام اُردو میں ہے۔ اس بارے میں مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 3: نئی نسل کو اس بات کا پورا یقین ہونا چاہیے کہ احمدیت سچی ہے، اختلافی مسائل سے آگاہی دلوانے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 4: بعض خاندانوں کی عورتیں اور لڑکیاں ''غامدی'' سے بڑی متاثر ہیں اور ان میں سے بعض جماعت کو چھوڑ بھی چکی ہیں۔ اس لیے ان کے لیے ایسے پروگرام بنائیں جو جماعتی روایات اور اسلام کی تعلیم کے مطابق ہوں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

تجویز 5: مجوزہ بجٹ 14 - 2013 (نیشنل مجلس عاملہ)

ایجنڈا چوبیسویں مجلسِ شوریٰ

لجنہ اماء اللہ ناروے

تجویز نمبر 1: لجنہ و ناصرات میں دینی علوم اور اُردو زبان سیکھنے کے رجحان کو بڑھانے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 2: لجنہ و ناصرات کو دُرست تلفظ کے ساتھ قرآن کریم سکھانے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 3: اسلام احمدیت کا پیغام ملک میں پھیلانے کے لیے اور دعوت الی اللہ کے کام میں مزید بہتری کے لئے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 4: حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات کی روشنی میں اور قرآنی تعلیم کو مدِّنظر رکھتے ہوئے عملی اصلاح کے لیے شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز 5: مجوزہ بجٹ 15 - 2014 (نیشنل مجلس عاملہ)

ایجنڈا پچیسویں مجلسِ شوریٰ

لجنہ اماء اللہ ناروے

تجویز نمبر 1: اس بات کو راسخ کرنے کی ضرورت ہے کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو سنو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ خطبہ جمعہ 29.05.15 حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد کی روشنی میں لجنہ و ناصرات کا خلیفہ وقت سے اطاعت کا معیار بڑھانے اور خلافت سے وابستہ کرنے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 2: مغربی معاشرہ تو آزادی کے نام پر ایک تباہی کی طرف جا رہا ہے اور یہ قومی بدی ہے۔ خطبہ جمعہ 13.02.15 حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد کی روشنی میں اس آزاد معاشرے میں رہتے ہوئے ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بے حیائی، بے پردگی اور بڑھتے ہوئے گھریلو مسائل سے کیسے بچا سکتے ہیں۔ مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 3: اس معاشرے میں رہتے ہوئے تبلیغ کے کونسے ذرائع استعمال کیے جائیں جس سے اسلام اور حضرت محمد ﷺ کی حسین تعلیم ان تک پہنچ جائے۔ مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز 4: مجوزہ بجٹ 2015 - 16 (نیشنل مجلس عاملہ)

ایجنڈا چھبیسویں مجلسِ شوریٰ

لجنہ اماء اللہ ناروے

تجویز نمبر 1: ''اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں''۔ (خطاب اجتماع یوکے 26.10.214)

''تلاوت قرآن کریم کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہیے۔'' (خطبہ جمعہ 31.07.2015)

حضرت خلیفۃ المسیح کے ان ارشادات کی روشنی میں لجنہ و ناصرات کو پنجوقتہ نماز کی ادائیگی، نماز باترجمہ یاد کروانے اور باقاعدہ تلاوت قرآنِ کریم کا عادی بنانے کے لئے مجلسِ شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 2: ''اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردے کا حکم اس لیے دیا ہے کہ یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے'' (خطاب اجتماع یوکے 26.10.214) حضرت خلیفۃ المسیح کے کے اس ارشاد کی روشنی میں لجنہ و ناصرات میں پردہ اور باحیا لباس کا احساس پیدا کرنے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 3: ''دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کا عہد ایک ایسا عہد ہے کہ جماعت کا ہر وہ فرد جس کا جماعت کے ساتھ باقاعدہ رابطہ ہے، اجلاسوں اور اجتماعوں وغیرہ میں شامل ہوتا ہے، وہ اس عہد کو بار بارُ دہراتا ہے۔۔۔ کیوں اس بات کو اتنی اہمیت دی گئی ہے، اس لیے کہ اس کے بغیر ایمان قائم ہی نہیں رہ سکتا''۔

(خطبہ جمعہ 29 اگست 2003)

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی روشنی میں ایمان میں مضبوطی کے لئے لجنہ و ناصرات کی اجلاسات اور تربیتی پروگراموں میں حاضری بڑھانے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز نمبر 4: ''ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کی سچائی اور اَمن کا پیغام لوگوں تک پہنچائے''۔ (خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2015)

حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد کی روشنی میں لجنہ میں تبلیغ کی اہمیت کا شعور بیدار کرنے کے لیے مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

تجویز 5: مجوزہ بجٹ 2016 - 17 (نیشنل مجلس عاملہ)

مساجد اور جماعتی مراکز کی سیر

(بلقیس اختر مجلس تھوئین)

جنوری 2012 کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ لجنہ گروپ اے اور ناصرات معیار اوّل اور دوئم کو یورپ کے مختلف ممالک کی مساجد اور دوسرے جماعتی مراکز کی سیر کے لئے لے جایا جائے اور اس دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت ملے تو حضور سے ملاقات کے لئے بھی لے جایا جائے۔ان ملاقاتوں کا مقصد اپنی نسلوں کو خلافت سے جوڑنا، نظام جماعت کی اطاعت اور جماعتی ترقیاں دکھانا تھا اور یہ محض اور محض خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے کو لجنہ گروپ اے اور ناصرات معیار اوّل اور دوئم کو یورپ کے مختلف ممالک کی مساجد و مراکز کی سیر کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح سے چار مرتبہ بنفس نفیس ملاقات کا موقع ملا ہے۔ان مواقع پر جن مساجد و مراکز کی سیر کی گئی ان کی مختصر رپورٹ اس طرح ہے:

<u>دَورہ سویڈن، ڈنمارک، جرمنی:</u>

یہ نو دن کا لمبا دورہ تھا جو فروری 2012 میں بذریعہ بس کیا گیا اور مندرجہ ذیل جماعتی مساجد اور مقامات کی سیر کی گئی۔

<u>مسجد ناصر سویڈن:</u> یہ مسجد سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں واقع ہے اس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دَورہ یورپ کے دوران 27 ستمبر 1975 کو رکھا۔اور ایک سال بعد 17 اگست 1976 کو افتتاح فرمایا۔

<u>مسجد نصرت جہاں ڈنمارک:</u> یہ مسجد کوپن ھیگن میں واقع ہے اور لجنہ کے چندوں سے تعمیر ہوئی ہے۔اس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا۔

<u>مسجد خدیجہ:</u> یہ مسجد جرمنی کے شہر برلن میں واقع ہے اور لجنہ کے چندوں سے تعمیر ہوئی ہے۔اس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17.10.2008 کو فرمایا۔یہ مشرقی جرمنی میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔

<u>جامع مسجد فرینکفرٹ:</u> یہ مسجد offenbach جرمنی میں واقع ہے۔

<u>بیت السبوح:</u> یہ جماعت جرمنی کا مرکز ہے جس میں نماز سینٹر کے علاوہ دفاتر اور ایم ٹی اے کا اسٹوڈیو ہے۔

<u>مسجد نور:</u> یہ مسجد فرینکفرٹ میں واقع ہے اور اس کا افتتاح سر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے 12.09.1959 نے کیا۔اس مسجد میں ایک سو پچیس نمازیوں کی گنجائش ہے۔

<u>لجنہ گیسٹ ہاؤس سرائے نصرت جہاں:</u> یہ گیسٹ ہاؤس جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں واقع ہے اور اس کی تعمیر لجنہ کے چندوں سے ہوئی ہے۔اس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 جون 2011 کو کیا۔

<u>دورہ انگلینڈ:2012,2014,2016</u>

دسمبر 2012، دسمبر 2014، جنوری 2016 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے لجنہ و ناصرات کو انگلینڈ لے کر گئے اور ملاقات کے علاوہ مندرجہ ذیل مساجد اور مقامات کی سیر کی گئی۔

<u>جامعہ احمدیہ انگلینڈ:</u> **21** اکتوبر 2012 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کا افتتاح کیا۔لجنہ اماء اللہ ناروے کو تین مرتبہ اس کو دیکھنے کی سعادت ملی۔

<u>مسجد فضل لندن:</u> یہ مسجد بھی لجنہ اماء اللہ کے چندوں سے تعمیر ہوئی ہے۔

<u>بیت الفتوح:</u> **<u>لجنہ</u>** اماء اللہ تین مرتبہ لجنہ گروپ اے کو اور ایک مرتبہ ناصرات کو حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی غرض سے لندن لے کر گئی اور چار میں سے تین مرتبہ بیت الفتوح میں قیام کیا۔

مسجد بیت الاسلام: یہ مسجد ساؤتھ ہال میں واقع ہے۔
اسلام آباد: اس کی سیر کا مقصد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت آصفہ بیگمؒ صاحبہ کی قبروں پر دُعا تھی۔
لندن آئی: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2012 میں لجنہ وناصرات سے ملاقات کے دوران لندن میں کہاں کہاں سیر کی کے حوالے سے فرمایا کہ انہیں لندن آئی بھی دکھائیں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بعد لجنہ وناصرات کو لندن آئی کی سیر کروائی۔لندن آئی کی سیر پروگرام میں شامل نہیں تھی کیونکہ اس کی سیر کرنا کافی مہنگا تھا۔

دورۂ فرانس:

مارچ 2013 میں لجنہ کو فرانس لے کر گئے۔اور مسجد مبارک کی سیر کروائی۔
مسجد مبارک فرانس: یہ مسجد فرانس کے شہر پیرس میں واقع ہے اس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10.10.2008 کو خطبہ جمعہ کے موقع پر فرمایا تھا۔لجنہ اماءاللہ ناروے نے مارچ 2013 میں نوجوان لجنہ کو اس کی سیر کروائی۔

مساجد اور جماعتی مرکز کی تصاویر

مسجد ناصر سویڈن 2012ء

بیت الفتوح لندن 2012-2014-2016ء

مسجد فضل لندن 2012-2014-2016ء

مسجد خدیجہ جرمنی 2012ء

مسجد مبارک فرانس 2013ء

جامعہ احمدیہ انگلستان 2012ء

مسجد نصرت جہاں ڈنمارک 2012ء

مسجد نور جرمنی 2012ء

مسجد سمیع جرمنی 2012ء

رپورٹ جلسہ سالانہ 2016

ازطرف جنزل سیکریٹری فاخرہ جاوید

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے 18-17 ستمبر کو جلسہ سالانہ ناروے منعقد کیا گیا۔۔ناظمہ جلسہ سالانہ،منتظمات اور کارکنات کو انتظامات کے لیے ایک دن پہلے بلایا گیا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر لندن سے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید بطور نمائندہ تشریف لائیں،سویڈن سے صدر لجنہ سویڈن کے ساتھ بھی لجنہ کا ایک گروپ شامل ہوا اور ڈنمارک سے بھی لجنہ شامل ہوئیں۔

بروز اتوار تیسرے سیشن میں لجنہ کو بھی دو گھنٹے کا وقت دیا گیا۔جس میں لجنہ نے اپنا سیشن کیا۔تلاوت قرآن کریم سے آغاز کیا گیا۔جس کے بعد دُرّ ِثمین سے منظوم کلام پیش کیا۔

تقاریر کے لئے جن موضوعات کا انتخاب کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اُردو تقریر ''خدمت دین کو اک فضلِ الٰہی جانو " نیشنل سیکریٹری تربیت محترمہ بلقیس اختر صاحبہ

اُردو تقریر ''اخلاقیات "(جھوٹ،حسنِ ظن ۔غیبت) محترمہ شہلا اشرف صاحبہ (سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ ناروے)

نارویجین تقریر ''حضرت محمد ﷺ کا عفوو درگذر" نیشنل سیکریٹری تبلیغ عزیزہ انعم اسلام

اُردو تقریر ''مغربی معاشرے میں احمدی ماں کا کردار" نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ ناروے محترمہ سیّدہ بشریٰ خالد صاحبہ

آخر میں لجنہ گروپ اے نے ترانہ پیش کیا۔

باہمی تعاون سے سب کام خیر و عافیت سے انجام کو پہنچے۔

<u>حاضری لجنات</u>

بروز ھفتہ :۔ 380 لجنات   بروز اتوار:-410 لجنات

روشن رھے اِقبال ، ھر اِک آن مُبارک

روشن رہے اِقبال ، ہراک آن مبارک   ہوتم کو نیا سال ،ہراک آن مبارک

دن عید ہوں شب ہو شبِ برات ہمیشہ   رہنا سَدا خوشحال، ہراک آن مبارک

توفیق ملے نیکی کی پہلے سے بھی بڑھ کر   ضائع نہ ہوں اعمال ہراک آن مبارک

اللہ ہراک رنج ومصیبت سے بچائے   خوشیاں نہ ہوں پامال ہراک آن مبارک

طاہرہ زرتشت ناز

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میری جان سے پیاری والدہ محترمہ بشریٰ تبسم صاحبہ، میری جنت کو ہم سے بچھڑے ساڑھے چار سال ہو گئے ہیں مگر ابھی بھی لگتا ہے ادھر سے آواز آئے گی مگر اب سمجھ چکی ہوں کہ یہ آواز اب نہیں آئے گی۔ ماں بیٹی کا رشتہ بہت ہی پیارا ہوتا ہے۔ ماں کے بغیر جینا بہت دُشوار ہے۔ خدا تعالیٰ سب کی ماؤں کو سلامت رکھے۔ آمین

اُمّی جان کی جدائی کے بعد پتہ چلا کہ وہ صرف میری ماں ہی ماں نہ تھیں بلکہ میرے علاوہ بہت سی بیٹیوں کی ماں تھیں۔ غریب رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ نہ صرف اپنے بلکہ ابو جان کے رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں اور بہت سے لوگ جن سے ہمارا کوئی رشتہ نہیں جان پہچان والے ہیں ان کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔

انہیں چپکے چپکے مدد کرنا بہت اچھا لگتا تھا۔ ضرورت مندوں کی ضرورت بغیر کہے ہی پوری کر دیتی تھیں۔ گاہے بگاہے مجھے اور میرے بچوں کو بھی سمجھاتیں کہ غریبوں کا خیال رکھا کرو۔ صدقہ وخیرات بہت کرتی تھیں اور ہمیں بھی تلقین کرتیں۔ میرے بچوں کو بھی صدقہ کی عادت پیاری نانو سے پڑی۔ ہمیشہ سمجھاتی کہ فضول خرچی مت کیا کرو۔ ضرورت کی چیزیں لیا کرو۔

دُعاؤں پر بہت یقین تھا بہت دُعائیں کرتی تھیں۔ دُعائیہ خزائن بہت پڑھتیں۔ چلتے ہوئے، بیٹھے ہوئے، سوتے جاگتے درود شریف پڑھتیں دُعائیں کرتیں کچھ تو خدا تعالیٰ نے ان کی زندگی میں پوری کر دیں کچھ ان کے جانے کے بعد خدا تعالیٰ پوری کر رہا ہے۔ میرے لیے میری ماں دُعاؤں کا خزانہ تھیں آج خدا کا جتنا بھی فضل اور احسان ہے میری ماں کی دُعاؤں سے ہے۔

خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ جلسہ، اجتماع یا اجلاس ہو بہت اہتمام سے تیار ہوتیں اور دوسروں کو بھی وقت پر پہنچنے کی نصیحت کرتیں۔ کوئی خوشی کی خبر ہوتی یا تکلیف کی فوراً پیارے حضور کو خط لکھواتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ پر بہت توکل تھا ہر مشکل میں خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتیں۔ امی جان نے بیماری کی حالت میں کبھی ہمت نہیں ہاری۔ بڑی بہادری سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ میری بہت فکر کرتی تھیں کہ میری بیٹی کم ہمت ہے۔ مجھے سمجھاتیں کہ جو انسان اس دنیا میں آیا ہے اس نے ایک دن جانا ہے۔ ہمت سے کام لینا۔ امی جان کی جدائی نے مجھے بہت کمزور کر دیا۔ ہمت ہار گئی تھی۔ سنبھلنے میں وقت بہت لگا بہت سے اپنوں کو بدلتے دیکھا۔ شکر ہے پیارے خدا کا جس نے مجھے ہمت دی طاقت دی۔ میں اپنی ان تمام بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے اس غم کے وقت سنبھالا خدا تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے۔ آمین

میرے بچوں نے میری بہت ہمت بڑھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ اپنے حفظ وآمان میں رکھے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

پیاری امی جان بہت زیادہ مہمان نواز تھیں۔ مہمانوں کا بہت خیال رکھتیں۔ جب پاکستان میں تھیں ابو جان کے بہت مہمان آتے تھے۔ کبھی ماتھے پہ شکن تک نہ ڈالتی تھیں۔ ابو جان کے رشتہ داروں سے بہت محبت کرتیں۔ اپنی امی جان کی کون کونسی بات لکھوں۔ اکثر یہ شعر گنگناتی ہوں۔

ہو فضل تیرا یا ربّ یا کوئی ابتلاء ہو

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

میری پیاری امی جان کی بہت سی دُعائیں جو پیارے خدا نے پوری کیں۔ آج وہ ناروے بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔ یہ بھی ان کی دُعاؤں سے ہی خدا تعالیٰ نے پوری کی۔ خدا کرے میں بھی اپنی امی جان کے نقش قدم پر چل سکوں اور خدا تعالیٰ میری پیاری ماں سے رحمت اور مغفرت کا سلوک کرے اور ہمیشہ مغفرت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔ آمین ثم آمین

(نازیہ بشارت بھٹی)

عید بازار

از شمع شاکر 2016

عید بازار کا اِنعقاد لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام کئی سالوں سے ہو رہا ہے اور عید بازار کو منعقد کرنے کا مقصد عورتوں اور بچیوں کو عید کی تیاریوں جیسے عید کے لیے کپڑے، میچنگ جیولری خریدنا مہندی لگانا، پلکنگ کرنے میں آسانی مہیا کرنا ہے وہاں اس موقع پر مختلف اقسام کے کھانے پینے کی اشیاء کے سٹال لگائے جاتے ہیں جن سے حاصل ہونے والی آمد کو گیسٹ ہاؤس کے لیے جمع کیا جاتا ہے۔لیکن اس سال کا عید بازار تھوڑا سا مختلف تھا وہ یہ کہ اس سے حاصل ہونے والی آمد کا ایک حصہ ہیومینٹی فرسٹ اور Redd barna کو جانا تھا۔اس لیے اس کی تشہیر بھی کی گئی تھی اور باقاعدہ افتتاح کا پروگرام تھا۔اس مقصد کے لیے مسرور ہال کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ہال کے درمیان میں بیٹھنے کے لیے میز کرسیاں لگائی گئی تھیں۔

افتتاح کے لیے Alna Bydelsvalg کی Nestleder Monique Nyberget Hiller کو دعوت دی گئی تھی جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا ان کی خوشی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے چھوٹی بچی کا فراک سی کر تحفۃً دیا۔تین بجے مہمان خصوصی نے فیتہ کاٹا اور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ سیّدہ بشریٰ خالد صاحبہ نے افتتاحی دُعا کروائی۔افتتاح کی کوریج کے لیے مقامی اخبار Akers avis groruddalen کو دعوت دی گئی تھی ان کی اخباری رپوٹر Karoline s Hernar نے کوریج کی اور بعد میں 21 ستمبر 2016 کے اخبار میں عید بازا کی رپورٹ شائع کی۔

عید بازار کو چار چاند لگانے کے لئے مجالس کے درمیان کیک بنانے کا مقابلہ رکھا گیا تھا۔مجالس نے بڑی محنت سے مختلف اقسام کے رنگ برنگے کیک تیار کیے تھے بڑا سخت مقابلہ تھا۔پروگرام کے اختتام پر مقابلہ کے نتائج کا اعلان کیا گیا اور پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کیے۔جیتنے والی مجالس کی ممبرات کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔

اس موقع پر حسب روایات مختلف اقسام کے سٹال لگائے تھے۔جن میں ہر عمر کی خواتین اور بچوں کا خیال رکھا گیا تھا تا کہ ہر کوئی اس پروگرام سے لطف اُندوز ہو۔چند ایک سٹالز اس طرح کے تھے: مہندی لگانے کے مختلف سٹالز، کپڑوں اور جیولری کے سٹال، پلکنگ، تھریڈنگ۔

کھانے پینے کی اشیاء میں دہی بڑے، سیخ کباب، تلی ہوئی مچھلی، قلفی، کیک، مختلف مشروبات کے سٹال تھے۔

بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے ڈرائینگ، پینٹنگ، کاغذ سے مختلف اشیاء بنانے کی سہولت مہیا کی گئی تھی۔اسی طرح چھوٹی چھوٹی کھیلوں کے ذریعے بچوں کو مصروف رکھا گیا۔ان مقابلہ جات اور کھیلوں پر بچوں کو تحائف بھی دیئے گئے۔

تمام لجنہ و ناصرات، بچے اور مہمان اس دن بہت لطف اُندوز ہوئے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔آمین

﴾ عید بازار کی آمد سے **7000** کرونر ہیومینٹی فرسٹ اور **7000** کرونر **Redd Barna** کو دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے۔کیونکہ اسی میں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

مجلس بیت النصر اول کی تمام ممبرات اور
ناصرات دل کی گہرائیوں سے رسالہ زینب کے
25 سال پورے ہونے پر مبارکباد پیش کرتیں ہیں

اٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیش
ٹوٹے کبھی تمہاری نہ ہمت خدا کرے
زندہ رہیں علوم تمہارے جہان میں
پائندہ ہو تمہاری لیاقت خدا کرے

دلی مبارک باد   از طرف صدر مجلس و عاملہ بیت النصر اول

ماضی و حال کے آئینے میں

لجنہ اماءاللہ ناروے کی مختلف شعبہ جات میں کارکردگی

2005ء سے پہلے کی لجنہ اماءاللہ ناروے کی تاریخ 2006ء کی پہلی سہ ماہی کے ''مجلّہ زینب'' میں محفوظ کر لی گئی ہے۔اس سے آگے کی پیش خدمت ہے۔

2006 تا 2016 اہم باتیں

☆لجنہ سیشن کا آغاز کیا گیا۔یہ میٹنگ ہر ماہ کے چوتھے ہفتہ کو مرکزی طور پر منعقد کی جاتی رہی اور اس میں مختلف شعبہ جات کے تحت ضرورت کے مطابق کام کیا گیا۔

☆علمی ریلی کا آغاز کیا گیا جو ہر سال لجنہ اور ناصرات کے لیے منعقد کی جاتی رہی۔

☆2007 میں اسکینڈ ینیوین اجتماع منعقد ہوا جس میں لجنہ اماءاللہ ناروے کی ممبرات نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور اسکینڈ ینیویا کی بہترین لجنہ اور ناصرات کی ٹرافی حاصل کی۔

☆بیت النصر کی تکمیل اور مسجد کا افتتاح پر خلیفہ وقت حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد۔مجلس عاملہ کی حضور انور سے ملاقات۔

☆قرآن کریم کی سورتوں اور کتاب احمدیت نے ہمیں کیا دیا کا نارویجن ترجمہ کیا گیا۔شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں کا نارویجن ترجمہ مکمل کیا گیا۔

☆ہر سال نمائش کا جلسہ سالانہ کے موقع پر انعقاد کیا گیا۔یہ نمائش حضور انور کی آمد کے موقع پر بھی لگائی گئی۔

☆لجنہ اماءاللہ ناروے کی تاریخ پر مبنی ایک مجلّہ شائع کیا گیا جس میں لجنہ اماءاللہ ناروے کے بارے میں تمام معلومات محفوظ کر دی گئیں۔

میڈیا کمیٹی

خلافت کے حوالے سے 25 پروگرام اُردو اور نارویجن زبان میں ریکارڈ کیے گئے۔رمضان اور عید کی آمد پر بھی اسپیشل پروگرامز بنا کر ریڈیو پر نشر کیے گئے۔

خلافت کے حوالے سے بہت سے ترانے ریکارڈ کیے گئے۔اس کے علاوہ بھی خلفاء کی زندگی پر بہت سے ریڈیو پروگرام بنا کر جماعت کو دیئے۔

مرکز کو نارویجن زبان میں منتخب احادیث اور آیات پر مبنی کتاب کی Audio CD بنا کر دی۔

مقامی اخبارات کے لئے مضامین شائع ہونے کے لئے بھیجے گئے۔

شعبہ تربیت

نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ ناروے نے مختلف تربیتی اُمور کی بہتری کے لیے ہر مجلس کا دَورہ کیا۔

مرکزی طور پر نوجوان بچیوں کی تربیت کے لیے کلاسز منعقد کی گئیں۔ان کلاسز کو اختلافی مسائل،معاشرتی مسائل، بحث و مباحثہ اور معلوماتی رنگ میں منعقد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ جہاں ان کے ساتھ ایک تعلق پیدا ہوتا ہے وہاں ان کی دینی معلومات میں بھی اضافہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

شوریٰ کی تجویز کے مطابق تربیتی کمیٹی قائم ہوئی اور اس نے اپنے کام کا آغاز کیا۔کمزور مجالس اور کمزور ممبرات سے رابطہ قائم کرنے کے لیے کام کیا گیا اور اسی سلسلے میں صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت نے مجالس کے دَورے بھی کیے۔

میٹنگز: نو بیاہتا کی میٹنگ،سیمینارز،بچیوں کی ماؤں کی میٹنگ دوران سال منعقد ہوئی۔

ریفریشر کورس جز کی رہنمائی کے لیے ریفریشر کورس بھی منعقد ہوئے۔

دسمبر 2014 میں لجنہ گروپ اے کو حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لیے لے کر گئے۔25 ممبرات اس دَورے میں شامل ہوئیں۔ یہ لجنہ گروپ اے کی حضور ایدہ اللہ کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔اس ملاقات میں لجنہ نے مختلف تربیتی سوال کیے۔اس کے ساتھ ساتھ محترمہ آپا جان کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی۔ بچیوں کو جامعہ کی سیر بھی کروائی گئی اور اسلام آباد بھی لے کر گئے۔

جنوری 2015 میں دوبارہ لجنہ کے گروپ کو لے کر گئے جس میں 53 لجنہ شامل ہوئیں۔حضور کے ساتھ سوال و جواب کا سیشن ہوا جو سوا گھنٹے پر مشتمل تھا۔ محترمہ آپا جان کے ساتھ دو مرتبہ ملاقات کا موقع ملا۔جامعہ کی سیر کے ساتھ ساتھ اسلام آباد کی سیر بھی کروائی گئی۔

شعبہ تبلیغ

اکتوبر 2007 تا ستمبر 2008

مجالس کو خلافت جوبلی کے سلسلے میں ایک سالانہ پروگرام دیا گیا۔جس کے تحت ہر مجلس نے اپنے علاقہ میں جلسہ خلافت منعقد کیا اور لوگوں کو مدعو کیا۔لیکن اس پروگرام کو تبلیغی کمیٹی کی ممبرات نے ذمہ داری سے انجام دیا یعنی مواد، سوالوں کے جواب ان کی ذمہ داری رہی۔اوسلو میں 7 سیمینارز منعقد کیے۔تبلیغی ورکشاپ ممبرات کی معلومات میں اضافہ کیلئے منعقد کی گئی۔

چار سیمینار دوسری آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر اوسلو سے باہر کے شہروں میں منعقد کیے گئے اور خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔سیمینارز پر اسلام میں عورت کا مقام، احمدیہ مسلم جماعت، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا تعارف کروایا گیا۔ان سیمینارز میں **100** سے زیادہ مہمانوں نے شرکت کی۔مقامی اخباروں کے لئے مضامین لکھے گئے۔

نمائش: خلافت کے موضوع پر ایک نمائش کا انعقاد کیا گیا۔اس نمائش میں جماعت کے کام کو پانچوں برّاعظموں میں نمایاں کر کے ماڈلز، چارٹس، تصویروں کے ذریعے دکھایا گیا۔یہ نمائش 27 مئی اور جلسہ سالانہ ناروے کے موقع پر لگائی گئی۔

دوران سال پیشوان مذاہب کا جلسہ، عورتوں کے عالمی دن پر سیمینار، بیرون اوسلو کریستیان سند میں سیمینار، اسکولوں میں خط بھیجے گئے کہ اسلام سے متعلق معلومات بچوں اور اساتذہ کو دینے کے لیے وہ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔تبلیغی کمیٹی نے اسکولوں میں جا کر اسلام اور رمضان کے بارے میں بتایا اور کلاس کے اساتذہ اور بچوں کے سوالات کے جواب دیے۔ چرچ کے دَورے کیے گئے۔

رابطے بڑھانے کے لیے کئی مجالس نے دوسری آرگنائزیشن کے ساتھ روابط قائم کیے۔مسجد میں سیمینارز مجالس کی سطح پر کیے گئے جس میں مہمانوں کو اسلام کی صحیح تعلیم کے بارے میں بتایا گیا۔

شعبہ تعلیم

اساتذہ بنانے کے لیے قرآن کریم کے تلفظ کا ٹیسٹ۔25 ممبرات میں سے 11 ممبرات نے کامیابی حاصل کی۔ان ممبرات کو اسناد دی گئیں۔قرآن کریم کے ترجمہ اور تلفظ کی کلاسز مرکزی طور پر اور مجالس میں منعقد کی گئیں۔تعلیمی سیمینار منعقد ہوئے۔سالانہ نصاب لجنہ و ناصرات کتابی شکل میں شائع کر کے ممبرات کو دیا گیا۔

اس شعبہ کے تحت پہلی بار علمی ریلی منعقد کرنے کا آغاز کیا گیا۔خلافت جوبلی کے پروگرامز کے سلسلہ میں ایک کوئز پروگرام منعقد کیا گیا جس میں خلافت کے ہر دَور کو شامل کیا گیا۔جیتنی والی ٹیموں کو انعامات دیے گئے۔

تعلیمی کمیٹی کے ذمہ بچوں کو اسکولوں کی سطح پر راہنمائی دینا، ضرورت کے مطابق مختلف مضامین میں مدد کرنا شامل ہے۔دوران سال اس کام کو مجالس کی سطح پر کیا گیا اور ہر مجلس میں مرکزی طور پر ایسی مدد موجود رہی۔امتحان کے دنوں میں خاص طور کالج کی سطح پر ریاضی اور سائنس کے مضامین میں بچیوں کو جب مدد کی

ضرورت محسوس ہوئی توان کو یہ مدد مسجد میں بلا کر دی گئی۔

2011 ء میں لجنہ گروپ اے کی کلاسز میں سیپارے سے منتخب آیات کی تفسیر بتائی گئی۔اور جب دس سیپارے پڑھ لئے جاتے رہے توان کا مقابلہ کروایا جا تا رہا۔یہ مقابلہ پہلی مرتبہ 2012 میں کروایا گیا۔

لجنہ اماءاللہ ناروے کی پہلی علمی ریلی 2011 میں قرآن کریم کے عنوان سے منعقد کی گئی۔

نصاب اجتماع لجنہ اماءاللہ اُردو اور نارویجئین میں ترجمہ کروا کر 2012 میں مجالس کو دیا گیا۔

لجنہ اماءاللہ کا علمی ریلی کا نصاب کتاب کی شکل میں چھپ کر پہلی مرتبہ 27 جنوری کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

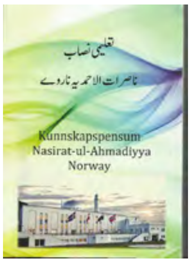

تعلیمی نصاب اُردو اور نوشک میں پہلی مرتبہ 2014 میں تیار کر کے مجالس کو دیا گیا۔

منتخب قرآنی دُعائیں اور چہل احادیث اُردو اور نوشک میں پہلی مرتبہ 31 اکتوبر 2014 کو شائع کی گئیں۔

26 فروری 2016 کو انبیاء کا نصاب نارویجن ترجمہ کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

پہلی دفعہ پچاس سال سے اُوپر لجنہ کے لئے ''افنان گروپ'' کے نام سے پروگرام شروع کیا گیا۔

شعبہ نومبائعات

اس شعبہ کو مؤثر بنانے کے لیے تمام ریکارڈ درست کیا گیا۔لجنہ کے پروگرامز میں ان کا تعارف کروانے کا آغاز کیا گیا۔اور ان کو لجنہ کے کاموں میں شامل کرنا شروع کیا گیا۔ان کی تعلیمی اور تربیتی کلاسز کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔شروع میں باقاعدہ نصاب تو نہیں بنایا گیا لیکن تربیتی نقطہ نگاہ سے نصاب مقرر کر کے کلاسز شروع کی گئیں۔ان کلاسز میں ان کے سوالات کے جواب بھی دیے جاتے اور جماعت کے نظام سے متعلق تعلیم بھی دی جاتی۔بعد میں ان کے لیے نصاب ایک کتابی شکل میں بنانے کے لیے کام شروع کیا گیا۔

کل تعداد: 15

2011 ء سے اب تک اس میں 13 نومبائعات کا اضافہ ہوا۔

نومبائعات سے رابطہ بڑھانے کیلئے ان کے گھروں کے دَورے کیے گئے۔

جلسہ سالانہ پر نومبائعات کو تقریر یا اپنے خیالات کا اظہار کرنے کیلئے وقت دیا جا تا رہا۔

سالانہ اجتماع کیلئے نومبائعات کا الگ آسان نصاب بنایا جا تا رہا۔اور ان کے لیے تلاوت، تقریر اور حفظ کے الگ مقابلہ جات رکھے جاتے رہے۔

بعض نومبائعات کو جلسہ سالانہ پر لے کر جانے کی توفیق ملی۔اور حضور انور سے ان کی ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔

مرکزی طور پر کلاسز کا انعقاد کیا جا تا رہا۔

وٹس اپ گروپ پر نومبائعات کو تمام مرکزی، اور لجنہ کے پروگرامز کی اطلاع دی جاتی رہی۔

مرکز سے دُور رہنے والی نومبائعات سے فون اور ای میل کے ذریعے رابطہ رہا۔

نومبائعین کے لئے نارویجن میں بنیادی نصاب کی کمی کافی عرصے سے محسوس ہو رہی تھی۔اس سلسلے میں مضامین کے عناوین کا انتخاب کیا گیا اور اس پر مرحلہ وار کام شروع ہوا۔پندرہ سے زائد مضامین مکمل ہو چکے ہیں۔اب اس نصاب کو کتابی شکل دینا باقی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کام کو احسن رنگ میں مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

شعبہ صنعت و حرفت

مجالس میں ممبرات کو ہنر مند بنانے کے لیےتوجہ دلائی گئی۔ ہر سال ایک مینا بازار منعقد کیا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر دستکاری کی نمائش لگائی جاتی ہے اور عید بازار مجالس کی سطح پر بھی کیے جاتے ہیں۔ اور ان سے حاصل ہونے والی رقم مسجد فنڈ میں جمع کروائی جاتی ہے۔

شعبہ خدمت خلق

ممبرات کو خون کا عطیہ دینے کی طرف توجہ دلوائی گئی اور معلومات مہیاء کی گئیں کہ کس طرح یہ کام کر سکتی ہیں۔

مریم شادی فنڈ کے لیے تین سال کے دوران 20 ڈبے شادی کے کپڑے ربوہ بھجوائے گئے۔ لجنہ کے خدمت خلق فنڈ کو مستحکم کیا گیا۔

بیت النصر میں کھانا بھجوانا: لجنہ ہر روز مسجد بیت النصر میں ڈیوٹی دینے والے 8 سے 12 خدام و انصار کے لئے کھانا بنا کر بھجواتی رہی۔

غریب ممالک کے لیے کپڑے: ناروے کے ایک ادارے کو کپڑے دیے گئے جن کو وہ دھو کر پیک کر کے افریقا اور غریب ممالک میں بھجواتے ہیں۔ دوران سال مریم شادی فنڈ کے کپڑوں کے 12 ڈبے ربوہ بھیجے گئے۔ جماعتی تحریکات کے متعلق معلومات ممبرات کو پہنچانے کی غرض سے سرکلر اور اجلاسات میں توجہ دلوائی جاتی رہی۔

ہائٹی کے زلزلہ زدگان کے لیے لجنہ کی امداد: دوران سال ہائٹی کے زلزلہ زدگان کے لئے لجنہ نے بھرپور طریقہ سے حصہ لیتے ہوئے رقم اکٹھی کی۔ جو کہ 60,000 کراؤن تھی۔ عید بازار کی آمد سے **7000** کرونز ہیومینٹی فرسٹ اور **7000** کرونز **Redd Barna** کو دیے۔

شعبہ اشاعت

زینب رسالہ کے چار شمارے ہر سال شائع کیے۔ ان میں ایک مجلّہ اور ایک خلافت نمبر شائع ہوا۔

<u>11000</u> کرونز کی کتابیں قادیان سے منگوائی گئیں اور دوران سال ہی ان کتابوں کو مختلف پروگرامز میں بیچ کر **<u>16000</u>** کی آمد ہوئی۔ مریم صدیقہ لائبریری کے لیے بھی دورانِ سال قادیان سے کتب منگوائی گئیں۔ خلافت نمبر کی اشاعت کی غرض سے اعانت زینب کے لیے <u>20.000</u> کرونز کا بجٹ رکھا گیا تھا لیکن خدا کے فضل سے اور لجنہ کی مالی قربانی کے نتیجے میں اس سال اعانت زینب کی مد میں مبلغ **<u>52221</u>** کی رقم وصول پائی۔

اسی طرح جرمنی سے کتب منگوائی گئیں اور جلسہ سالانہ اور نیشنل اجتماع کے موقع پر شعبہ اشاعت کے تحت جماعتی کتب کا ایک سٹال لگایا گیا۔

ممبرات میں مطالعہ کا شعور بیدار کرنے کے لئے ''مریم صدیقہ لائبریری کا'' جنوری 2005ء اجراء کیا گیا۔

پہلی دفعہ مرکز اور مجالس میں ''اشاعت کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تعارف پیش کرنے کے لئے سیمینار اور اس دن کتابوں کا سٹال'' بھی لگانے کا اجراء کیا گیا۔

پاکستان اور برطانیہ کے علاوہ جرمنی، فرانس، ڈنمارک اور سویڈن میں بھی زینب بھیجا جاتا ہے۔

لائبریری کتب میں اضافہ: 2000۔اس وقت کل 3000 ہیں۔

2005ء میں لجنہ کو ناروے میں تیس سال ہونے پر تاریخی نمبر شائع کیا گیا۔

2008ء میں خلافت کے سو سال پورے ہونے پر خلافت نمبر قندیلِ صداقت کے نام سے شائع کیا گیا۔

پہلی دفعہ یورپین مشاعرہ ہوا۔

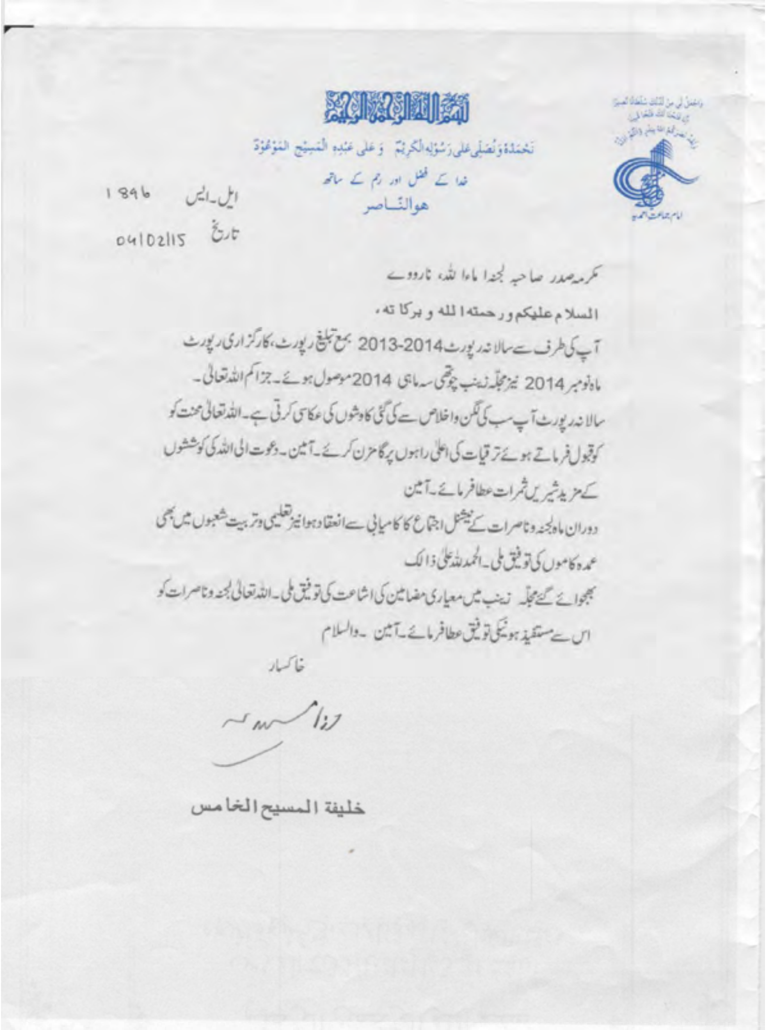

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

ایل۔ایس 1896

تاریخ 04/02/15

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ، ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی طرف سے سالانہ رپورٹ 2014-2013 بمع تبلیغ رپورٹ، کارگزاری رپورٹ ماہ نومبر 2014 نیز مجلہ زینب چوتھی سہ ماہی 2014 موصول ہوئے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

سالانہ رپورٹ آپ سب کی لگن واخلاص سے کی گئی کاوشوں کی عکاسی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محنت کو قبول فرماتے ہوئے ترقیات کی اعلیٰ راہوں پر گامزن کرے۔ آمین۔ دعوت الی اللہ کی کوششوں کے مزید شیریں ثمرات عطا فرمائے۔ آمین

دوران ماہ لجنہ وناصرات کے نیشنل اجتماع کا کامیابی سے انعقاد ہوا نیز تعلیمی وتربیت شعبوں میں بھی عمدہ کاموں کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

بھجوائے گئے مجلہ زینب میں معیاری مضامین کی اشاعت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ لجنہ وناصرات کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

ویب سائیڈ، سی ڈی، یو ایس بی اور ایم ٹی اے: شعبہ اشاعت کے تحت لجنہ اماء اللہ ناروے کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے WEBSIDE کے اجراء کا موقع ملا۔ اور اس کے ذریعے مختلف شعبہ جات کا تعارف اور ان حوالے سے ہونے والے کاموں کی مختصر تفصیل شئیر کی گئی۔ اس سال اس میں مزید بہتری کی کوشش کی گئی۔

CD! ،MINNEBRIKKE۔نماز سادہ، اُردو اور نارویجین ترجمہ کے ساتھ Audio ریکارڈنگ کا کام کیا گیا ناصرات الاحمدیہ کے نصاب میں شامل حصہ قرآن سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات، آیت الکرسی، قرآن کریم کی آخری چودہ سورتوں کی Audio ریکارڈنگ کی گئی۔

چہل احادیث اردو نارویجین ترجمہ کے ساتھ، قرآنی دُعائیں اور جوبلی کے موقع پر حضورِ انور کی طرف سے کی گئی دُعائیہ تحریک والی دُعائیں اُردو نارویجن

ترجمہ کے ساتھ، شرائطِ بیعت اُردو نارویجین ترجمہ کے ساتھ۔ ان کی Audio ریکارڈنگ کی گئی۔
نظموں کی ریکارڈنگ کا کام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ ناروے ستمبر 2016 کے موقع پر لجنہ اماءاللہ
ناروے کی اپنی لوکل ممبرات کی نظموں کی پہلی CD سٹال پر دستیاب تھی جس میں دس نظمیں شامل تھیں۔
اس سال سٹال پر مختلف آڈیو ریکارڈنگ کے ساتھ 4CD اور 2Minnebrikke بھی تھیں۔

MTA: اس کے تحت کام کا آغاز کیا گیا۔ میٹنگز میں اس شعبہ کے تحت کاموں کی پلاننگ کی گئی۔ اور ناروے اوسلو کے جن مقامات کی فلمنگ کا پروگرام فائنل ہوا۔ وہاں فلمنگ کرنے کے لئے اجازت نامہ کی درخواست متعلقہ محکموں میں بجھوائی گئی۔ ایم ٹی اے ٹیم کو اس شعبہ میں مہارت رکھنے والے جماعت کے ایک ممبر سے کورس کروایا گیا۔ مسجد بیت النصر کی فلمنگ کا کام کیا گیا۔

شعبہ تحریک جدید و وقفِ جدید

اکتوبر 2007 تا ستمبر 2008

مجالس سے سہ ماہی جائزہ فارم منگوائے گئے تا کہ ادائیگی کا جائزہ لیا جاتا رہے۔ مجالس میں وعدوں کو معیاری بنانے کی طرف بھرپور کوشش گئی۔ سیمینارز منعقد کیے گئے۔ تحریک جدید کے لیے لجنہ اماءاللہ کو 1,11000 کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے 1,26700 کی ادائیگی ہوئی۔ اس کے علاوہ ہر مجلس میں ایک سیمینار ان چندہ جات کی اہمیت اور معیاری چندوں کی طرف توجہ دلوانے کی طرف کیا جاتا رہا۔

شعبہ صحت جسمانی

خلافت جوبلی باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔ اس میں پہلے مجالس کے درمیان مقابلے کروائے گئے اور پھر آگے آنے والی ٹیموں کے درمیان نیشنل سطح پر ٹورنامنٹ کروایا گیا۔ اس میں لجنات نے بھرپور طریق پر حصہ لیا۔ جیتنے والی ٹیم کو ٹرافی دی گئی۔
نیشنل کھیلوں کا دن منانے کے لیے ہال کرائے پر لیا گیا۔ باسکٹ بال، بیڈمنٹن اور دوڑوں کے مقابلے کروائے گئے۔
دو مجالس میں سوئمنگ ہال سال بھر کے لیے کرائے پر لیے گئے اور یہاں پر سوئمنگ سکھانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔
نیشنل لیول پر ایک روزہ تفریحی پروگرام رکھا گیا جس میں اوسلو سے باہر ایک پُر فضا مقام پر منرل مائنز (Minral Mines) کی سیر کروائی گئی۔ یہ مائنز ناروے کی بہت پرانی کانوں میں شمار ہوتی ہیں۔ لجنات کو اسپین کی سیر کے لیے بھی لے جایا گیا۔

ہیلتھ سیمینار۔ جس میں ڈاکٹرز نے فرسٹ ایڈ باہم پہنچانے کے طریقے کار بتائے۔ دل رُکنے کی صورت میں طبّی امداد دینا، گلے میں کچھ پھنس جائے، جلنے اور ہڈی ٹوٹنے کی صورت میں کس طرح طبّی امداد دینی چاہیے۔
یہ سیمینار ہر سال منعقد کیا جاتا رہا اور ہماری احمدی ڈاکٹرز نے اس کے لیے بھرپور تعاون کیا۔

شعبہ ناصرات

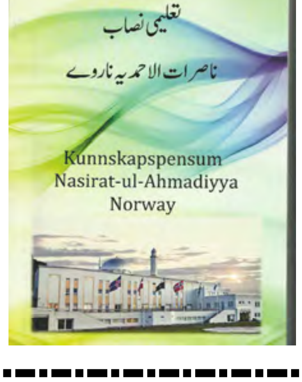

2011ء میں ناصرات کا بنیادی تعلیمی نصاب کتابچہ کی صورت میں تیار کر کے شائع کروایا گیا۔
رسالہ زینب میں بچوں کی دنیا کے نام سے اُردو صفحات کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔
ناصرات کو ہنر مند بنانے کے لیے سالانہ صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔
پہلی بار ناصرات الاحمدیہ ناروے کا ڈرائینگ کا مقابلہ کروایا گیا۔ جس کا عنوان تھا (جماعت احمدیہ اور امن کا پیغام)
ناصرات کے لیے تربیتی و اخلاقی کہانیوں پر مبنی تین کتابیں لکھی گئیں۔ جو اشاعت کے مرحلے میں ہیں۔

جبکہ دو انگلش کتابوں (احمد اور سارا) (رابعہ کی عید) کا نوشک اور اُردو ترجمہ کیا گیا۔

2012 میں ناصرات الاحمدیہ ناروے کو پہلی بار جماعتی انتظام کے تحت حضور انور سے ملاقات کے لئے لے جایا گیا۔

ناصرات کو اُردو سکھانے کے لئے 2014/2016 ہر ماہ باقاعدگی سے دلچسپ اور رنگین مشقوں پر مشتمل اُردو صفحہ تیار کر کے مجالس کو بھیجا گیا۔

شعبہ مال

یہ شعبہ خدا کے فضل سے بہت موئثر طریق پر کام کرتا رہا ہر سال بجٹ سے زیادہ ادیئگی وصول پائی۔

مساعی لجنہ اماء اللہ بیت النصر سال بہ سال

2005-2006	1 72 342 کرونر
2006-2007	1 66 275 کرونر
2007-2008	0 57 779 کرونر
2008-2009	3 56 460 کرونر
2009-2010	2 37 967 کرونر
2010-2011	2 11 686 کرونر
مساعی لجنہ اماء اللہ	گیسٹ ہاؤس سال بہ سال
2012-2013	1 95 633 کرونر
2013-2014	0 86 637 کرونر
2014-2015	2 49 552 کرونر
2015-2016	1 02 322 کرونر

☆ یہ رقم لجنہ اماء اللہ ناروے نے جلسہ سالانہ پر سٹالز لگا کر

☆ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر سٹ

☆ مینا بازار پر سٹالز لگا کر

☆ عید بازار پر سٹالز لگا کر

خدمت دین کو اِک فضل الٰہی جانو

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ ناروے کے عہدے پر خدمات بجالانے والی خواتین سے چند باتیں

(2006 تا 2017)

مرتبہ۔منصورہ نصیر

ناروے میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو قائم ہوئے بیالیسواں سال ہے۔آج خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کی تنظیم نہایت منظم طریق پر ناروے میں اپنے قدم ترقی کی راہ پر آگے بڑھا رہی ہے۔

صدران کی خدمت میں ایک سوالنامہ بھیجا گیا جس کے جوابات انہوں نے تحریری طور پر خاکسار کو بھیج دیئے۔سوالنامہ اور موصول شدہ جوابات آپ کی خدمت میں پیش خدمت ہیں۔

سوالنامہ

ا۔آپ ناروے کس سن میں تشریف لائیں؟

۲۔آپ کو صدر لجنہ ناروے کے عہدہ پر فائز ہونے کی سعادت کس سن میں حاصل ہوئی اور آپ کا عرصہ صدارت کتنے عرصہ پر محیط ہے؟

۳۔آپ اپنے بارے میں ہمیں کچھ بتائیں؟

۴۔خواتین اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور دینی خدمات کی بجا آوری میں کس طرح توازن پیدا کرسکتی ہیں؟

۵۔زینب کے قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گی؟

محترمہ شہلا اشرف صاحبہ

سوال۔ا۔میں ناروے مارچ 1983ء میں آئی تھی۔

سوال۔۲۔خاکسار کو نومبر 2005ء سے نومبر 2011ء تک نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ ناروے کے طور پر خدمتِ دین کی توفیق ملی۔یہ عرصہ چھ سال پر محیط ہے۔

سوال۔۳۔میرے شوہر مرزا محمد اشرف 1972ء میں ناروے میں رہائش اختیار کی۔میرے خدا کے فضل سے چار بچے ہیں۔تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔پاکستان سے بائیوکیمیسٹری میں Msc آخری سال میں شادی ہوگئی اور پھر ناروے آ گئی۔گھر میں والد صاحب اپنی فیملی میں واحد احمدی تھے لیکن امی جان کا تعلق مولوی قدرت اللہ سنوری کے خاندان سے ہے۔وہ ان کے دادا جان تھے۔اس لیے ہمیشہ ان کا جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رہا ہے اور بہت لمبا عرصہ وہ جماعت کے مختلف کاموں میں مصروف رہیں۔جس میں ایک لمبا عرصہ کوئٹہ کی جماعت میں صدر لجنہ اماء اللہ کے عہدے پر خدمت کی توفیق ملی۔

اس طرح خاکسار کو بھی ناروے میں مختلف رنگ میں خدمت دین کی توفیق ملتی رہی کبھی مجلس کی سطح پر اور کبھی نیشنل سطح پر جب بھی توفیق ملی دل لگا کر کام کیا۔ہمیشہ سے علم کے حصول کی طرف توجہ رہی ہے۔پہلے نارویجن زبان سیکھی اور جیسے ہی بچے تھوڑے بڑے ہوئے تو ناروے میں Høyskole

میں دوبارہ داخلہ لیا۔ Informatikk میں بیچلرز کی ڈگری حاصل کی اور پھر ایک سال pedagogik پڑھا۔ کچھ عرصہ اسکول میں بھی پڑھایا لیکن بچوں کے بڑے ہونے کے بعد فل ٹائم جاب کی۔ جس وقت خاکسار کو صدر لجنہ ناروے کے عہدے پر خدمت کی توفیق ملی تو خاکسار نے اپنی جاب کو اسی طرح جاری رکھا۔ شوہر بچوں کی ذمہ داریوں میں ہمیشہ ساتھ دیتے تھے۔ گھر کے کام کاج میں بھی ہاتھ بٹا دیتے تھے اور ضرورت پڑنے پر کھانا بھی بنا لیتے تھے۔ اور کبھی کسی کام میں رکاوٹ نہیں بنے۔ اس وجہ سے دین اور باہر کے کام سرانجام دینے میں مسئلہ نہیں ہوا۔ اس چھ سال کے دوران خاکسار نے اپنے وقت کے ہر لمحہ کو کارآمد بنایا کیوں کہ وقت کم ہی پڑ جاتا تھا۔ ڈائری پر نوٹ کر لیتی تھی کہ سارا دن میں کون کون سے کام کس وقت کرنے ہیں۔ مطالعہ کا بھی بہت شوق رہا ہے۔ جہاں دینی علم بڑھانے کے لئے مختلف کتب زیر مطالعہ رہتی ہیں وہاں سائنس لٹریچر اور دیگر اچھی کتب پڑھنا فارغ وقت کا مشغلہ رہا ہے۔ باغبانی، پودے لگانا، سبزیاں اُگانا آج کل کے مشاغل ہیں۔

سوال۔۴۔ اگر دل میں جذبہ ہو تو دین کی خدمت اور گھریلو ذمہ داریوں میں آسانی سے توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ شرط یہ ہی ہے کہ شوہر کا تعاون حاصل ہو۔ لیکن اپنے تجربے سے ایک بات سیکھی ہے کہ دین کے کام کرنے کے نتیجے میں پوری فیملی میں ایک تبدیلی آتی ہے اور وقت میں بے انتہا برکت پڑ جاتی ہے۔ خلافت سے ایک گہرا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک سکون حاصل ہوتا ہے کہ دین کی راہ میں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ہمارے ہاں یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ سارا دن روٹی ہانڈی پکانا اور کھلانا ہی عورت کا سب سے ضروری کام ہے۔ لیکن جس طرح کی سہولتیں ہمیں حاصل ہیں تو آج یہ ہی کام ہم کم وقت میں کر سکتے ہیں اور اپنا وقت دینی کاموں کے لئے بچا سکتے ہیں۔

سوال۔۵۔ زندگی بہت مختصر ہے اور اپنی زندگی کو کارآمد بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم دنیا کی تعلیم کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ دین کی سمجھ کے بغیر ہماری زندگی بالکل اسی طرح ہے جیسے خاردار جنگل میں سفر۔ ہمیں نہیں پتا کہ ہمارا قدم کہاں پڑ رہا ہے اور کہاں کانٹے پاؤں میں گھس جائیں۔ دین کی تعلیم ہی ہمیں اپنی زندگیوں کو آسان بنانے میں مدد دیتی ہے۔ ہم احمدی خواتین کی شان آگاہی میں ہے قیمتی کپڑوں اور زیور میں نہیں اور خلافت سے محبت ہمارا سرمایہ ہے۔

محترمہ سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ

۱۔ آپ ناروے کس سن میں تشریف لائیں؟

ج۔ اللہ کے فضل سے 1984ء میں پہلی بار ناروے آئی تھی۔

۲۔ آپ کو صدر لجنہ ناروے کے عہدہ پر فائز ہونے کی سعادت کس سن میں حاصل ہوئی اور آپ کا عرصہ صدارت کتنے عرصہ پر محیط ہے؟

ج۔ اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2011ء دسمبر میں منظوری آئی اور 2017ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ 6 سال کا عرصہ بنتا ہے۔

۳۔ آپ اپنے بارے میں ہمیں کچھ بتائیں؟

ج۔ خاکسار اپنے والدین کے ساتھ 1984ء میں اپنے بھائیوں کے پاس ناروے آئی۔ پھر 1990ء میں میرے خاندان میں میری شادی خالد محمود صاحب سے ہوئی۔ میرے چار بچے ہیں، دو بیٹیاں اور دو بیٹے۔ زیادہ تر شادی ہو کے لڑکا باہر کے ملک میں آتا ہے مگر ادھر معاملہ اُلٹا رہا۔ خالد صاحب اپنی بیوہ والدہ کی خدمت اپنی ذمہ داری اور فرض سمجھتے تھے۔ اس لئے میں شادی ہو کے پاکستان (اسلام آباد) شفٹ ہوگئی۔ چونکہ میکہ ادھر تھا اس لئے آنا جانا لگا رہتا تھا۔ بچوں کی پیدائش بھی ناروے میں ہوئی۔ بہت اچھا وقت پاکستان میں گزرا۔ الحمد اللہ۔ 2003ء میں اچانک

میری پیاری ساس صاحبہ کی وفات ہوگئی اور پھر ہماری پوری فیملی ناروے شفٹ ہوگئی۔ بچوں کی ذمہ داری کی وجہ سے جاب نہیں کی، جب بڑے ہوئے تو پھر جاب کی۔ اللہ نے چھوٹی عمر سے ہی مجالس کی سطح پر اور نیشنل لیول پر اپنے فضل سے خدمت دین کی توفیق عطا کی اور اسی کے فضل سے پردہ پوشی ہوتی رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

۴۔خواتین اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور دینی خدمات کی بجا آوری میں کس طرح توازن پیدا کرسکتی ہیں؟

ج۔اس کا جواب محترم چوھدری ظفراللہ خان صاحب کی سادہ سی والدہ نے وائسرائے کو بہت شاندار دیا کہ اگر اللہ کا فضل شاملِ حال ہو تو ایک ملک کا انتظام بھی آسان ہوجاتا ہے اور اگر اُسکا فضل شامل نہ ہو تو ایک چھوٹے سے گھر کا نظام بھی نہیں چل پاتا۔ اگر تقویٰ پہ قدم جماتے ہوئے اس اللہ سے مدد مانگی جائے، جو ذاتی خواہش نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کو کھڑا کردیتا ہے اور خلیفہ وقت کی دُعائیں شاملِ حال ہوجاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ آپ کی مدد خاوند اور بچوں کے تعاون سے، اچھے کارکنان سے اور قدم قدم پہ تائید ونصرت کے سامان مہیا کرکے کرتا رہتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے خدمت دین کو فضل الٰہی سے منسوب کیا ہے اور حقیقت میں فضلوں کی برسات ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ ہمیں اور ہماری نسل در نسل کو خلافت سے وابستہ رکھے اور دین کے خادم بنائے۔ آمین

۵۔زینب کے قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گی؟

ج۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جسکے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 309)

پھر مزید فرمایا کہ

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا، تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا، خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا، ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت بن جائے گا۔" (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 309)

اس بات کا ہر وقت جائزہ لیتے رہیں کہ ہم اپنے احمدی ہونے کا فرض ادا کر رہے ہیں؟ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں،؟ ہم جماعت کے لئے فائدہ مند وجود بن رہے ہیں؟ ہم سرسبز شاخیں بننے کے سامان مہیا کر رہے ہیں؟ ہم خود اور اپنی نسلوں کو خلیفہ وقت سے تعلق قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں؟ خلیفہ وقت سے اطاعت کا تعلق قائم کرتے ہیں؟

اگر آج اس مادی دنیا میں ہم اپنی نسلوں کو بچانا چاہتے ہیں تو ان کو خلیفہ وقت اور نظام سے وابستہ کرنے کے لئے دُعا کے ساتھ اپنی کوششیں تیز کردیں۔ اللہ ہم سب کا مددگار ہو۔ آمین

لجنات حضورِانور کے ارشاد کے مطابق روزانہ دو نوافل کا التزام کریں۔ جماعت ناروے نے نفلی روزہ کے لئے ہر سوموار کا دن مقرر کیا ہوا ہے۔ جزاکم اللہ

مجلس عاملہ ۲۰۰۵ تا ۲۰۱۱

	2005 . 2008			2009 . 2010	
۱	صدر لجنہ اماء اللہ	مکرمہ شہلا اشرف		صدر لجنہ اماء اللہ	مکرمہ شہلا اشرف
۲	نائب صدر	مکرمہ فریدہ قدیر		نائب صدر	مکرمہ فریدہ قدیر
۳	جنرل سیکریٹری	مکرمہ اثمینہ ظہور		جنرل سیکریٹری	مکرمہ ثمینہ ظہور
۴	نائبہ جنرل سیکریٹری	مکرمہ اشمائلہ ڈار		نائبہ جنرل سیکریٹری	مکرمہ عفیفہ رزاق
۵	سیکریٹری تعلیم	مکرمہ امتہ النور منعم		سیکریٹری تعلیم	مکرمہ فاخرہ جاوید
۶	سیکریٹری تربیت	مکرمہ طیبہ رضوان		سیکریٹری تربیت	مکرمہ بشریٰ خالد
۷	سیکریٹری تبلیغ	مکرمہ صائمہ محمود		سیکریٹری تبلیغ	مکرمہ صائمہ محمود
۸	سیکریٹری خدمت خلق	مکرمہ فریدہ قدیر		سیکریٹری خدمت خلق	مکرمہ فریدہ قدیر
۹	سیکریٹری صنعت وحرفت	مکرمہ آسیہ پرویز		سیکریٹری صنعت وحرفت	مکرمہ آسیہ پرویز
۱۰	سیکریٹری صحتِ جسمانی	مکرمہ فاخرہ جاوید		سیکریٹری صحت وجسمانی	مکرمہ طیبہ مظفر
۱۱	سیکریٹری مال	مکرمہ بلقیس اختر		سیکریٹری مال	مکرمہ بلقیس اختر
۱۲	سیکریٹری اشاعت	مکرمہ مبشرہ حامد		سیکریٹری اشاعت	مکرمہ مدیحہ احمد
۱۳	سیکریٹری تجنید	مکرمہ مائرہ انس		سیکریٹری تجنید	مکرمہ مائرہ انس
۱۴	سیکریٹری ناصرات	مکرمہ امۃ الرؤف		سیکریٹری ناصرات	مکرمہ امۃ الرؤف
۱۵	سیکریٹری تحریک جدید وقفِ جدید	مکرمہ بشریٰ خالد		سیکریٹری تحریک جدید وقفِ جدید	مکرمہ فرزانہ نثار
۱۶	سیکریٹری ضیافت	مکرمہ لبنیٰ طارق		سیکریٹری ضیافت	مکرمہ لبنیٰ طارق
۱۷	سیکریٹری نومبائع	مکرمہ فرزانہ نثار		سیکریٹری نومبائع	مکرمہ طیبہ رضوان

مجلس عاملہ ۲۰۱۰-۲۰۱۱

صدر لجنہ	نائب صدر	جنرل سیکریٹری	نائب جنرل سیکریٹری	سیکریٹری تربیت	سیکریٹری تعلیم	سیکریٹری تبلیغ	سیکریٹری خدمت خلق	سیکریٹری صنعت وحرفت	سیکریٹری صحت و جسمانی	سیکریٹری مال	سیکریٹری اشاعت	سیکریٹری تجنید	سیکریٹری ناصرات	سیکریٹری تحریک جدید وقفِ جدید	سیکریٹری ضیافت	سیکریٹری نومبائع
مکرمہ شہلا اشرف	مکرمہ فریدہ قدیر	مکرمہ ثمینہ ظہور	مکرمہ عطیہ عدنان	مکرمہ بشریٰ خالد	مکرمہ فاخرہ جاوید	مکرمہ صائمہ محمود	مکرمہ فریدہ قدیر	مکرمہ آسیہ پرویز	مکرمہ طیبہ بہ مظفر	مکرمہ بلقیس اختر	مکرمہ مدیحہ احمد	مکرمہ فہمیدہ مسعود	مکرمہ امۃ الرؤف	مکرمہ عفت وحید	مکرمہ لبنیٰ طارق	مکرمہ طیبہ رضوان

مجلس عاملہ۲۰۱۱ تا ۲۰۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا سیدی امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار حضور انور کی خدمت میں مندرجہ ذیل ناموں کی مجلس عاملہ 2011ء کی لسٹ سفارش کرتی ہے اور خاص دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق عطا کرے (آمین)

سفارش کردہ نام برائے مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے

جنرل سیکرٹری	فاخرہ جاوید صاحبہ ۔ معاونہ صدر ۔ محترمہ نسیم [illegible] صاحبہ
نائبہ جنرل سیکرٹری	ثمینہ ظہور صاحبہ
سیکرٹری ناصرات	امۃ الرؤف مبارک صاحبہ
سیکرٹری تربیت / نائب صدر	شہلا اشرف صاحبہ
سیکرٹری مال	بلقیس اختر صاحبہ
سیکرٹری تعلیم	سعیدہ نعیم صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ	صائمہ محمود صاحبہ
سیکرٹری خدمت خلق	شمسہ خالد صاحبہ
سیکرٹری اشاعت	منورہ محمود صاحبہ
سیکرٹری تجنید	کنول نصیر صاحبہ
سیکرٹری صحت جسمانی	طیبہ مظفر صاحبہ
سیکرٹری ضیافت	لبنیٰ طارق صاحبہ
سیکرٹری صنعت و حرفت	فریدہ قدیر صاحبہ
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید	عطیہ عدنان صاحبہ
سیکرٹری نومبائعین	اسماء جاوید صاحبہ

دستخط مکرم و محترم امیر صاحب ناروے

دعاؤں کی محتاج

بشریٰ خالد

صدر لجنہ اماء اللہ ناروے

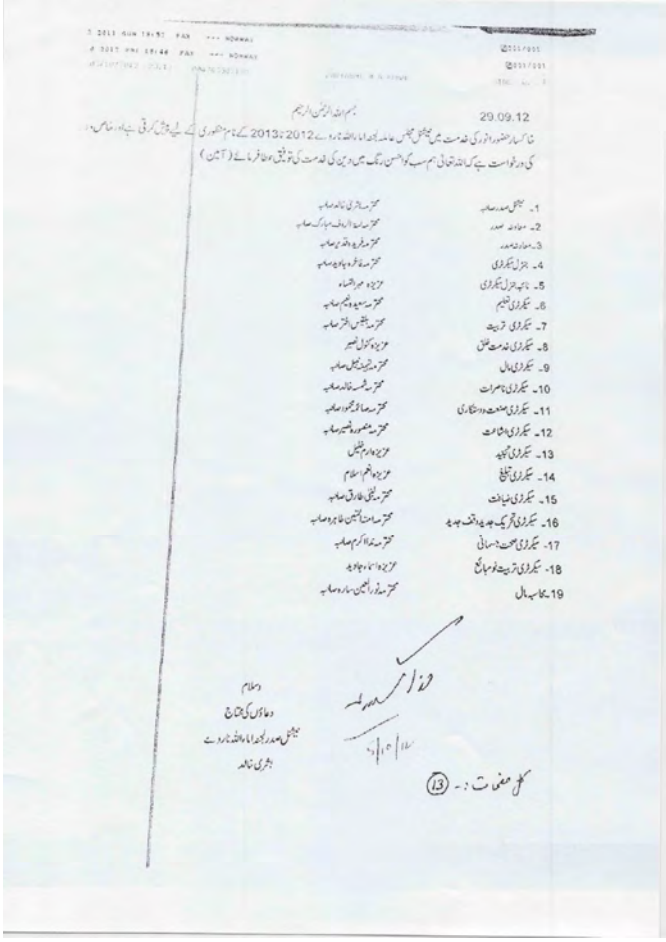

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

29.09.12

خاکسار حضور انور کی خدمت میں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ناروے 2012 تا 2013 کے نام منظوری کے لیے پیش کرتی ہے اور خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

1۔ نیشنل صدر صاحبہ	محترمہ بشریٰ خالد صاحبہ
2۔ معاونہ صدر	محترمہ امۃ الرؤف مبارک صاحبہ
3۔ معاونہ صدر	محترمہ فریدہ قدیر صاحبہ
4۔ جنرل سیکرٹری	محترمہ فاخرہ جاوید صاحبہ
5۔ نائب جنرل سیکرٹری	عزیزہ مہر النساء
6۔ سیکرٹری تعلیم	محترمہ سعیدہ نعیم صاحبہ
7۔ سیکرٹری تربیت	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ
8۔ سیکرٹری خدمت خلق	عزیزہ کنول نصیر
9۔ سیکرٹری مال	محترمہ تہمینہ نبیل صاحبہ
10۔ سیکرٹری ناصرات	محترمہ شمسہ خالد صاحبہ
11۔ سیکرٹری صنعت و دستکاری	محترمہ صائمہ محمود صاحبہ
12۔ سیکرٹری اشاعت	محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ
13۔ سیکرٹری تجنید	عزیزہ ارم خلیل
14۔ سیکرٹری تبلیغ	عزیزہ انعم اسلام
15۔ سیکرٹری ضیافت	محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ
16۔ سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید	محترمہ امۃ المتین طاہرہ صاحبہ
17۔ سیکرٹری صحت جسمانی	محترمہ ندا اکرم صاحبہ
18۔ سیکرٹری تربیت نومبائع	عزیزہ اسماء جاوید
19۔ محاسبہ مال	محترمہ نور العین سارہ صاحبہ

والسلام

دعاؤں کی محتاج

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ ناروے

بشریٰ خالد

کل صفحات :- 13

مجلس عاملہ ۲۰۱۳ اور ۲۰۱۴

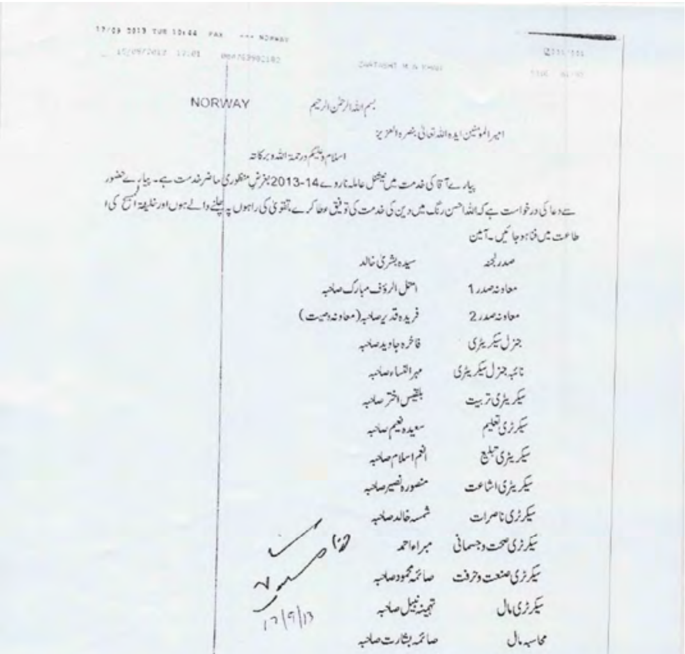

NORWAY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا کی خدمت میں نیشنل عاملہ ناروے 2013-14 بغرض منظوری حاضر خدمت ہے۔ پیارے حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ احسن رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق عطا کرے، تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہوں اور خلیفۃ المسیح کی اطاعت میں فنا ہو جائیں۔ آمین

صدر لجنہ	سیدہ بشریٰ خالد
معاونہ صدر 1	امۃ الرؤف مبارک صاحبہ
معاونہ صدر 2	فریدہ قدیر صاحبہ (معاونہ وصیت)
جنرل سیکریٹری	فاخرہ جاوید صاحبہ
نائبہ جنرل سیکریٹری	مہر النساء صاحبہ
سیکریٹری تربیت	بلقیس اختر صاحبہ
سیکرٹری تعلیم	سعیدہ نعیم صاحبہ
سیکریٹری تبلیغ	انعم اسلام صاحبہ
سیکریٹری اشاعت	منصورہ نصیر صاحبہ
سیکرٹری ناصرات	شمسہ خالد صاحبہ
سیکرٹری صحت جسمانی	مہر احمد
سیکرٹری صنعت و حرفت	صائمہ محمود صاحبہ
سیکرٹری مال	تہمینہ نبیل صاحبہ
محاسبہ مال	صائمہ بشارت صاحبہ
سیکرٹری ضیافت	لبنیٰ طارق صاحبہ
سیکرٹری خدمت خلق	کنول نصیر صاحبہ
سیکرٹری تربیت نومبائعات	منصورہ کریم طیب صاحبہ
سیکرٹری تحریک جدید وقف جدید	شمع شاکر صاحبہ
سیکرٹری تجنید	ارم خلیل صاحبہ

طالب دعا سیدہ بشریٰ خالد (صدر لجنہ ناروے)

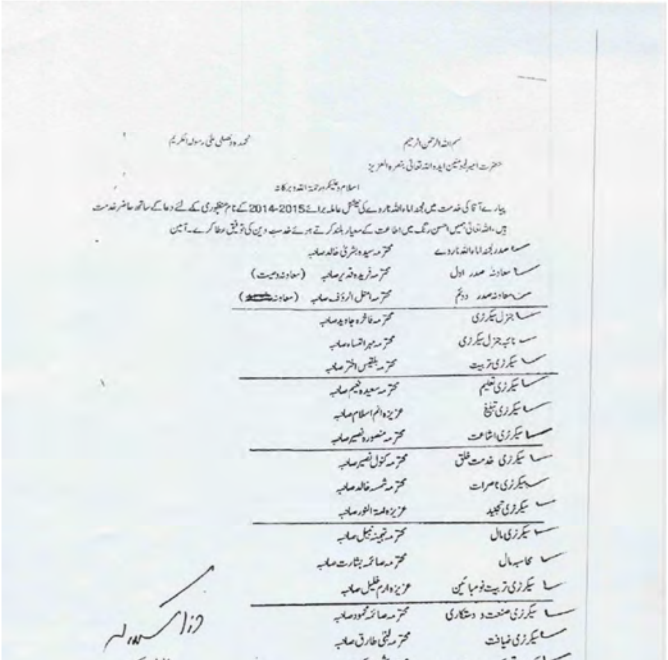

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ ناروے کی نیشنل عاملہ برائے 2014-2015 کے نام منظوری کے لئے دعا کے ساتھ حاضر خدمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں اطاعت کے معیار بلند کرتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

صدر لجنہ اماء اللہ ناروے	محترمہ سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ
معاونہ صدر اول	محترمہ فریدہ قدیر صاحبہ (معاونہ وصیت)
معاونہ صدر دوئم	محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ (معاونہ [illegible])
جنرل سیکرٹری	محترمہ فاخرہ جاوید صاحبہ
نائبہ جنرل سیکرٹری	محترمہ مہر النساء صاحبہ
سیکرٹری تربیت	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ
سیکرٹری تعلیم	محترمہ سعیدہ نعیم صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ	عزیزہ انعم اسلام صاحبہ
سیکرٹری اشاعت	محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ
سیکرٹری خدمت خلق	محترمہ کنول نصیر صاحبہ
سیکرٹری ناصرات	محترمہ شمسہ خالد صاحبہ
سیکرٹری تجنید	عزیزہ امۃ النور صاحبہ
سیکرٹری مال	محترمہ تہمینہ نبیل صاحبہ
محاسبہ مال	محترمہ صائمہ بشارت صاحبہ
سیکرٹری تربیت نومبائعین	عزیزہ ارم خلیل صاحبہ
سیکرٹری صنعت و دستکاری	محترمہ صائمہ محمود صاحبہ
سیکرٹری ضیافت	محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ
سیکرٹری تحریک جدید وقف جدید	محترمہ شمع شاکر صاحبہ
سیکرٹری صحت جسمانی	محترمہ مہر احمد صاحبہ

خاکسار،

سیدہ بشریٰ خالد

PS-5462

20/9/14

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

Lajna Imaillah Norway

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ ناروے کی نیشنل عاملہ کی لسٹ تھوڑی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ حاضر خدمت ہے۔ اس میں نائب صدر اور معاونہ صدر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

نام نیشنل مجلس عاملہ ناروے 2015-2016

☆صدر صاحبہ	محترمہ سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ	
☆نائب صدر	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ	
☆معاونہ صدر	محترمہ صباحت الرؤف صاحبہ	معاونہ وصیت
☆معاونہ صدر	محترمہ شیخ شاکرہ صاحبہ	معاونہ MTA
☆جنرل سیکرٹری	محترمہ فاخرہ جاوید صاحبہ	
☆نائب جنرل سیکرٹری	محترمہ مہر النساء صاحبہ	
☆سیکرٹری تربیت	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ	
☆سیکرٹری تعلیم	محترمہ سیدہ نعیم صاحبہ	
☆سیکرٹری تبلیغ	عزیزہ انجم اسلام صاحبہ	
☆سیکرٹری ناصرات	محترمہ شمسہ خالد صاحبہ	
☆سیکرٹری صنعت و دستکاری	محترمہ صائمہ محمود صاحبہ	
☆سیکرٹری صحت جسمانی	محترمہ ارم خلیل صاحبہ	
☆سیکرٹری تجنید	عزیزہ امۃ النور سعید	
☆سیکرٹری تربیت نومبائع	محترمہ طیبہ رضوان صاحبہ	
☆سیکرٹری اشاعت	محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ	
☆سیکرٹری مال	محترمہ تہمینہ نبیل صاحبہ	
☆سیکرٹری محاسب مال	محترمہ صائمہ بشارت صاحبہ	
☆سیکرٹری ضیافت	محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ	
☆سیکرٹری خدمت خلق	عزیزہ کرن خلیل	
☆سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید	محترمہ شاذیہ ظہیر صاحبہ	

خاکسار دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ ہمیں احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

والسلام

خاکسار سیدہ بشریٰ خالد صدر لجنہ ناروے

13.09.2015

منظور

LS No: 2387

Add: Baitun Nasr Søren Bulls vei 1, 1051 Oslo E.post: 7syeda@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

Lajna Imaillah Norway

LS: 4045
20.09.16

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا کی خدمت میں نیشنل عاملہ برائے 2016.2017 اور ریجنل صدران کے نام برائے منظوری حاضر خدمت ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

صدر لجنہ ناروے	محترمہ سیدہ بشریٰ خالد صاحبہ	
نائب صدر لجنہ	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ	
معاونہ صدر	محترمہ راحیل الرؤف صاحبہ	(معاونہ وصیت اور رشتہ ناطہ)
معاونہ صدر	محترمہ سعدیہ جاوید صاحبہ	(معاونہ وقف نو / اوقات)
معاونہ صدر	محترمہ شیخ شاکرہ صاحبہ	(معاونہ ایم ٹی اے)
جنرل سیکرٹری	محترمہ فاخرہ جاوید صاحبہ	
نائب جنرل سیکرٹری	محترمہ شازیہ نعیم صاحبہ	
سیکرٹری تربیت	محترمہ بلقیس اختر صاحبہ	
سیکرٹری تعلیم	محترمہ سیدہ نعیم صاحبہ	
سیکرٹری اصلاح و ارشاد	عزیزہ انجم اسلام صاحبہ	
سیکرٹری خدمت خلق	محترمہ ندا طارق صاحبہ	
سیکرٹری اشاعت	محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ	
سیکرٹری ناصرات	محترمہ شمسہ خالد صاحبہ	
سیکرٹری تربیت نومبائع	محترمہ طیبہ رضوان صاحبہ	
سیکرٹری صحت جسمانی	محترمہ ارم خلیل صاحبہ	
سیکرٹری مال	محترمہ تہمینہ نبیل صاحبہ	
سیکرٹری محاسب مال 1	محترمہ صائمہ بشارت صاحبہ	
سیکرٹری محاسب مال 2	محترمہ طاہرہ پرویز صاحبہ	
سیکرٹری ضیافت	محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ	
سیکرٹری صنعت و دستکاری	محترمہ صائمہ محمود صاحبہ	
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید	محترمہ شاذیہ ظہیر صاحبہ	
سیکرٹری تجنید	عزیزہ امۃ المصور صاحبہ	

ریجنل صدران

محترمہ نسیم مظفر صاحبہ	Region Baitun Nasr	
محترمہ عفت وحید صاحبہ	Region Akershus	
محترمہ سروہ مبارک صاحبہ	Region Norstrand	

نقل امیر
جماعت احمدیہ ناروے

1/9-16

سیدہ بشریٰ خالد (صدر لجنہ ناروے)
Syeda Bushra

06 AUG 2016

www.ahmadiyya.no

Add: Baitun Nasr Søren Bulls vei 1, 1051 Oslo E.post: 7syeda@gmail.com

FAXED 17 SEP 2016

هم ممبرات نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ
رسالہ زینب کے پچیس سال مکمل ہونے پر تہہ دل سے
مبارك باد پیش کرتی ہیں۔

نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ ناروے بشریٰ خالد
نائب صدر بلقیس اختر
معاونہ صدر امتہ الروف (معاونہ وصیت)
معاونہ صدر شمع شاکر (ایم ٹی اے)
معاونہ صدر سعدیہ جاوید (شعبہ واقفات نو)
جنرل سیکرٹری فاخرہ جاوید
نائب جنرل سیکرٹری شازیہ نعیم
سیکرٹری تربیت بلقیس اختر
سیکرٹری تعلیم سعیدہ نعیم
سیکرٹری تبلیغ انعم سحر اسلام
سیکرٹری اشاعت منصورہ نصیر
سیکرٹری ناصرات شمسہ خالد
سیکرٹری مال تہمینہ نبیل

سیکرٹری محاسبہ مال صائمہ بشارت
سیکرٹری محاسبہ مال طاہرہ پرویز
سیکرٹری ضیافت لبنیٰ طارق
سیکرٹری تربیت نومبائعین طیبہ رضوا ن
سیکرٹری صنعت وحرفت صائمہ محمود
سیکرٹری خدمت خلق ندا طارق
سیکرٹری صحت جسمانی ارم ہارون
سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید شمائلہ ظہیر
سیکرٹری تجنید حرا موعود ایوب

نور کی شاھراھوں پہ آگے بڑھو، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو قرۃالعین ھو ساربان کیلئے

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

ریجن بیت النصر کی ممبرات اور صدران رسالہ زینب کی سلور جوبلی کے مبارک موقع پہ دِلی مبارکباد پیش کرتی ہیں

اور اللہ کے حضور دُعاگو ہیں کہ وہ ہمیں جماعت احمدیہ کی احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اشاعتِ دین کے کاموں میں روح القدس کی تائید سے نوازے آمین

لجنہ کی زندگی میں زینب ہے یُوں ہمارا
ماں کی دعاؤں جیسا بے لوث ہے سہارا
علم و ادب کا محور چندا کہیں یا تارا
چمکے گا یونہی جیسے بیتُ النصر مینارا

ہم ناصرات کی طرف سے رسالہ زینب سلور جوبلی کے موقع پر دلی مبارکباد، خُدا کرے کہ ہم اپنے پیارے آقا کی مددگار، سچی خادمہ دین اوراپنے عہدِ ناصرات کو احسن رنگ میں نبھانے والی ہوں آمین۔

ہم احمدی بنات ہیں خُدا کی ناصرات ہیں
رسولِ پاک مصطفیٰؐ کی دل سے خادمات ہیں
خُدائے پاک کی قسم اُٹھا کے دین کا علم
بڑھیں گی جو قدم قدم ہم ہی وہ مومنات ہیں

منجانب

لائبہ محمود ، آئزہ افکاری

یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سُبۡحٰنَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

زینب کی پچیس سالہ سلور جوبلی پر ممبرات مجلس

تھوئین

دلی مبارکباد پیش کرتی

ھیں

محترمہ بلقیس اختر، محترمہ رفیعہ احمد، محترمہ یمنیٰ ملک
محترمہ صالحہ ادریس، محترمہ امۃ النصیر ایاز، محترمہ آمنہ حیّ
محترمہ نصرت بن عقیل، محترمہ مدیحہ احمد، عزیزہ شازیہ علی
محترمہ مبارکہ رفیق، محترمہ طاہرہ عزیز، محترمہ منصورہ نصیر

رسالہ زینب کی سلور جوبلی کے مبارک موقع پہ دلی مُبارک باد

اِس کے ہی بل پہ چمکیں ہیں ذہانتیں ہماری
کتنی ہیں بھاگ والیں یہ ہمارا پاسباں ہے

خلیفہ وقت ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی قیادت میں احمدیت کی دن بدن مزید ترقی اور عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے لیے

ڈھیروں دُعاؤں کے ساتھ، لجنہ اماء اللہ ناروے کی خوشیوں میں شریک

عاملہ مجلس بیت النصر ثانی

صدر مجلس:	ثناء فرخ صاحبہ	جنرل سیکرٹری:	عنبر لبیب صاحبہ	تعلیم:	فوزیہ حامد صاحبہ
نائبہ صدر:	عتیقہ خلیل صاحبہ	تربیت:	امۃ المنان صاحبہ	تبلیغ:	عزیزہ ملیحہ خلیل
ناصرات:	عزیزہ انعم خلیل	اشاعت:	طاہرہ افتخار صاحبہ	مال:	فائزہ قادر صاحبہ
خدمت خلق:	رفعت عائشہ ڈار صاحبہ	تجنید:	عزیزہ ایمن رانا	ضیافت:	طاہرہ بشارت صاحبہ
صنعت وحرفت:	امۃ الکریم ایوب صاحبہ	صحت وجسمانی:	عزیزہ حرا موعود	تحریک جدید ووقف جدید:	عزیزہ عالیہ جمیل

Created by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

پیارے زینب کی سلور جوبلی کے مبارک موقع پہ دلی مبارکباد۔اللہ تعالیٰ ہم
سب کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ
کراپنے پیار کے سائے تلے اپنی رضا کی راہوں پہ چلنے کی توفیق دے آمین

زینب ہے دل ہمارا اور جان ہے ہماری
ضامن روائیتوں کا ، پہچان ہے ہماری

منجانب

عنایہ احمد ، ہُما رحمٰن ، عطیہ رحمان، امتہ ا سّلام
ناصرہ ثانی(صدر مجلس ستونر)

رسالہ زینب کے پچّیس سال پورے ہونے پہ دِلی مبارکباد اور لجنہ اِما اللہّ ناروے کی خوشیوں میں شریک
ہونے کے ساتھ ساتھ خلیفہ وقت کی عمر اور صحت میں برکت اور احمدیّت کی بے پناہ ترقّیات کے لئے دعا گو

پاؤ ترقّیوں کو چُھو لو بلندیوں کو
بس منتظر تمہارا وہ نیلا آسماں ہے

منجانب:۔امتہ المنّان ندیم اور عزیزہ نتاشہ تحریم

زینب کی پچیس سالہ جوبلی کے موقع پر

دلی مبارک باد

خاکسار اپنے بچوں، اپنے لیے، اپنے خاوند۔ اپنے بہن بھائیوں اور تمام احمدیوں کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو خیر و عافیت سے رکھے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

دُعا گو

فوزیہ یاسمین ملک

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو
پیاری جماعت اور پیارے حضور کے ساتھ
قدم سے قدم ملا کر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کو
دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

تھا رشتہ دل وجان سے
پھلی خلافتوں سے
باندھا ھے تجہ سے دامن
اسی شدت و وفا سے

از طرف

شمسہ خالد

اللہ تعالیٰ رسالہ زینب کو
دن دوگنی رات چوگنی ترقی
عطا فرماتا چلا جائے۔
آمین

دُعا گو

مجلس عاملہ ستوونر

زینب کی 25 سالہ جوبلی کے موقع پر خاکسار کی طرف سے

دلی مبارک باد

خاکسار اپنے خاوند اور بچوں اور تمام اہل خانہ کی صحت وتندرستی اور کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے۔
نیز اسلام کی سربلندی کے لیئے دُعا کی درخواست ہے۔ہم اپنے دینی فرائض کو انجام دینے والے ہوں اور حقیقی
اسلام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔آمین

اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ

میری دُعائیں سُن لے اور عرضِ چاکرانہ

دُعا گو

ثناءعاصم

زینب کی 25 سالہ جوبلی کے موقع پر خاکسار کی طرف سے

دلی مبارک باد

خاکسار اپنے خاوند اور بچوں اور تمام اہل خانہ کی صحت وتندرستی اور کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے۔
نیز اسلام کی سربلندی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ہم اپنے دینی فرائض کو انجام دینے والے ہوں اور
حقیقی اسلام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔آمین

میری دُعائیں ساری کریو قبول باری

میں جاؤں تیرے واری کرتو مدد ھماری

دُعا گو

صباحت ماہ منیر

زینب کی 25 سالہ جوبلی کے موقع پر خاکسار کی طرف سے
دلی مبارک باد
خاکسار اپنے خاوند اور بچوں اور تمام اہل خانہ کی صحت و تندرستی اور کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے۔ نیز اسلام کی سربلندی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ہم اپنے دینی فرائض کو انجام دینے والے ہوں اور حقیقی اسلام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ آمین
دُعا گو
فوزیہ میر
☆☆☆☆☆

زینب کی 25 سالہ جوبلی کے موقع پر خاکسار کی طرف سے
دلی مبارک باد
خاکسار اپنے خاوند اور بچوں اور تمام اہل خانہ کی صحت و تندرستی اور کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے۔ نیز اسلام کی سربلندی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ہم اپنے دینی فرائض کو انجام دینے والے ہوں اور حقیقی اسلام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ آمین
دُعا گو
شمائلہ ڈار
☆☆☆☆☆

یا ربّ ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

لجنہ اماء اللہ ناروے کو رسالہ زینب کی 25 سالہ جوبلی پر
دلی مبارک باد
دُعا گو
قدسیہ عتیق

کیونکر ہو شکر تیرا، تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

لجنہ اماء اللہ ناروے کو رسالہ زینب کے 25 سالہ مجلّہ کی اشاعت پر بہت مبارک باد
دُعا گو
صفیہ انوری اور عصمت نصر

جماعت احمدیہ ناروے کو زینب رسالے کے 25 سال مکمل ہونے پر عاملہ مجلس پرنسدال کی طرف سے ڈھیروں مبارکباد
آپ مثبت کام کرتے جائیں خدا آپ کے لیے دوستیاں اور محبتیں خود پیدا کرتا جائے گا۔
اللہ تعالیٰ زینب رسالے کو مزید ترقیوں سے نوازتا چلا جائے۔آمین ثم آمین

محترمہ امتہ السلام عقیل صاحبہ	محترمہ عطیہ رفعت صاحبہ	محترمہ ناجیہ عدیل صاحبہ
محترمہ نبیلہ طیب صاحبہ	محترمہ شگفتہ رحمٰن صاحبہ	محترمہ عطیہ نصیر صاحبہ
محترمہ نبیلہ چیمہ صاحبہ	محترمہ عتیقہ احمد صاحبہ	محترمہ صباحت طارق صاحبہ
محترمہ قرۃ العین طلعت صاحبہ	محترمہ مبشرہ بشارت صاحبہ	محترمہ صباحت انجم صاحبہ
	عزیزہ بجیلہ احمد صاحبہ	

حضرت مسیح موعود کی ایک بہت پیاری بات :

''سب سے عمدہ دُعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں سے ہی دل سخت ہو جاتا ہے اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دُعا یہ ہونی چاہیے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دُور کرے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 30)

کناروں سے ملے جب بھی کنارے بھتے پانی کے
وھیں سے نور نکلا نور کا سیمیں بدن نکلا

love for all haterd for none

اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور ہمارے ذہنوں کو روشن خیال بنائے اور دلوں کو ہمیشہ ایمان کی دولت سے منور رکھے اور ہمیشہ نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں اور خلیفہ وقت سے کیے گئے عہد کو دل سے نبھانے والے ہوں۔ خدمت دین کو فضل الٰہی سمجھنے والے ہوں اور تقویٰ کی راہوں میں بڑھنے والے ہوں۔

تمام لجنہ وناصرات ناروے کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ سب کو زینب رسالہ کے 25 سال مکمل ہونے کی ﴿بے حد مبارک باد﴾

اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ترقیوں سے نوازے۔آمین

خاکسار تمام لجنہ ناروے سے مؤدبانہ درخواست کرتی ہے کہ میرے والدین کے لئے دُعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بڑھاپے کی تکالیف سے محفوظ فرمائے نیز میری بیٹی طیبہ وقاص، داماد اور نواسی اوران لوگوں نے جو گھر خریدا ہے بابرکت ہو اور خدا تعالیٰ نصیب والا بنائے۔صحت میں برکت عطا فرماتا چلا جائے اور اپنے فضلوں رحمتوں کا وارث بنائے۔آمین

اپنے بیٹوں طاہر احمد،طلحہ احمد اور حسن احمد کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دین و دنیا کی ترقیوں سے نوازے۔آمین۔خاکسار اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتی ہے کہ اس نے مجھے باوقار اور پرسکون زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائی اللہ تعالیٰ میری اولاد کو میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے اور اسی طرح میں سکون بھری اپنی زندگی گزارتی رہوں۔آمین

از طرف عتیقہ احمد مجلس پرنسدال

خاکسار اپنی صحت، اپنی بیٹیوں کے نیک سیرت جیون ساتھی کے لئے اور اپنے بیٹے کے نیک، خادم دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے۔

بہت ہو چکی اے زمانے کے مالک ، بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

ترے عرش کو جو ہلا دے الٰہی، دُعاؤں میں اب تو وہ پیدا اثر کر

ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں لے لے، ہمارے گناہوں سے تو درگزر کر

بہت ہو چکی اے زمانے کے مالک،بس اب اپنے لطف و کرم کی نظر کر

لجنہ اماء اللہ ناروے کو زینب کے پچیس سال پورے ہونے کی اشاعت پر

دلی مبارکباد

دُعا گو

شگفتہ رحمان مجلس پرنسدال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زینب کی سلور جوبلی کے موقع پہ دلی مبارکباد

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لا علمی
سخن میں اس کے ہمتائی، کہاں مقدورِ انسان ہے

اللہ کرے ''زینب کی قلمی کاوشیں'' اندھیرے میں اُجالا بکھیرنے والی ہوں۔ آمین

دُعا گو

ممبرات عاملہ لامبرشیئر

(راضیہ محمود، عالیہ محمود، منصورہ افتخار، شاہدہ نسرین، سلطانہ قدوس)

اس زمانہ میں اماموں کی بڑی کثرت ہے — مقتدی ملتے نہیں ان کی بڑی قِلت ہے
اس پہ یہ اور ہے آفت کہ ہیں باغی پیرو — اور لیڈر کو جو دیکھو تو وہ کم ہمت ہے

رسالہ ''زینب'' کی پچیس سالہ خدمات پر ہم تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتی ہیں

منجانب

مجلس ہولملیا

محترمہ امتہ لطیف، محترمہ امتہ القیوم، محترمہ بشریٰ خالد، محترمہ کلثوم اختر، محترمہ عمارہ عزیز محترمہ سعیدہ انور، محترمہ فرحت تنویر، محترمہ شمیم اختر، محترمہ زاہدہ غنضفر، محترمہ نوشابہ غزال، محترمہ تہمینہ عدیل، محترمہ فرخندہ سرفراز، محترمہ مریم امتیاز، محترمہ رعنا گلِ انور

تیرا ہرھر لفظ اے پیارے مسیّحائے زماں — حق کے پیاسوں کے لیے آبِ بقا ھو جائے گا
کیوں نہ گردابِ ھلاکت سے نکل آئے گی قوم — کشتئی دیں کا خدا جب نا خدا ھو جائے گا

ہماری دعا کہ ہمارا یہ رسالہ آنے والے وقت میں بھی اسی طرح کامیابی سے شائع ہوتا رہے اور زیادہ سے زیادہ لجنہ کے لیے لکھ سکیں۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں میں لگنے والا درخت اب اپنی عمر کے پچیس سال پورے کر چکا ہے۔اب تک اس کے اندر اپنے نام اور معنی کے اعتبار سے زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ خصوصیت ضرور پیدا ہو چکی ہیں۔ اور انشاء اللہ بہت جلد یہ اپنے نام کے مطلب کی طرح مکمل خوبصورتی اختیار کر لے گا۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور اس کی خوشبو سے ناروے کی فضا معطر ہو جائے۔آمین

قطرہ نہیں ہے فضل کا دریا ہے اصل میں
لجنہ نہیں عمل کا سمندر ہے اصل میں
وہ درس جو دیا ہمیں نصرت جہاں نے
اس درس کا مزید تسلسل ہے اصل میں
محور ہے فضل عمر کی سوچوں کا سر بسر
آئینہ بن رہی ہے جماعت کا اصل میں
صنفِ عمل بنانے کی تھی جس کی آرزو
اس رہبر موعودؓ کی چاہت ہے اصل میں

شکریہ

لجنہ مجلس درامن

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت　　کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت

دے رُشد اور ہدایت اور عمر اور عزّت　　یہ روز کر مبارک　سُبحٰنَ مَنْ یَّرَانِیُ

خاکسار اپنی صحت، بچوں کے نیک، خادم دین، خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور خلیفۂ وقت سے وفا و اخلاص اور پیار کا تعلق رکھنے اور ان کے نیک سیرت جیون ساتھی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے۔ نیز اپنے بیٹوں سہیل شجاعت احمد اور شہروز احمد کے نئے گھر خریدنے کے بابرکت ہونے اور شہروز کا رشتہ طے ہونے پر اس کی کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتی ہے۔

لجنہ اماءاللہ ناروے کو ''زینب'' کی پچیس سالہ سلور جوبلی کی اشاعت پر دلی مبارکباد

دُعا گو

نازیہ بشارت بھٹی

رسالہ ''زینب'' کی سلور جوبلی کے موقع پہ مبارکباد

شکریہ زینب جس نے ہمارے قلم کو طاقت دی اور ہماری تحریری صلاحیتوں کو نکھارتے ہوئے علم کے اعلیٰ معیار کے حصول کے سفر پر گامزن کیا۔ خدا کرے اس علم کی چاہ سے ہمیشہ پیاسوں کی پیاس کو تسکین ملتی رہے اور یہ دن دُوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ ہماری عاملہ کو اس کا حق ادا کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

دُعا گو

عاملہ مجلس نینیدال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکسار اپنی تمام بہنوں اور بچیوں کو اس خوبصورت رسالہ کے ''پچیس سال'' مکمل ہونے پر دلی مبارکباد دیتی ہے اور اس پُرمسرت موقع پر اپنے والد محترم اور اپنے خاوند، بچوں اور بچوں کے جیون ساتھیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہے کہ مولیٰ کریم انہیں صحت وعافیت والی لمبی عمریں دے اور نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ خاص طور پر اپنے دونوں واقفین بیٹوں کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم انہیں نیک اور خادم دین بنائے اور خلافت کی حبل اللہ کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامنے والا بنائے۔ آمین ثم آمین

دُعاؤں کی طالب

سیّدہ امتہ السلام عقیل

لجنہ اماء اللہ ناروے کو رسالہ ''زینب'' کی سلور جوبلی کی

دلی مبارکباد

آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو
دیکھو رکنے نہ پائیں قدم دوستو

دُعاگو

ممبرات لجنہ تھونس برگ

ہے اُسی کا یہ فضل وکرم دوستو
آگے بڑھتے رہو دم بدم دوستو

ہم لجنہ اماء اللہ ناروے کو ''زینب'' کی سلور جوبلی پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہیں

دُعاگو

ممبرات لجنہ مجلس فریدرکستاد

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کو ''زینب'' کی 25 سالہ جوبلی کی

دلی مبارک باد

خاکسار اپنے خاوند اور بچوں اور تمام اہل خانہ کی صحت وتندرستی اور کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہے

الٰھی ہمیں تُو فراست عطا کر
خلافت سے گھری محبت عطا کر

دُعاگو

صدیقہ وسیم

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکروسپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

لجنہ اماءاللہ ناروے کو رسالہ ''زینب'' کے پچیس سال مکمل ہونے پر
دلی مبارکباد

دُعا گو

ممبرات لجنہ مجلس نور

رحمتیں برسا رہا ہے آج بھی ربِّ رحیم
فضل اپنے کر رہا ہے ہر گھڑی مولا کریم
آج بھی دکھلا رہا ہے وہ صراطِ مستقیم

لجنہ اماءاللہ ناروے کو رسالہ ''زینب'' کے پچیس سال مکمل ہونے پر
دلی مبارکباد

دُعا گو

ممبرات لجنہ مجلس لورن سکوگ

دعائیہ اعلانات

=محترمہ سلطانہ قدوس اپنے بھائی جو جرمنی میں 5 سال سے مقیم ہیں لیکن ابھی کیس پاس نہیں ہوااور 2 دفعہ ریجیکٹ ہو چکا ہے ان کا کیس پاس ہونے اور پاکستان سے ان کی بیٹیوں کے جرمنی پہنچ جانے نیز اپنے میاں اور بچوں کی صحت والی لمبی عمر کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ قدسیہ عزیز اپنے شوہر اور بچوں کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ صالحہ فردوس اپنے نواسے کی پیدائش پر عزیزم کی صحت وسلامتی والی لمبی زندگی، خادم دین اور نیک وفرمانبردار بننے کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

=محترمہ امتہ الجمیل اپنی والدہ کی صحت وسلامتی والی لمبی زندگی نیز فیملی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ شمع شاکر اپنے بچوں اور شوہر کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو نیک، لائق، خادم دین اور فرمانبردار بنائے۔آمین

=محترمہ لبنیٰ طارق اپنی بیٹی عزیزہ مہک طارق کی پڑھائی اور دوسرے سب بچوں کے نیک، لائق اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

=محترمہ امتہ الطیف انور اپنی بیٹی شازیہ انور اور بہو عاصمہ عدیل کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل سے نوازے نیز اپنی والدہ محترمہ نذیراں بانو صاحبہ کی صحت کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ امتہ القیوم اپنے بچوں اور شوہر کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو زندگی کے ہر مشکل مرحلے میں کامیابی عطا کرے اور ان پر اپنا خاص فضل فرمائے۔آمین

=محترمہ عمارہ عزیز، مریم امتیاز، سعیدہ انور، رعنا گل انور اور فرخندہ کنول اپنے خاندان اور بچوں کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ سیّدہ بشریٰ خالد اپنی بیٹی مدیحہ عروج کے لیے دُعا کی خاص دعا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل سے نوازے اور پرسکون زندگی عطا کرے۔آمین

=محترمہ لبنیٰ کریم اپنے بچوں اور نواسوں کے خادم دین ہونے کی درخواست دُعا کرتی ہیں۔

=محترمہ ریحانہ متین اپنے بچوں کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

=محترمہ امتہ الرؤف سب زینب پڑھنے والوں کی خدمت میں عاجزانہ و دردمندانہ دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ وہ میرے میاں، میرے بچوں اور بچوں کے بچوں کو خاص دُعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ نیک، خادم دین بنائے اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔آمین۔سب دعا کرنے والیوں اور والوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو میرے بیٹے کی صحت یابی کیلئے دُعا کر رہے ہیں اور کی ہے۔خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔آمین۔آپ کی دُعاؤں سے میرے بیٹے سیّد طارق شاہ نے اپنی جاب شروع کر دی ہے۔جاب اس کے لیے خیر و برکت کا موجب ہو۔آمین۔میرے بیٹے سیّد منصور شاہ نے اپنی فرم کا آغاز کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو دین ودنیا کی حسنات عطا کرے۔آمین

=محترمہ منصورہ نصیر اپنے شوہر کی صحت وتندرستی والی فعال درازئ عمر کے لیے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

=محترمہ بلقیس اختر اپنی اور اپنے اہل خانہ کی صحت وسلامتی اور بچوں کی کامیاب زندگی کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ رفعیہ احمد اپنے بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کے لیے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

=محترمہ مدیحہ یوہانسن اپنی اور اپنے ہونے والے بچے کی زندگی اور صحت وعافیت کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ نصرت ادریس صاحبہ اپنی صحت وسلامتی اور اپنے میاں اور بچوں کی صحت وتندرستی اور ہر شر اور پریشانی سے محفوظ رہنے کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ نصرت بن عقیل اپنی صحت وتندرستی اور بچوں کی کامیابی اور نیک نصیب کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

=محترمہ ڈاکٹر ہالہ اپنی صحت اور اپنے اہل خانہ کی صحت وتندرستی اور بچوں کے نیک، خادم دین ہونے اور نیک نصیب کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

=محترمہ سعیدہ نعیم صاحبہ اپنے بچوں کی صحت وتندرستی اور نیک خادم دین ہونے اور اللہ تعالیٰ ان کو دین ودنیا کی حسنات عطا کرے۔اور شوہر کی صحت وسلامتی کے لیے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔آمین

بچوں کی دنیا

پیاری ناصرات : ہمیشہ خوش رہیں

امید ہے سب اپنی پڑھائی میں مصروف ہونگی ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین کے ساتھ دنیا میں بھی ترقی عطا فرمائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ والدین کا کہا ضرور مانیں اور ان سے حسنِ سلوک کریں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا

تیری ماں۔
پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔
اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔
اس نے چوتھی بار پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ

تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔
اللہ تعالیٰ آپ سب بچیوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ مثالی احمدی ناصرات بن سکیں۔ آمین

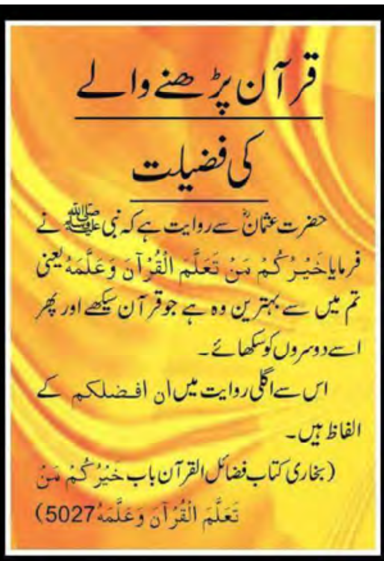
قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور پھر اسے دوسروں کو سکھائے۔
اس سے اگلی روایت میں ان افضلکم کے الفاظ ہیں۔
(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ 5027)

”ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔
کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو
اس کو کہیں تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرمودہ 4 جولائی 1997ء)

”اپنی نمازوں کی حفاظت کریں ۔اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں
کیا ہم شوریٰ کی اس تجویز کے مطابق اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش کررھے ھیں؟

کرنا چاہتے ہو تو

☆ابتداء کرنا چاہتے ہو تو بسم اللہ سے کرو
☆گرنا چاہتے ہو تو سجدہ میں گرو
☆کوشش کرنا چاہتے ہو تو بار بار کرو
☆مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو بہادری سے کرو
☆بولنا چاہتے ہو تو سچ بولو

جوابات: 1۔ سیڑھیاں 2۔عرب 3۔مرچ 4۔قمیض

نرم اور پاک زبان کا استعمال

مریم رضوان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ اور تم لوگوں سے نرمی کے ساتھ بات کیا کرو۔

ہم سب چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہم سے نرمی اور محبت سے بات کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بھی دوسروں کے ساتھ نرمی اور محبت سے گفتگو کرنی چاہئے۔ اگر ہم اپنی زبان سے سخت الفاظ نکالیں گے تو کوئی ہماری بات سننے والا نہ ہوگا۔ اگر ہم سب سے ہنستے، مسکراتے ہوئے ملیں اور نرم اور اچھی گفتگو کریں تو سب ہماری بات غور سے سنیں گے۔

ہمیں اپنے اندر یہ حوصلہ اور صبر بھی پیدا کرنا ہے۔ کہ اگر دوسرے ہمیں بُرا بھلا کہہ رہے ہیں تو ہم جواب میں انہیں ویسا ہی نہ کہیں بلکہ خاموشی اختیار کریں۔

سکول میں اکثر بچوں کو بات بے بات گالیاں یعنی banneord استعمال کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ رہ کر، دیکھا دیکھی ہمیں بھی ویسا نہیں کرنا چاہئے۔

ہمیں اپنی زبان کی حفاظت خود کرنی ہے۔ اپنے پر کنٹرول کرنے کی عادت، غصہ پر قابو پانا سیکھنا ہے۔ نرم اور پاک زبان کا استعمال ایک اعلیٰ اخلاق ہے۔ اگر ہم چھوٹی عمر سے ہی یہ سیکھ لیں گے تو یہ ہماری عادت بن جائے گی۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسکرا کر بات کرنا اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نرم اور پاک زبان کا استعمال کرنے والے ہوں۔ اور شیطان کی بات مان کر گندی زبان استعمال نہ کریں۔

اس ماہ کا پیغام

اپنی زبان کو سلام کرنے کا عادی بنا لو

اس سے دوست بڑھتے ہیں

اور دشمن کم ہوتے ہیں

پھر حضور فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اس زمانہ میں کیسے کیسے جدید علوم پیدا ہوں گے اور خود مسلمانوں میں کیسے کیسے خیالات کے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ ان سب باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دے رکھا ہے اور کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہو گئی ہو اور وہ قرآن شریف میں پہلے ہی سے موجود نہ ہو۔

ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۵۲

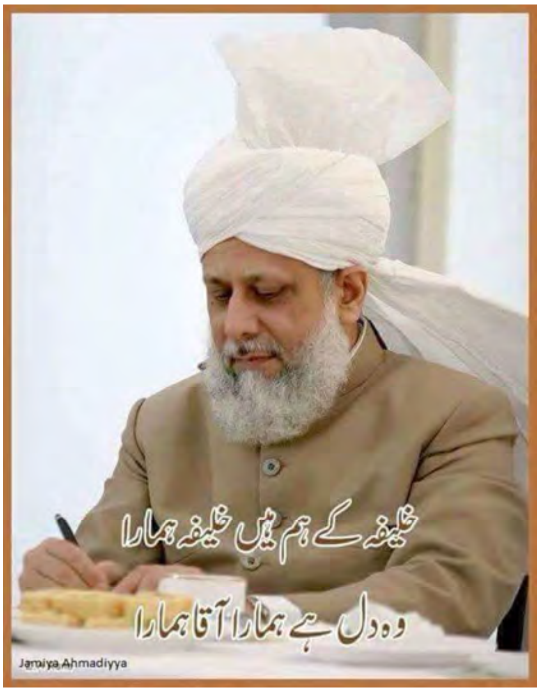

ذرّہ سی نیکی کا بدلہ

ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ میں تجھے جادو سکھا دوں گا۔ شرط یہ ہے کہ تُو کوئی بھلائی نہ کرے۔

جب دنوں کی تعداد پوری ہو گئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا تو نے اِن دنوں میں ضرور کوئی بھلائی کی ہے۔

جس کی وجہ سے تو نے جادو نہیں سیکھا اس نے کہا میں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا سوائے اس کے کہ راستہ میں سے کانٹا اُٹھایا۔

اس نے کہا۔ بس یہی تو ہے جس کی وجہ سے تو جادو نہ سیکھ سکا۔ تب وہ بولا خدا تعالیٰ کی بڑی مہربانیاں ہیں کہ اس نے ذرّہ سی نیکی کے بدلہ بڑے بھاری گناہ سے بچا لیا۔ (حکایات شیریں)

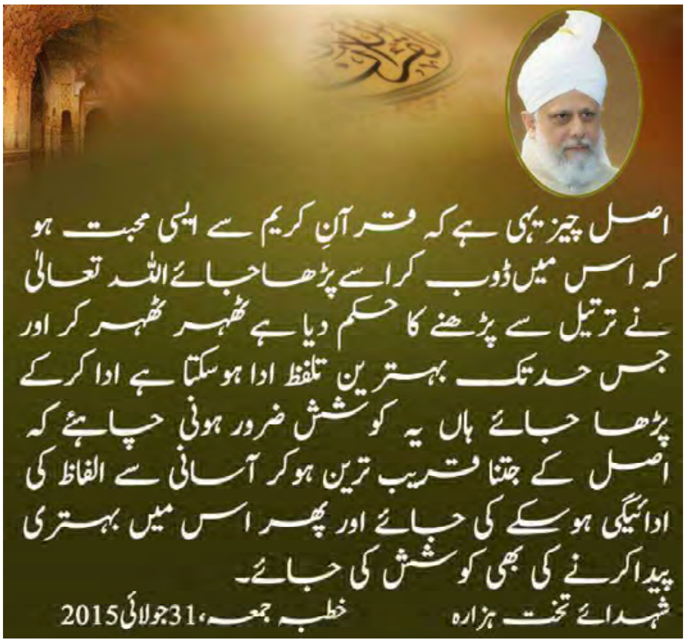

روٹی کی لذت

”کئی شاید سمجھتے ہوں کہ اتنی لذت نہیں ملتی جتنی ان کی گھر کی روٹی میں ملتی ہے لیکن ہمیں تو بہت لذت آتی ہے۔ سب سے زیادہ روٹی جو میں نے عمر میں کھائی ہے وہ تازہ گرم گرم تنوری روٹی تھی جو جلسہ سالانہ کے تنور سے نکلی اور میں نے بغیر سالن کے کھالی اور ساتھ پانی پی لیا۔ بہت سے کھانے میں نے کھائے ہیں۔ اب بھی اس روٹی کی لذت دل میں سرور پیدا کرتی ہے حالانکہ اس وقت نہ جلسہ ہو رہا ہے اور نہ تنور چل رہا ہے“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرمودہ 28 نومبر 1975)

بوجھوں تو جانیں

❁ نیچے سے اوپر جاتی ہے	اوپر سے نیچے آتی ہے
آپ کا سارا بوجھ اٹھا کر	یونہی وہ آتی جاتی ہے
❁ پہلا ملک کا حرف اُڑایا	باقی نام خدا کا پایا
❁ سرخ اور سبز ہیں دونوں رنگ	ایک سی صورت ایک سا ڈھنگ
❁ گلا تو ہے سر ساتھ نہیں	بازو ہیں کوئی ہاتھ نہیں

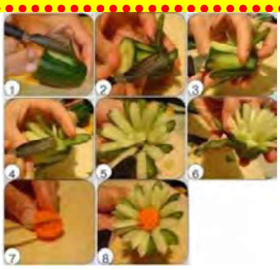

لطائف

(ایک شخص بچے سے) بیٹا: ڈاک خانہ کہاں ہے؟

بچہ: ہمارے گھر کے سامنے

شخص: تمھارا گھر کہاں ہے؟

بچہ: ڈاک خانے کے سامنے۔

شخص: (تنگ آ کر) یہ دونوں کہاں ہیں؟

بچہ: آمنے سامنے

ایک ڈاکٹر صاحب کو ماشاءاللہ اور انشاءاللہ کہنے کی بہت عادت تھی اُن کے پاس ایک مریض آیا اور اُس نے پوچھا

مریض: ڈاکٹر صاحب مجھے بہت تیز بخار ہے

ڈاکٹر: ماشاءاللہ

مریض: ڈاکٹر صاحب میں مر تو نہیں جاؤں گا

ڈاکٹر: انشاءاللہ

عثمان: اگر رات کو نیند نہ آئے تو؟

سلمان: نہ آئے تو اس کے آنے کا انتظار کرنے سے بہتر ہے کہ آدمی سو ہی جائے۔

گاہک دوکاندار سے: اس شیشے کی کیا گارنٹی ہے؟

دوکاندار: اگر اسے 100 ویں منزل سے پھینکو تو یہ 99 منزلوں تک نہیں ٹوٹے گا۔

5. Kutt basilikum, bland i tomatene sammen med sitronsaft og sitronskall.

6. Smak til med salt og pepper. Sett til side.

7. Del fisken i fire like store biter, krydre med salt og pepper på begge sider. Stek den i en stekepanne sammen med olivenolje til den har fått en fin farge på ene siden. Tilsett tomatsausen og la koke i 3 minutter til fisken er gjennomkokt.

Guakomole

Til sunn og ekte guacamole til et tex-mexmåltid for to trenger du omtrent:

- 1 moden avocado
- saften av 1/4-1/2 lime
- 2 ts finhakket rød chili
- frisk koriander, finhakket
- salt og hvit pepper

Del avocadoen i to, ta ut steinen og grav ut fruktkjøttet med en skje. Mos avocadoen med en gaffel og press over limesaften. Tilsett chilien og smak til med salt pepper og eventuelt mer limesaft.

Guacamole bør tilberedes rett før den skal serveres, da avocadoen blir brun dersom den står litt. Limesaften (eller sitronsaft) forhindrer at avocadoen blir brun. Det samme gjør også avocadosteinen, så la gjerne den ligge oppi den ferdige guacamolen frem til servering.

Serveres som tilbehør til for eksempel nachos, kyllingtaco med bønner og gulrot eller tortillas med kjøttfyll.

SKREI MED TOMAT- OG BASILIKUMSAUS

4 porsjoner

Ingredienser:

- 800 g skreifilet uten skinn
- 2 ss olivenolje
- ½ ts salt
- ¼ ts pepper

- 5 dl røde og gule cherrytomat
- 2 båter hvitløk
- 2 ss olivenolje
- ½ ts chiliflakes
- 1 dl tørr hvitvin
- 1 dl frisk basilikum
- 2 ts sitronsaft
- 1 ts revet sitronskall
- ½ ts salt
- ¼ ts pepper

SLIK GJØR DU

1. Forvarm ovnen til 160° C
2. Del tomatene i to, skrell hvitløken og kutt den fint.
3. Sett en stekepanne på medium varme, tilsett olivenolje, hvitløk og tomater.
4. Stek tomatblandingen på lav varme i 10 minutter. Ha hvitvin i pannen og kok i ett minutt.

BARNESIDE

«Denne verden er ikke noe annet enn en felle. Det eneste stedet hvor mennesket er trygt og føler velvære er hos Gud, isolert fra alt annet»

- Hadrat Mirza Ghulam Ahmad, utlovede Messias[as]

«Si noe fint eller forbli stille»

- Profeten Muhammad[SAW]

«Si sannheten, selv om den kanskje er bitter og ubehagelig for folk»

- Profeten Muhammad[saw]

SPØRSMÅL & SVAR MED HUZOOR[ABA]

HVILKE BØKER ER DET VIKTIG AT NASIRAT LESER?

Dere burde først og fremst lese den hellige Koranen med oversettelse og Nasirat-pensumet. Etter det kan de lese enkle og lettleste bøker. Dere kan i en liten alder også lese enkle utsagn av den utlovede Messias[as].

HVA PLEIDE DU Å GJØRE I DIN FRITID DA DU VAR BARN?

Enten leste jeg skjønnlitterære bøker, eller så lekte jeg med jevnaldrende barn. Om kvelden gikk vi ofte til banen og spilte cricket sammen.

HVORDAN BURDE VI LÆRE OSS DET SOM UNDERVISES PÅ SKOLEN?

For det første burde dere følge med under undervisningen og være fullstendig fokusert. Når du kommer hjem burde du lese over stoffet en gang til. Da tror jeg at du vil ha lært det godt nok. Om du leser den hellige Koranen og memorer den vil hukommelsen din bli bedre, og det vil gjøre det enklere for deg å lære deg skolestoff også.

3 GÅTER

Det står flere bøker i en bokhylle. Hvis én av bøkene er den 4. fra venstre og 6. fra høyre, hvor mange bøker står det i hylla?

Jeg er født samtidig som jorden, kommer til å leve like lenge, men vil aldri bli 5 uker gammel. Hva er jeg?

Hva kommer inn gjennom vinduet, men får ikke plass inne?

1: 9, 2: månen, 3: sola

FINN DIN EGEN STIL

Hijab trenger ikke å være kjedelig og stygt. Eksperimenter gjerne med nye mønstre og farger som passer din stil og personlighet. Finn ut hva du liker best og hva som gir selvtilliten din en boost. Men husk at purdah har retningslinjer som må opprettholdes (se Tale til Lajna, Jalsa Salana Canada 2016)

INSPIRERENDE KVINNER

Se deg omkring i din vennekrets, i moskeen, ute i samfunnet og i media og du vil finne historier om inspirerende kvinneskikkelser som «til tross for» sin Hijab har klart å oppnå suksess. Deres selvtillit er en inspirasjon for alle kvinner uavhengig av religion, etnisitet og bakgrunn ettersom de setter et tydelig eksempel på hvordan en kvinne kan lykkes uavhengig av hennes kledning. De viser at Hijab i seg selv ikke er et undertrykkende fenomen, men kan faktisk fungere som et befriendene medium. Ibtihaj Muhammad, en amerikansk muslimsk kvinnelig fekter deltok nettopp i olympiske leker i Rio der hun sammen med mange andre ble en kilde til inspirasjon.

EN PÅMINNELSE: Du kan oppnå hva du vil og en Hijab vil aldri sette en stopper for deg.

GRATULASJONER FRA LAJNA IMAILLAH NORGE

Med Allahs velsignelser har Zainab-magasinet fylt 25 år og i den forbindelse ønsker vi i Lajna Amla Kristiansand å sende varme gratulasjoner til alle medlemmer av Lajna og Nasirat Norge. Zainab-magasinet startet i begynnelsen av 1990-tallet og har siden bidratt med kunnskapsrike artikler, gode matoppskrifter, helsetips og underholdende barnesider. Både norsktalende og urdutalende Lajna og Nasirat har hatt glede av å lese magasinet. Det er ingen tvil om at Lajna Imaillah Norge og Nasirat har vært engasjerte og lidenskapelige i arbeidet med Zainab. Et av målene med Zainab har vært å involvere flest mulig Lajna til å skrive artikler, slik at vi kan nå ut til alle målgrupper. Skribentene har søkt om aktuelle temaer opp igjennom 25 år og skrevet interessante innlegg som vi har hatt stor nytte av både på et individuelt og felles plan. Det har vært en glede å se utviklingen av Zainab og vi ber om at Allah fortsetter å velsigne dette arbeidet og bringer det til nye høyder, AmIn.

Varme hilsener fra Kristiansand

«Hans nåde omfatter alle, hvordan skal man takke Han? Vi alle er et produkt av Han, elsk Han!»

Den utlovede Messias, *Mehmood ki Amin*

Gratulerer til Zainab for 25-årsjubileum!

Fra Lajna Imaillah Kristiansand

Redaktøren tipser!

HVORDAN FÅ SELVTILLIT MED HIJAB?

Selv om du allerede bruker Hijab eller planlegger å starte i nærmeste fremtid kan man trenge litt motivasjon for å fortsette eller å komme i gang.

Denne utgaven av Zainab er dedikert til kvinnen i Islam og hennes stilling i samfunnet. Praksisen av Purdah er en sentral måte å skjenke henne styrke og selvstendighet på og bidrar i hennes autonomi. Videre følger noen tips og råd om hvordan finne motivasjon i hverdagen som muslimsk kvinne.

Med det negative fokuset rundt muslimer kan det virke overveldende å føle motivasjon til å bruke hijab. Du trenger ikke å få dårlig samvittighet, fordi det krever en enorm styrke og selvtillit når verden kaster tvilende blikk i din retning. Men du må ikke glemme at det finnes en dyp skjønnhet bak denne praksisen.

REVURDER DINE INTENSJONER

Hvorfor startet du å bruke Hijab? Hvorfor vil du bruke Hijab? Er det for å tilfredsstille dine foreldre? Tilfredsstille et annet menneske? Hvis du bruker Hijaben for noen andre enn Allah vil det bli vanskelig å fortsette med det. Hvis du på en annen side gjør det for Allahs skyld kan du minne deg selv på det. Påminn deg selv på at din eneste hensikt som muslim er å tilfredsstille din Skaper. En slik tankegang vil gjøre lettere for deg å fortsette. Men hvis du bruker den for å behage et menneske vil du bli fristet til å ta den av når dine meninger om vedkommende endrer seg med tiden.

BE FOR VEILEDNING

Den kan være en utfordring å bruke Hijab i et samfunn der praksisen blir sett ned på og kritisert. Husk at den eneste måten å oppnå styrke for å stå imot hindringer i livet er gjennom bønn. Be for styrke og mot til å fortsette og stå imot de som er fiendtlig innstilte mot Hijab med selvtillit. Dessuten vil bønn gjøre det mulig for deg å klargjøre dine intensjoner (jfr. Punkt 1)

ØK DIN KUNNSKAP

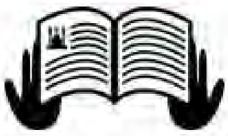

Ettersom Hijab er et tydelig symbol på Islam og muslimer, er det også et middel for å utføre Tabligh, og for at vi fult og helt skal forstå hensikten med denne praksisen er det viktig at vi søker kunnskap om den. Dette kan hjelpe deg med skille mellom kulturelle krav som er knyttet til Purdah og den filosofien som Islam presenterer. Den hellige Koranen og Ahadith er en god kilde til kunnskap samt bøkene til den utlovede Messias (as) og talene til samtidens kalif (se Tale til Lajna, Jalsa Salana Canada 2016). Dette vil gjøre det lettere for deg å svare på eventuelle spørsmål og anklagelser som måtte oppstå både i ditt eget hode og i hodene på dine medmennesker. Kunnskapen vil også gi deg en riktig følelse av hvorfor Hijab er bra for akkurat deg uavhengig av hva andre måtte mene og tro.

HIJAB

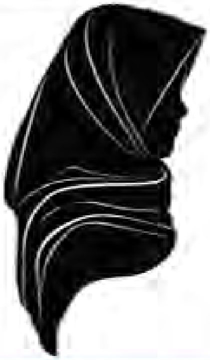

Noen ganger bruker kvinner hijab uten å dekke til håret og ansiktet. En del kvinnelige konvertitter legger merke til dette og nevner at Ahmadi Muslimske kvinner ikke dekker håret på riktig måte. Husk at minimumskravet for purdah satt av den utlovede Messias (as) er: dekket panne, ikke synlig hår hverken foran eller bak, dekket hake og begge kinn. DETTE GJELDER KUN SÅ LENGE ANSIKTET ER SMINKEFRITT.

MOTE

Mange kvinner bruker hijab på en korrekt måte, men klærne deres er uanstendige. Det er også blitt moteriktig å bruke bukser med lange splitt som synliggjør mye hud. Ahmadi Muslimske kvinner burde avholde seg fra slike trender. Ingen blir frarådet fra å bruke jeans, men den skal brukes med en overdel som når ned til knærne.

Selv om en kvinne ikke trenger å gjøre fullverdig purdah med hijab foran en Mehram (menn som kvinner ikke kan gifte seg med), må hun likevel kle seg anstendig. Det er mange ikke-Muslimske kvinner som deltar under våre sammenkomster. Disse kvinnene vet om vår religiøse kleskode, og kommer derfor kledd i anstendige klær. Mange av dem kommer til og med ikledd en hijab, selv om de ikke bruker den i sine hverdagslige liv. Hvis ikke-Muslimske kvinner som ikke har blitt formant om å bruke hijab, kan kle seg anstendig, så hvorfor kan ikke Ahmadi muslimske kvinner gjøre det?

HVEM ØNSKER DU Å TILFREDSSTILLE?

Mange Ahmadi muslimske jenter tror at hvis de bruker hijab så vil de bli ansett for å være intelligensmessig tilbakestående. Disse jentene må avgjøre om de ønsker å tilfredsstille Allah eller mennesker. Ønsker disse jentene å adlyde Allah eller blindt overse Hans formaning? En ikke-Ahmadi Muslimsk kvinne kan påstå at hun er uvitende om formaningen, fordi hun ikke besitter nok kunnskap om den hellige Koranen. Men ingen Ahmadi muslimsk kvinne kan hevde at hun ikke har hørt om denne formaningen. Kvinner blir stadig og regelmessig påminnet om Guds påbud.

Enhver Ahmadi Muslimsk kvinne må reflektere over seg selv og utføre endringer, ellers vil disse motetrendene sakte men sikkert føre til ytterligere nakenhet. De kvinnene som allerede utfører purdah burde ikke svekkes i deres selvtillit.

Hvis en jente er redd for å bruke hijab er det viktig at hennes mor øker hennes selvtillit. Hvis en mor ikke oppdrar sin datter på 11-12 år om å kle seg anstendig vil hun slite med å legge om sine vaner når hun blir eldre. I dag må Ahmadi mødre mer enn noen sinne streve etter å oppdra sine barn i lyset av læren til Islam og Koranen. Husk at ingen av Allahs formaninger er av liten betydning. Det store fokuset på purdah er for å veilede oss når vi glemmer oss bort. Ikke se på motetrendene, men se heller om de i det hele tatt faller innenfor kategorien av 'anstendighet'. Måtte Allah gjøre oss i stand til å følge formaningen, Amen.

PURDAH

Påbudet om purdah er ikke et påbud oppfunnet av den utlovede Messias (as) eller hans kalifer, det er Allahs påbud. Formaningen nevnes i Koranen ved mange anledninger. Påbudet utelater ingen detaljer, og forklares med gode resonnementer i forhold til kontekst og ulike situasjoner.

Når jenter blir fortalt om purdah mener de at dette er en gammel tradisjon. Det forekommer flere tilfeller der kvinner som kommer fra Pakistan neglisjerer sin purdah. Det er en del menn som ikke ønsker at deres mødre skal praktisere purdah i utviklede samfunn. Disse mennene sier ting som 'Hvis du bruker en hijab her vil politiet arrestere deg.' Dermed vil mødre som har praktisert purdah hele sitt liv, gi slipp på den i frykt for politiet.

VIKTIGHETEN MED PURDAH I ISLAM

Islam ønsker å skjenke kvinnen respekt og verdighet. Før påbudet om purdah blir menn beordret til å senke sine blikk. Mange menn vil - til tross for at en kvinne er i purdah - prøve sitt ytterste for å få et glimt av henne. Islam påbyr kvinnen å beskytte seg selv med anstendighet slik at hun kan bli vernet mot blikkene til slike menn.

MENN FORMANES FØRST TIL Å VISE RESPEKT OG VERDIGHET OVERFOR KVINNER. DERETTER FORMANES KVINNER TIL Å SENKE SINE BLIKK OG BEVARE SIN DYD.

BURKA/KÅPER

Den hellige Koranen nevner 'å bevare sin kyskhet', utenom det som ikke lar seg skjule. Når Allah oppfordret kvinner til å utføre purdah var det i form av en 'chaadar' (skjerf) som draperes rundt en kvinne. Konseptet om en burka (kåpe) ble utviklet i senere tid til fordel for kvinnen. I dag blir kåper designet med for mange broderier og detaljer. Husk at formaningen om 'purdah' ble gitt for å verne kvinnen mot blikk fra menn. Slike kåper virker derfor mot sin hensikt ettersom de vekker oppmerksomhet. Noen kåper er så tettsittende at alt som var ment å dekkes blir enda mer definert. I tillegg designes det kåper med lange splitt og uten knapper. Disse kåpene brukes med tettsittende jeans eller tights, og t-skjorter eller korte bluser. Dette er ikke purdah. Alle disse påfunnene er en hån av Allahs formaning om purdah!

SVIGERDØTRE

Hvis sønner og døtre oppdras på en god måte vil ingen kvinne vil noen gang bli ulykkelig på grunn av sin svigerfamilie. Ingen kone vil bli fratatt kjærligheten til sin ektemann. Og ingen svigermor vil ha noe påskudd til å klage over sin svigerdatter.

Dette er oppskriften på et paradis på denne jord der vi blir kvitt slike problemer.

Muligheter for diskusjoner oppstår når svigermødre glemmer at de selv en gang var nygifte og nyankomne i en familie, og trakasserer sine svigerdøtre. Svigerdøtre trakasserer tilbake i fare for å bli undertrykt.

De burde i virkeligheten forstå hverandre.

ØKENDE TILFELLER AV TRAKASSERING

Det finnes gode svigerdøtre og svigermødre som lever i fred med hverandre, Alhamdulillah. Det er mange svigermødre som behandler sine svigerdøtre som sine egne døtre. Men de svigermødrene som ønske rå skape problemer, vil finne et smutthull. Noen ganger er det et sjokk å måtte innse at Ahmadi Muslimske mødre behandler sine svigerdøtre på en dårlig måte.

Hvis dere ønsker å skape Paradis, må mødrene skape det.
Hvis dere ønsker å bli kvitt problemer, må mødrene kvitte seg med dem.
Dette er ansvaret til en gudfryktig kvinne.

'Og de som ikke faller døve og blinde når de blir påminnet om deres Herres åpenbaringer.' (25:74)

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا
عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٤﴾

Det vil si at en gudfryktig mann eller kvinner handler umiddelbart når de hører Allahs påbud. Dette burde være en standard for en sann troende.

KRISTENDOMMEN

Det kommer stadig frem i nyhetsbildet at en stor del av kristne forlater Kristendommen, ettersom de slutter å tro på Guds eksistens. Selv en del kristne lærde har gitt uttrykk for at det som før var en synd ikke lenger blir oppfattet som syndig ettersom folk nyter det. Husk at Gud har sendt Islam for å lede menn og kvinners oppmerksomhet mot deres ansvar.

Enhver Ahmadi Muslimsk kvinne må forstå sitt ansvar. Vi anser oss i dag for å være kunnskapsrike, men nivået av tro er svekket. Mødre fokuserer kun på barnas verdslige kunnskap og utdanning, og neglisjerer deres religiøse utdannelse og spirituelle næring.

En kvinne kom til den utlovede Messias (as) med sitt syke barn og fortalte at legene hadde gitt opp på han, og at gutten har konvertert til Kristendommen. Kvinnen spurte den utlovede Messias (as) om han kunne få gutten til å resitere Kalima (trosbekjennelsen) før han døde. Gutten ble sendt til Hazrat Hakim Noorudin (ra) for behandling, og litt tabligh (ettersom ingen kan tvinges til å bli Muslim). Men gutten ville ikke gi etter så lett, så han rømte hjemmefra om natten. Da moren fant ut av det, løp hun etter han og brakte han hjem igjen. Til slutt ble morens bønner oppfylt og gutten resiterte Kalima. Selv om gutten gikk bort etter noen dager, hadde morens hjerte falt til ro, fordi hennes sønn hadde resitert Kalima fra dypet av sitt hjerte. På samme måte burde enhver mor streve etter å gjøre sine barn religiøse og

DET ER STOR FORSKJELL I TANKEGANGEN TIL EN VERDSLIG MOR VS EN RELIGIØS MOR

En del jenter avslår gode frierier kun fordi de ønsker å fortsette sine studier. Ja, en god utdannelse er foretrukket, men Huzur (aba) vet om høyutdannede jenter som ikke avslo gode frierier, men oppdro sine barn før de gjenopptok sine studier. Ahmadi muslimske barn burde vokse opp til å bli en kraft som kan veilede mennesker bort fra Satans vei.

Oppdra jenter som vil bli de beste mødre, koner, svigermødre og svigerdøtre.
Oppdra sønner som vil bli de beste fedre, ektemenn og svigerfedre.
Hvis vi klarer å gjøre det vil ingen kvinne oppleve sorg på grunn av sin svigerfamilie.

DEN HELLIGE PROFETEN (SAW)

Han advarte oss mot tilstanden vi ser i verdensbildet i dag, men han forkynte også et gledelig budskap om at under en tid med manglende åndelighet og verdslig fremgang, når mennesker ville avstå fra å følge islams lære, ville ankomsten til en Messias finne sted.

Det er Allahs velsignelse at vi har akseptert Hans Messias og Mahdi, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (as). Ved å avlegge Bait (troskapsløfte) har vi lovet å svekke Satans forsøk på å avlede oss fra Allah. Ved hvert av Satans forsøk om å villede oss fra Allah, skal vi trekkes nærmere Han. Ethvert forsøk på å vise takknemlighet overfor Allah for Hans velsignelser er utilstrekkelig.

TAKKNEMLIGHET OVERFOR ALLAH

Det vil være utilstrekkelig å kun ytre 'Alhamdulillah' når vi ønsker å vise takknemlighet overfor Allah for at vi er Ahmadi Muslimer. Vi må forstå vårt ansvar. Ahmadi muslimske jenter har blitt ilagt et enormt ansvar, ettersom det er deres plikt å redde seg selv og sine barn fra å falle for Satans knep.

KVINNENES ANSVAR

Det er en kvinne som oppdrar sitt barn og lærer han/henne å skjelne mellom rett og galt. En Ahmadi Muslimsk kvinne har som ansvar å lære sitt barn om den sanne læren til Islam. Det er kun en Ahmadi Muslimsk kvinne som kan lære sine barn om betydningen av å være en Ahmadi. Når vi tar en titt på dagens verdenssituasjon kan dette i seg selv virke som en utfordring.

OPPDRAGELSE AV BARN

Når vi ser oss rundt kan vi vitne at til tross for å ha avgitt et troskapsløfte, er det en stor del av den muslimske befolkningen som ikke følger Islams lære. Hvis kvinner ikke oppfatter viktigheten av deres religion, vil heller ikke deres barn gjøre det. Det betyr likevel ikke at fedre er fritatt alt ansvar når det kommer til barneoppdragelse. Noen ganger vil et barn følge farens fotspor, til tross for morens oppdragelse. Men et barn vil tilbringe mesteparten av tiden med sin mor, og derfor har Islam pålagt henne ansvaret for deres oppdragelse. Det er en form for Jihad å oppdra barn i et samfunn der Satan lokker mennesket mot seg i alle stadier ved livet.

En mor konfronterte den hellige Profeten (saw) og spurte om kvinner ville motta like stor belønning som for Jihad når de er hjemme å oppdra sine barn? Den hellige Profeten (saw) svarte, sannelig er dette deres Jihad, og dere vil motta like stor belønning som for Jihad.

Den teknologiske fremgangen i vår tid gjør det mulig for oss å formidle et budskap fra en side av kloden til en annen i løpet av minutter.
SLIKE FORDLER KOMMER SJELDEN UTEN ULEMPER.

Friheten brukes som et påskudd når man formidler oppfatninger som kan ødelegge samfunnet. Barn lærer om ideer og konsepter som ligger utenfor deres fatteevne.

Så ihukom da Satan sa:
'Fordi Du har dømt meg villfarende, så vil jeg visselig ligge i bakhold etter dem på Din rette vei. Da vil jeg visselig komme over dem forfra og bakfra og fra deres høyre og fra deres venstre side. Og Du vil visselig ikke finne de fleste av dem takknemlige (mot Deg). (Allah) sa: Gå ut herfra, foraktet og fordrevet. Alle som følger deg blant dem, vil Jeg fylle Helvete med.' (7:17-19)

قَالَ فَبِمَآ اَغۡوَيۡتَنِيۡ لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ
صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ﴿۱۷﴾
ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ
خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ ؕ
وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ ﴿۱۸﴾
قَالَ اخۡرُجۡ مِنۡهَا مَذۡءُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ؕ
لَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنۡكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۹﴾

SATANS FOTSPOR

Samtidig som verden oppnår fremgang i frihetens navn, fører Satan menneskene bort fra religion slik at de glemmer sin Skaper.

HISTORIEN VISER AT NÅR MENNESKEHETEN SYNKER NED I SYND, SENDER ALLAH SINE PROFETER FOR Å REDDE DEM FRA Å FALLE I HELVETES AVGRUNN.

Kan vi - Gud forby - si at Allah har tapt mot Satan? Kan Allah - Gud forby - si at Han har sendt læren, men at Han ikke lenger er i stand til å veilede menneskeheten tilbake mot Seg? NEI.

ALLAHS STORHET HAR ALDRI MISTET SIN KRAFT OG VIL HELLER ALDRI GJØRE DET.

De som tror på Allah, ihukommer Allah, og følger Hans lære vil bli belønnet med paradis i denne verden så vel som den neste.

Selv om verdslig fremgang har opplyst folkets sinn, har den også ført til en spirituell død.

rettigheter; alt fra mat og klær til ordinær skolegang og trygghet. Religion gir ikke opphav til slik ekstremisme, men det gjør krig, sult og drap av kjære.

På en annen side ser vi en frihetskamp i Vesten der døtre av innvandrergenerasjonen setter et spørsmåltegn ved det moderne firhetsbegrepet. Forbudene og opptøyene i Frankrike har fått de fleste kvinner til å åpne øyne for en ny kamp, den såkalte 'paradoksale' frihetskampen der de ønsker å kjempe for sin rett til å bruke sitt slør som en del av deres identitet, overbevisning og livsstil. Hva er egentlig frihet? Er det retten til å velge ut fra egne persepsjoner? Eller må man rette seg etter de historiske og kulturelle assosiasjonene om frihet til landet man bor i? Er frihet kun uttrykt gjennom nakenhet og mangel på hemninger eller har vi også rom for de som ønsker å ta kontroll over sin egen seksualitet og kropp ved å begrense andres tilgang til den? Dette handler ikke kun om slørets historie, men din og min historie. Historien til enhver kvinne som har følt på sin kropp og sjel at hun ikke eier sin egen væren, at et samfunn, en patriark, en stat og et system er deres valgtakere og bedrevitere.

KRISTENDOMMEN

Paulus første brev til korinterne (11,3-10)

'Jeg vil dere skal vite at Kristus er enhver manns hode, mannen er kvinnens hode, og Kristi hode er Gud. En mann som ber eller taler profetisk med noe på hodet, fører skam over sitt hode. Men en kvinne som ber eller taler profetisk med utildekket hode, fører skam over sitt hode. Det er jo akkurat det samme som å være snauklipt. Hvis en kvinne ikke vil ha noe på hodet, kan hun like godt klippe av seg håret! Men når det nå er en skam for en kvinne å klippe eller barbere av seg håret, da må hun ha noe på hodet. Mannen skal ikke dekke hodet, for han er Guds bilde og ære. Men kvinnen er mannens ære. For mannen ble ikke til av kvinnen, men kvinnen av mannen. Mannen ble heller ikke skapt for kvinnens skyld, men kvinnen for mannens. Derfor skal kvinnen for englenes skyld ha noe på hodet, som et

JØDEDOMMEN

Sløret et en like viktig del av jødedommen som for kristendommen og islam. Ettersom den er med på å bevare anstendighet - *Tzniuth.* En kvinnes hår anses for å være *evrah* - erotisk stimuli - som må dekkes som alle andre deler av kvinnen som er *evrah*. Hasidiske kvinner har faste retningslinjer hvor deres nakker samt krageben, overarmer samt albuer, lår og knær skal være tildekket når hun er i offentligheten og innenfor sitt eget hus. Noen en gift kvinne går ut blant menn skal håret hennes være dekket. Den jødiske kleskode består av følgende klesplagg som brukes etter hvor hengiven man er i sin praksis:

1. ***Tichel*: slør som brukes på hodet i samsvar med retningslinjene. Noen kvinner velger å barbere hodet etter å ha inngått ekteskap (Ungarn, Østerrike, Galicia), mens andre dekker det naturlige håret sitt med en kunstig parykk - *sheytl*.**
2. **Bluse med ermer som går forbi albuene og hals som dekker kragebena.**
3. **Kiørt som rekker forbi knærne.**

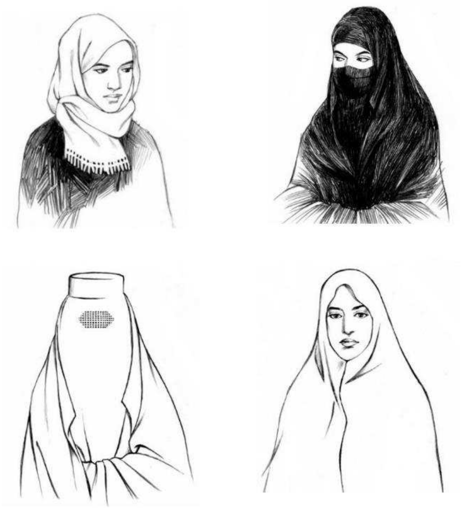

Men likevel er ikke et slør kun et slør. En hijab er ikke lenger en hijab, men et uttrykk for kultur, mote og tilhørighet. Slørets form, betydning og forståelse har endret seg med tid og samfunn. Kultur har presentert ulike former for tildekking med hver sine tolkninger av vers 32 av sura Al-Nur. De ulike praksisene av sløret har både historisk og politisk betydning ettersom de i tillegg til å fungere som slør også forbindes med politisk og sosial tvang utført av myndighetene.
Men vi må huske at praksisen med hijab, tildekking og segregasjon skal skjenke kvinnen autonomi over egen kropp og fjerne byrden som samfunnet pålegger henne som det vakre og attraktive kjønn med krav som fører til kroppsfiksert fokus med kroppspress og svekket kroppsbilde. Hvis en tildekking på en annen side reduserer hennes identitet til en vandrende flekk kan man spørre seg selv om man har oppnådd hensikten eller handlet imot den. Den koranske anbefaling om *Purdah* kan for noen hentyde til at «jo mer, desto bedre», men hvis vi leser det aktuelle verset nærmere vil man finne at det er en margin i forhold til tildekking av ens skjønnhet.

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

'Og ikke åpenbare deres naturlige og kunstige skjønnhet, unntatt det som ikke lar seg skjule'. (24:32)

For å klargjøre vår forståelse av verset må vi definere følgende; 'skjønnhet' og 'det som ikke lar seg skjule'. Skjønnhet er et subjektivt fenomen og relativ i forhold til personlige persepsjoner og assosiasjoner. Dermed kan man ikke si at hensikten med *Purdah* er å skjule kvinnens skjønnhet, eller nøytraliserer den fullstendig. Islam ønsker at kvinnen skal '*bevare'* sin skjønnhet og beholde dens verdi ved ikke å sette den til skue slik at den mister sin glans. Et samfunn med mye nakenhet vil føre til at mennesker nesten blir immune mot skjønnheten til det motsatte kjønn og de begynner å søke etter forbudte fetisjer som kan erstatte deres forduftende begjær. Dernest må vi også definere hva vil legger i 'det som ikke lar seg skjule'.

1. en kvinnes høyde og naturlige kroppsform; det vil si kroppsstørrelse
2. kroppsdeler som er viktige for hennes funksjon; hender, føtter og (et sminkefritt) ansikt.
3. hennes bevegelsesfrihet; mulighet til å løpe, bære gjenstander, ta hånd om barn og være en deltagende og integrert samfunnsborger.

Sosiale koder og tradisjoner som håndhilsning, festing, uhemmet interaksjon mellom kjønnene inngår ikke som en del av integrering.

Slørets rykte i dag er vekslende og avhengig av hvem du spør. Media skisserer den muslimske kvinnen som undertrykt og hennes livssituasjon som beklagelig. Den vestlige befolkning blir oppmuntret til å tro at kvinnen i ørkenbelagte Afghanistan trenger en befrielse fra sløret. Det er ikke til å legge under et teppe at enkelte muslimer fører tvang i religionens navn på grunn av sin mangel på kunnskap, men den beklagelige situasjonen i dagens u-land er ikke ene og alene på grunn av kulturell og sosial undertrykkelse. Her er det snakk om politiske og økonomiske interessekonflikter som har gitt opphav til en generasjon som er frarøvet alt av grunnleggende menneskebehov og

være med han) hus og ivareta prinsippet om anstendighet. Profetens (saw) sine hustruer hadde en åndelig stilling blant de troende og de skulle derfor ikke bli satt til skue men gjenkjennes kun for deres kunnskap og intellekt som «De troendes mødre».

Videre ble definisjonen av *Hijab* utvidet og omhandlet mer enn ren sosial sammenkomst mellom kjønnene. Vers 31 og 32 av sura Al-Nur tar for seg våre holdninger og atferd i samvær med det motsatte kjønn. Menn og kvinner blir bedt om å senke sine blikk og å bevare sin dyd. Hijab, det vil si anstendig kleskode og atferd er ikke et islamsk fenomen men har også blitt praktisert av andre religioner. I Amerika var tildekking av hodet en skikk for kvinner frem til 1900 da nakenhet ble introdusert som en vei mot likestilling.

Fra et fysisk og biologisk åsyn er kvinner og menn fysisk ulike, hvorav kvinnens skjønnhet spiller en avgjørende rolle i interaksjonen mellom kjønnene. Evolusjonen tyder på at menn foretrekker fysisk skjønnhet som lover fruktbarhet og trofasthet. Menneskers naturlige instinkter ligner på de samme som dyr, men hensikten med menneskets skapelse var at mennesket skulle tilbe sin Skaper (51:57), og for å kunne gi seg hen på en slik åndelig reise var det viktig at det hevet seg over sine naturlige instinkter som i den hellige Koranen beskrives som *Nafs-e-Ammara* (12:54). Vår *Nafs*, det vil si jeg-et, kan også anses for å være våre lyster, appetitt og ego, men er ikke en del av vår sjel. *Nafs* er vår fysiske tilstand som trekker oss mot et lavere åndelig nivå.

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفۡسِيٓۚ إِنَّ ٱلنَّفۡسَ لَأَمَّارَةُۢ

'Og jeg anser ikke meg selv for å være fri for feil, for sjelen påbyr visselig det onde.' (12:54)

Men man kan likevel stille seg selv spørsmålet om hvilken rolle sløret kan spille i vårt moderne, utviklede og opplyste samfunn som verken har en utbredt praksis av konkubiner eller annen dyrisk behandling av kvinnen. Behovet for sløret eksisterer ikke i et vakuum og isolert fra resten av våre fysiske og åndelige behov, men henger sammen med våre tanker, livssyn, handlinger, valg og prioriteringer i livet. Det moderne samfunnet har som en helhet rettet sin fulle oppmerksomhet mot det fysiske og verdslige liv der vi strever etter å skape et paradis i våre legemlige tilstander. En higen etter lykkemaksimering har etterlatt oss i en evig kamp om det som er bedre og perfekt. Det er sant at sløret kan være med på å løsrive oss fra et fysisk fokus om utseende og kroppspress, men vi kan ikke glemme at det er vår indre *Haya* – dyd – som fører til et enkelt liv levd med ydmykhet.

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن زَكَّىٰهَا ١٠

'Den som opphøyer den [sjelen] vil visselig ha fremgang.' (91:10)

Kvinnens skjønnhet er uten tvil en ekstraordinær biologisk egenskap som kan både utnyttes og misbrukes for å tilfredsstille menns lyster. For å forhindre eventuelle ulykker i fremtiden har kvinnen i vers 32 av sura Al-Nur blitt fortalt om å føre sine hodeplagg over sitt bryst og ikke lede oppmerksomhet mot sin ynde med sin atferd og holdning. Ergo skal ikke kvinnen redusere seg selv til et seksuelt objekt, ettersom et slikt samfunn kan videre utvikle seg til å gi opphav til utroskap, voldtekt, gravide tenåringer og familier som ødelegges. Kvinner blir fortalt at det er en del av deres frihet å vise sine kropper uten å være klar over at de blir et offer for det sterke kjønn og at deres sjenanse og kyskhet fordufter med tiden.

har de riktige verdiene hjemme. Mitt første møte med Huzoor (måtte Allah være hans Hjelper) var en spesiell opplevelse og jeg merket at han er en åndelig leder. Jeg har inntrykk av at kultur og ukultur blir blandet inn med religionen. Det er noe man kan bli bedre på i menigheten generelt.

Historien om sløret av Andleeb Anwar

Praksisen av sløret skriver seg et par tusen år tilbake i tid da det hadde en symbolsk og kulturell betydning om respekt og høy klasse. Historiske funn som steintavler fra den assyriske sivilisasjon gir oss et innblikk i deres kultur, litteratur, samfunn og normer i datidens Mesopotamia 1300 f.Kr. Kvinner fra høyere klasser ivaretok sin verdighet ved å ikle seg lange slør prydet med silke og smykker. Sløret ble ansett for å være et privilegium som kvinnelige slaver og konkubiner var deprivert fra å bruke. Mennene i deres samfunn var krigere og drevne i plyndring av andres eiendom, deriblant kvinner som ble gjort om til konkubiner. Det ble senere nødvendig å isolere frie kvinner ved å danne et tydelig skille mellom dem og de ufrie og solgte kvinnene. Sløret ble dermed deres redning og beskyttelse mot stigma i et samfunn der kvinner kunne kjøpes og selges. I år 539 f.Kr. ble Mesopotamia erobret av Persia hvorav praksisen av sløret ble videreført også til den persiske sivilisasjon. Og samtidig som Persia tok over omliggende kongedømmer spredte denne praksisen seg raskt til Levantstatene – nåtidens Syria og Libanon.

Den før-islamske perioden på den arabiske halvøy var kjent for sin poesi. Lyriske verk viser til kvinnens status som svært varierende. På den ene siden hadde de fritt spillerom i handels- og markedsvirksomhet, mens på en annen side var de ansett for å være seksuelle objekter med manglende autonomi. Drap av nyfødte døtre var en direkte konsekvens av deres ærekultur med ubegrenset polygami, prostitusjon, bytting av koner og førekteskapelige forhold. Poesien beskriver også historier om forbudt kjærlighet med fiendens koner, gjerne i lag med etterfølgende fraser om alkohol og horehus. Med andre ord var kvinner fritt frem for enhver manns tanker og hennes stilling var av en seksuell og nedverdigende art.

Ved ankomsten til islam ble ikke sløret innført med en gang selv om praksisen anses for å være en absolutt del av religionen. Praksisen av *Hijab* som kommer av det arabiske ordet *hajaba*, det vil si å «skjule» eller å «dekke», ble innført først i form av segregasjon mellom kjønnene. Vers 54 av sura Al-Ahzab tar for seg hvordan troende menn skulle skikke seg når de besøkte Profetens (Allahs fred og velsignelser

konvertering til islam, ba jeg nå om å slippe fra de følelser jeg nå hadde fått om den nye profeten. Jeg ville slippe unna. Ville ikke tro, som jeg nå begynte å bli overbevist om, at den utlovede Messias (fred være med ham) hadde kommet. Det ble altfor sterkt for meg. Men argumentene om at denne tiden var den rette overbeviste meg. Så om det ikke var han som skulle komme, hvem skulle da? Samtidig er argumentene mange og sterke for at det var nettopp Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (fred være med han).

Selv om jeg lenge var overbevist og følte meg tilfreds med svar og argumenter jeg fikk fra mange samtaler med Murabbi Sahib, og fra å lese de mange bøkene han ga meg, tok det meg lang tid før jeg var klar for å gjøre Bai'at. For meg er det vanskelig å bringe frem et spesifikt punkt som gjorde at jeg følte meg klar for å gjøre Bai'at. Det var en lengre reise fylt med gode argumenter og ikke et eneste spørsmål forble uten et godt og logisk svar. Men jeg ble lenge holdt igjen av frykten. Helt frem til den 28 mai 2010. Samme dag som angrepene mot to av våre moskeer i Lahore. Denne dagen forsvant all min frykt og jeg gjorde Bai'at. Alhamdulillah.

Få dager etter dro jeg til Jalsa Salana i Tyskland. Der hadde jeg den store æren av å få møte vår kjære kalif. Det var utvilsomt blant de største opplevelsene i mitt liv og den sterkeste personligheten jeg har møtt. Møtet med han ga en religiøs energi langt inn i sjelen. Jeg fikk mulighet til å gjøre Bai'at direkte på hans hånd. Noe som gjorde hvert ord, hver setning, ekstra tung og fylt med større mening. Samtidig som alvorligheten med det som ligger i å gjøre Bai'at ble virkelig klart, ga det også en enorm styrke og vilje til å gjøre Insha'Allah sitt ytterste for å leve opp til det.

Mitt vente på Messias av Berivan Muhammad Saeed

Jeg er fra Kurdistan, Irak. Jeg har tatt lærerutdanning i Kurdistan. Foreløpig jobber jeg på en barneskole som tospråklig lærer. Jeg er oppvokst i en sunni-muslimsk familie. Den største årsaken til at jeg ble Ahmadi-muslim var mine bekymringer for min tro og religion. I tillegg var jeg i vente av en Messias, hvis komme var lovet, slik min far pleide å fortelle meg da jeg var liten.. Jeg har nå vært Ahmadi i fem år. Islam Ahmadiyya har lært meg om den ekte kjærlighet til Gud og til Mohammed (Allahs fred og velsignelser være med han). Islam Ahmadiyya har forandret og forbedret meg moralsk, og ikke minst endret mitt syn på livet og mennesker. Menigheten betyr alt for meg. Jeg kan ikke forestille meg å leve et sekund vekk fra menigheten. Det aller vanskeligste spørsmålet jeg blir stilt er å beskrive følelsene mine under møte med Huzoor (måtte Allah være hans Hjelper). Under første møte med Huzoor (måtte Allah være hans Hjelper) var jeg sammen med mine barn. Det var så rørende at vi tenkte å bo i bilen ved siden av moskeen så lenge han oppholdt seg i Norge.

En drøm fra Gud av Monica T. Ahmad

Jeg er 34 år gammel, er gift og har fire døtre. Jeg er en helsefagarbeider og bor i Nannestad kommune. Etter å ha giftet meg med en Ahmadi ble jeg introdusert til islam og ville lære litt mer om religionen. Jeg pleide å be til Gud om å vise noen tegn på Sin eksistens. Han hørte på mine bønner og overbeviste meg gjennom en drøm. Jeg har vært Ahmadi i omtrent ti år og siden konverteringen prøvd å være en forbedret versjon av meg selv. Jeg har ikke vært så veldig aktiv i menigheten, men føler uansett at vi

trakk inn til moskeene for bønn. Noen ganger ble jeg også med dem på bønn og det var noe der som rørte ved meg. Men jeg var rask til å trekke meg til kirken hver gang jeg begynte å føle for mye av det jeg følte som usunn interesse for denne overtroen.

Da jeg senere igjen bodde i det katolske landet Malta, bestemte jeg meg for å motbevise de tankene jeg hadde fått om at det kunne være noe sannhet i islam. Jeg bestemte meg for å gå grundig gjennom Koranen. Dette viste seg helt naturlig å dra meg enda dypere inn i mitt kjærlighetsforhold til islam og den hellige Profeten (Allahs fred og velsignelser være med ham). Aldri før hadde jeg lest noe så vakkert! Den var full av logikk og uten de mange motsigelser som kunne være vanskelig å forstå i Bibelen. Det var sammenheng gjennom hele boken og jeg mislykkes med å finne det minste poeng jeg kunne bruke i mitt forsøk på å avvise den. Det var selvsagt punkter som jeg stoppet opp ved og trengte tid på å forstå. Jeg leste også mye annet ved siden av Koranen i et forsøk på å få bedre forståelse. Jeg ble veldig skremt av tanken på at jeg begynte å tvile på at kristendommen var den ene og sanne religion. Jeg begynte å be til Gud for at han skulle fjerne disse tankene hos meg. Men det mine tanker endte på var at: dersom jeg som kristen ikke klarer å motbevise påstanden om en ny profet og lov, så er jeg nødt til å akseptere dens sannhet.

I februar 2009 gjorde jeg *Shahadah* i den store Sunni-muslimske moskeen i Malta. Første fredagsbønnen jeg hørte som en ny muslim handlet om en farlig sekt som utgir seg for å være muslimsk. Det ble advart at når du snakker med dem, så vil du ikke klare å argumentere mot dem om Koranen og det de sier vil høres ut som den sanne og beste islam. De driver med spill og trolldom. De tror på en profet etter Muhammed (Allahs fred og velsignelser være med han) og er egentlig ikke muslimer. Det ble advart om at hvis man snakket med en av dem, burde man komme seg unna for å ikke bli lurt av Satan.

Da jeg litt senere flyttet tilbake til Oslo, begynte jeg å besøke de mange forskjellige moskeene som finnes her. Jeg var veldig klar over at det som i kristendommen er mange ulike menigheter, er det minst like mange i Islam. Jeg ville bruke god tid for å finne den moskeen jeg kunne få best veiledning.

Etter å ha vært gjennom de mange moskeene på Grønland og i sentrum, bestemte jeg meg for å dra til en moské jeg hadde sett like ved Frogner parken. Jeg likte godt både stemningen her og budskapet i talen som ble holdt under fredagsbønnen. Jeg bestemte meg derfor for at jeg ville dra tilbake dit fredagen etter. Den neste fredagen var jeg også godt fornøyd og bestemte meg raskt for at det var dit jeg ville dra også fredagen etter det igjen. Så, den tredje fredagen jeg var der, kom det en og satte seg ved siden av meg. «Aslamu aleikum, er du også Ahmadi muslim?» spurte han.

Jeg blir veldig skremt. Jeg hadde hørt om denne sekten! Jeg var også blitt advart om at jeg ville kunne få de positive følelsene jeg gjorde når jeg besøkte deres moske. Men jeg var veldig nysgjerrig og ville vite mer om denne menigheten. Budskapet de har var jo på ingen måte ny. Selv hadde jeg ventet på Messias sitt andre komme helt fra min barndom med min kristne tro. Tanken om at han skulle ha kommet var sjokkerende, men brakte også en glede og et håp. Men det er, og har alltid vært, vanskelig å skulle akseptere en profet i sin egen tid. Det var vanskelig for meg å skulle akseptere at noe så stort skulle skje og at jeg skulle være blant de svært få som var klar til å motta dette budskapet. Den store velsignelse! Jeg fikk snart en stor kjærlighet til den utlovede Messias (fred være med ham) og kalifatet. Men samtidig så plaget det meg. Igjen, slik jeg ba i forkant av

En drøm om presteskap blir til et møte med kalifen

av Amandus A.M. Mustafa Bøe

Jeg ble født inn i Statskirken og hadde fra svært tidlig alder en sterk tilknytning til min Gud og tro. Fra barnehagealder hadde jeg et stort ønske om å bli en prest når jeg ble eldre. Mens de andre barna lekte brannmann og politi, holdt jeg gudstjenester. Mine foreldre hadde ikke hatt den største tilknytning til kirken selv, men kanskje noe mer enn det som er vanlige hos den gjennomsnittlige nordmann. Min farfar var sogneprest, men jeg fikk aldri møtt han da han døde flere år før jeg ble født. Min farmor hadde sterk tilknytning til kirken, og med henne snakket jeg mye om trosspørsmål. Fortsatt i dag snakker vi mye sammen om tro.

Da jeg var 11 år begynte jeg å besøke ulike trossamfunn som fantes i Oslo. Ulike kirker og moskeer. Jeg fant på den tiden en sterk tilknytning til den katolske kirken og begynte å gå til lære i forkant av konverteringen. I den katolske kirke er det nemlig slik at man ikke enkelt bare bestemmer seg for at man vil bli en del av den, ettersom man må først gå til lære for å kjenne doktrinen og teologien. Etter seks måneder med ukentlig samtaler hos presten ble jeg som 12-åring den yngste som noensinne konverterte på egenhånd til den katolske kirken. Her endret også min drøm seg til kanskje å vurdere noe annet enn presteyrket. Dette, ettersom katolske prester lever et liv i sølibat og ikke har mulighet til å gifte seg og danne sin egen familie, hadde fra tidlig alder vært viktig for meg. Men jeg la ikke ideen helt fra meg og etter en periode var jeg tilbake til samme presten jeg hadde gått til i forkant av konverteringen for forberedende samtaler til prestestudiet. Likevel var jeg ikke helt klar for å fullføre det.

Siden barndommen har jeg bodd ulike steder i landet, og flere forskjellige land sammen med min familie. Som 18-åring reiste jeg til Istanbul for å jobbe med innkjøp til en butikk i København. Jeg ble boende der i to år. Som en ung gutt med stor interesse for religion var jeg svært engasjert i diskusjoner om tro med mine muslimske venner og kollegaer. Hovedsakelig med formål om å gjøre Tabligh for dem, vise dem den sanne og vakre tro, og fjerne deres barbariske overtro. Men samtidig var jeg blitt veldig fascinert. Det var noe jeg syntes var tiltrekkende ved troen deres. Det gjorde noe med meg; høre de fem daglige ropene til bønn og se hvordan travle gater stoppet opp, stengte og alle

fortalte pappa meg at tanten min har det ikke så bra og hoster opp blod. I følge min far hadde tanten min spurt faren min om hun også skulle dø som sin far? Jeg fikk sjokk og begynte å gråte da faren min fortalte meg dette. Jeg snakket ferdig med pappa og vi ble enig om å besøke tanten min. Hun var på denne tiden alene hjemme og mannen hennes var i Tyrkia. Jeg, pappa og broren min og svigerdattera dro på besøk for å høre om hvordan hun hadde det og om hun hadde vært hos legen. Tanten min fortalte at hun hadde vært hos legen og de hadde sendt en rapport om at hun hadde fått diagnosen: «utredning ved mistanke om lungekreft». Vi alle befant oss i en sjokkert tilstand. Min far fikk lese rapporten først og stirret på meg med sjokk i blikket. Han ga meg rapporten uten at vi sa noe til tanten min og jeg ble sjokkert selv. Jeg har fortsatt bilde av rapporten. Legene hadde funnet en svulst i lungene på to centimeter som var svart og den måtte muligens opereres bort.

Jeg snakket med Annum Islam og spurte om råd om hva vi kan gjøre via moskeen og om det kan leses opp en bønn for min tante slik at hun kan få *Shifa*. Det gikk ca. 3-4 uker og vi dro på besøk igjen til tanten min og jeg fikk beskjed om at tanten min var frisk og at dette ikke var noe alvorlig. Jeg ble veldig sjokkert og takknemlig over situasjonen – Alhamdulillah – og takker Annum Islam veldig mye for at hun støttet meg gjennom denne tunge tide.

Min bestefar gikk bort i en tidlig alder da jeg var åtte år gammel. Bestefaren min døde av hjerteinfarkt men hadde også problemer med lungekreft samtidig hvis jeg ikke tar feil. Måtte Allah tilgi meg om jeg skriver eller husker noe feil. Dette var min største opplevelse. Jeg ber fortsatt om – hvis Gud vil – at min familie også finner den rette veien.

Jeg prøver å komme til moskeen ved fredagsbønnen når jeg ikke jobber tidlig, fordi jeg rekker jobben når jeg kjører til moskeen og ber. Den siste tiden har jeg ikke fått så mye informasjon om aktiviteter og de gangene jeg ble spurt om møte har jeg vært sykmeldt og følt meg veldig dårlig. Kort sagt har jeg hatt mye å tenke på de siste månedene og hatt en tung tid. Jeg vil gjerne ha mer informasjon om aktiviteter i moskeen og ønsker å holde meg oppdatert da det er veldig viktig for meg ettersom jeg er den eneste i familien som er Ahmadi. Nå som ting roer seg ned skal jeg prøve mitt beste og bli flinkere til å komme til moskeen. Jeg synes det er godt å komme seg til moskeen fordi dette er et fint sted hvor tilknytning til Allah styrkes.

Jeg fikk møte Huzoor (måtte Allah være hans Hjelper) første gang under min første Jalsa Salana i Tyskland i september i fjor. Det var et fantastisk møte og jeg fikk et godt inntrykk av Huzoor. Han stilte spørsmål til alle nye konvertitter og var veldig disiplinert. Vi fikk tatt bilde sammen med Huzoor. Ansiktet til Huzoor var lyst og han hadde masse *Noor* i ansiktet, MashAllah! Det var veldig minnerikt og hyggelig å hilse på Huzoor.

Oppstandelsens dag skal dere få deres lønn gjengjeldt fullt ut.» (3:186).

Dette fikk meg til å tenke at hverken Profeten Muhammad (Allahs fred og velsignelser være med han) eller Isa (fred være med han) skal komme tilbake når de har kommet på denne jorden engang tidligere. Hvorfor skulle de få to sjanser når *«enhver sjel skal smake døden»* og at vi har blitt lovet Imam Mahdi? Hvert menneske har blitt skjenket en fornuft til å tenke med slik at vi kan studere og lese den hellige Koranen.

Foreldrene mine var aldri imot at jeg ble Ahmadi fordi de selv har mangel på kunnskap innenfor islam. Min mor har vært vitne til gode ting i menigheten og har selv mangel på kunnskap, så jeg prøver å hjelpe henne med å forstå på best mulig måte. Pappa har spurt meg hvorfor jeg ville bytte menighet og hva som var årsaken til dette. Da besvarte jeg på en respektfull måte at dette er mellom meg og Allah. Jeg ønsker kun å fullføre min religion på best mulig måte som føles riktig for meg og det islam ber om meg om, men har respekt for alle menigheter. Alle har sine tolkninger og grunner til det de gjør og skal stilles spørsmål om det ved Dommedagen.

Jeg konverterte den 31 august i 2016. Jeg har fått muligheten til å delta på Jalsa Salana Tyskland siden da. Denne opplevelsen er noe jeg aldri kommer til å glemme. Reisen til Tyskland, gleden jeg hadde av kun å fokusere på å være et sted der hvor det skal utføres bønn, være opptatt med å fornye meg selv og bli minnet om Allah. Det var akkurat som jeg befant meg i en helt annen verden der hvor ingenting vondt ville skje, bare ihukomme Allah. og viktigheten av våre handlinger og tanker.

Jeg har merket store forandringer i meg selv etter konverteringen. Jeg har følt meningen med livet, viktigheten av livet etter døden og hvor viktig det er å være en muslim og jobbe med sin *Iman* og *deen*. Jeg har fått fred og ro i sjelen samtidig som jeg har opplevd opp- og nedoverbakker. Jeg har hatt drømmer som har veiledet meg og gitt meg svar på ting jeg lurte på. Jeg har følt at det største tomrommet mitt er fylt av glede. Jeg følte ikke noe mening med livet før, men nå – Alhamdulillah – prøver jeg mitt beste i mine gode og dårlige tider å ihukomme Allah. Jeg sover og står opp med god samvittighet på at jeg har fokusert på det aller viktigste i livet for meg, det å lære å be *Namaz*. Uten *Namaz* følte jeg at selv om jeg hadde alt det jeg ønsket meg hadde jeg ikke gleden på min side. Jeg gikk rundt og tenkte hva livet er. Hva var meningen med alt når jeg ikke fikk takket Allah via mine bønner som jeg ikke kunne? Hva kulle jeg svare hvis jeg en dag døde uten å få takket Allah for alt? Jeg hadde mange spørsmål i hodet som jeg ikke hadde svar på. Jo mer jeg leser den hellige Koranen desto mer føler jeg at alt det jeg opplever dag for dag har Allah gitt oss svar på; det finnes et riktig tidspunkt for enhver handling. Jeg har blitt mer religiøs, frykter Allah mer enn det jeg gjorde gjennom min barndom. Når jeg folk handle urettferdig prøver jeg å minne dem på best mulig måte hvordan en sann muslim skal opptre og prøver å følge Profeten Muhammad (Allahs fred og velsignelser være med han) sin *Sunnah* og hva som er anbefalt å gjøre i gode og vanskelige tider.

Det som preget meg mest var en drøm jeg hadde av en tante fra min far sin side. En dag jeg skulle jobbe nattevakt, drømte jeg om pappa, tanten min og mannen hennes og broren min. I denne drømmen så jeg at min tante gråt. Jeg ønsket å vite hva som foregikk. Jeg fikk høre mens at de gråt fordi de skulle til en Janaaza – begravelsesseremoni – for min bestefar som allerede har gått bort i virkeligheten. Jeg visste i drømmen min at de skulle til en Janaaza til en person som allerede var død, men skjønte ingenting. Jeg dro på jobb og hadde min nattevakt og ringte ikke til faren min fordi det var allerede sent. Det gikk 2-3 dager og jeg hadde mye annet innenfor jobben å tenke på og glemte å ringe pappa. Vi har alltid hatt veldig lite kontakt og jeg hadde heller ikke hørt noe på forhånd i mellomtiden. Da jeg ringte til min far etter 2-3 dager snakket vi vanlig om hvordan alt sto til. Jeg var på jobb og fikk fortalt faren min om drømmen. Da

Jeg begynte å lese Sura Al-Fatiha på nettet fordi jeg følte med så ensom etter skilsmissen til mine foreldre. Jeg fastet første gang under Ramadan som 14-åring og dro første gang til en moske for å be. Vi var i byen og denne moskeen heter Rabita. Dette gjorde jeg sammen med en venninne for å kunne dra til en moske og be sammen fordi dette var noe nytt for oss begge. Jeg visste at Allah er alltid den rette veien til islam og den Barmhjertige som vet hvem vi er og hva vår intensjon (Niyat) er.

Gjennom årene så jeg at alle andre muslimer utenfor min familie og slekt ba. Jeg hadde mange sunni og sjia muslimske venner og har gått på skole sammen med en jente som var Ahmadi. Jeg visste ikke hvilken menighet som var sann, fikk ikke ordentlig hjelp med min religion og den oppfølgingen som jeg ønsket. Jeg hadde ikke kontakt med hun som var Ahmadi fordi hun gikk i parallellklassen min, men dette var første gangen jeg hørte om Ahmadiyya. Det var snakk om at alle mener at deres egen menighet er den rette blant mennesker.

Det gikk flere år før jeg fikk noen ordentlige svar på mine spørsmål. Jeg følte at jeg var ensom på denne veien og at Allah vil hjelpe de som har en god intensjon selv om dette tok meg en god stund før jeg fant veien ved hjelp av Allah.

Jeg jobbet en dag på jobben og spurte en tyrkisk venninne av meg som er sunni om hun kjente noen som var Ahmadi, fordi jeg visste mye om sunni og sjia hva slags synspunkter de har i forhold til islam og lurte på hva Ahmadiyya var. Ved hjelp av min venninne ble jeg kjent med en jente i menigheten som var Ahmadi som forklarte meg kort og godt om Ahmadiyya Menighet, som ledet meg videre til de som har ansvaret for de som vil konvertere. Jeg ble kjent med Annum Islam – informasjonsansvarlig – som møtte meg en dag sammen med min mor som fulgte oss til moskeen og lot oss besøke dem under hele Ramadan. Før jeg ble Ahmadi hadde jeg for mange år siden hørt mange falske uttalelser om Ahmadiyya Menighet og ville undersøke og oppleve selv hvordan menighet var. Jeg oppfattet menigheten som en familie. Jeg og min mor ble tatt imot med åpne armer og ble ønsket velkommen, det ble lest bønn, vi åpnet fasten, det ble resitert verser fra den hellige Koranen. Bønnen var den viktigste delen for meg. Jeg var veldig usikker i startsfasen men etterhvert opplevde jeg en stor lettelse under Ramadan, og samtidig som jeg ba følte jeg at Allah er med Ahmadiyya Menighet. Jo mer jeg ba, desto mer opplevde jeg drømmer og opplevelser der Allah ga meg en stor velsignelse og tegn på gode ting - SubhanAllah, Alhamdulillah. Jeg husker veldig godt under den ene bønnen etter at vi alle hadde åpnet fasten at jeg følte et sterkt behov for å gråte. Det var en lett men samtidig tøff periode for meg.

Ahmadiyya Menighet følger den hellige Koranen. De har en veldig fin og strukturert måte hvor islam er perfekt utført på en veldig profesjonell måte. Jeg har stilt mange av de spørsmålene jeg har lurt på og mottatt logiske svar og fått et veldig godt inntrykk av hva islam innebærer og hvordan man bør være som en muslim. Jeg håper jeg har klart å beskrive min begrunnelse på best mulig og enkel måte. Min tanke er «*Islam is perfect, but I am not*». Alle starter et sted og jeg startet sent, men jeg fikk fortsatt denne muligheten før det var for sent for meg. Måtte Allah velsigne de som har hjulpet meg på denne veien og hele menigheten. Jeg er den dag i dag evig takknemlig.

Jeg hadde alltid hørt i min gamle menighet om at Imam Mahdi skulle komme, men undersøkte mye av de tingene jeg var usikker på via Youtube og verser fra den hellige Koranen på Youtube om beskrivelser av Imam Mahdi. Jeg brukte sunn fornuft og tenkte på store tegn vi opplever per dags dato og hvilken tid vi lever i og tolket alt på en fornuftig måte. Og som mange muslimer mente jeg at Jesus (as) skulle komme tilbake. Men jeg tenkte at det var merkelig. Når Profeten Muhammad (saw) ikke fikk mulighet til å komme tilbake etter sin bortgang, hvorfor skulle da Jesus (as) komme tilbake når alle profeter har fullført sin oppgave på denne jorden? Jeg tenkte på logikken bak: «*Enhver sjel skal smake døden. Og først på*

dem. Ingen sto fram for meg som mer spesiell enn den andre. Jeg var et menneske som ubevisst søkte fred. Jeg trengte fred. Jeg skiftet stadig retning. Når jeg hørte om den sanne islam var jeg som en tørstende sjel som fant sin vannkilde. Endelig fant jeg noe klart å følge, som kunne tilfredsstille både hjerte og sinn.

Flere har spurt meg om det ikke var vanskelig å få så mange regler å forholde seg til etter at jeg ble muslim. Sannheten er at hvert eneste bud i Islam har vært en kilde til velsignelse for meg. Islam lærte meg hvordan man lever et rent liv. I prosessen av å reformere livet mitt ved å følge islam var det som å finne meg selv igjen, i harmoni med min egentlige natur. Alhamdulillah.

Nå er det min bønn at Allah skal gi meg utholdenhet og tålmodighet. Måtte Allah gjøre oss alle verdige til å oppfylle den store oppgaven som den utlovde Messias (as) har forventet av oss. Ameen.

Min vei til den sanne islam av Zeliha Dogan

Familien min og jeg er opprinnelig fra Tyrkia. Min mor heter Gülseren Øzdemir og min far heter Mustafa Dogan. Pappa kom til Norge som 13-åring og mamma som 21-åring. Foreldrene mine skilte seg i 2006. Jeg bor sammen med min mor, som har blitt med meg til moskeen under Ramadan. Jeg og min familie tilhørte en retning innenfor Sjia islam; Alevi praktiserer for det meste i Tyrkia og Balkan. Alevi er en retning innenfor islam, som jeg personlig mener ikke tilsvarer mine kriterier innenfor islam. Gjennom oppveksten lærte familien min meg å be på islamsk vis (Namaz). Jeg har fått vite at vi ikke skal faste under Ramadan, men under Muharram for sønnene til Imam Ali (as). Det er ingen som leste fra den hellige Koranen, men vi har alltid hatt em Koran liggende hjemme. Ingen av de jeg skjenner har noen gang dratt på pilegrimsreise til Mekka (Hajj).

Da var 11-12 år gammel ble jeg alltid spurt av mine muslimske venner om hvorfor jeg ikke fastet og om jeg kunne be. Jeg sa alltid det jeg hadde lært av min gamle menighet og foreldre at det vi ikke trenger å be da det var Yazidiene som drepte sønnene til Imam Ali (as). Jeg spurte hvorfor vi ikke ber fem ganger om dagen slik andre muslimer gjør. Jeg fikk aldri noe konkret svar på hvorfor, men at det holdt med dua (bønn) og de som vil ville be kunne gjøre det. Men jeg betraktet dette og jeg anså det for å være latskap og en dårlig unnskyldning, da jeg selv personlig mener at vi som muslim er pliktet til å be og det er mellom et menneske og Allah.

Da min natt ble til dag av Saleha

Jeg gjorde *Baiat* høsten 2008. Da var jeg 26 år gammel. Det ble begynnelsen på mitt nye liv. Det skjer noe magisk når man gjør *Baiat*. Man blir gitt en ny sjanse. Man får tilbake den rene følelsen man hadde som barn, før man rakk å såre sin sjel. Å gjøre *Baiat* er som å ta en spirituell dusj. Jeg ble gitt blanke ark.

Vi ser at unge i dette samfunnet på ville veier, de ødelegger seg selv med ting som ansees for å være normalt. Alt i frihetens navn. Jeg vet så altfor godt hva det vil si å vokse opp uten klare grenser.

Det er en stor forskjell på å leve livet velvitende om hvilken vei man ønsker å gå, og å leve livet uten å se en klar vei foran seg. Uten å vite hvor man skal søke støtte og hvor man skal finne svar.

Det er ikke lett å være ung og naiv i en stor verden uten veiledning. Man er bare et lite steg fra å skade seg selv, men man skjønner det ikke. Ufreden kan man ikke definere. Helvete er nær når man ikke kan se.

Vi lærer at vi representerer friheten. Men denne "friheten" er som en søt drikk som smaker godt på tungen men som forgifter din kropp og din sjel. Denne friheten ser fin ut fra utsiden for et øye som ikke forstår eller for en som glemmer. Men den tid vil komme da vi skal vende tilbake til Allah som Eier alt. Og tiden for bønn og gode gjerninger vil være over. Lite tenker man på det når vissheten om vår Skaper ikke er der. Og de kortsiktige mål styrer deg.

Jeg hadde lett i blinde og mørket, famlende med hendene framfor meg. Så var det som et mirakel at solen sto opp og jeg kunne se landskapet rundt meg. Huzoor (måtte Allah være hans Hjelper) sine ord var som lys, og natt ble til dag. Lyset var en gave som jeg selv ikke hadde gjort noe for å fortjene. Hvem er det som har gjort seg fortjent til å se natt bli til dag?

Når jeg hørte om Ahmadiyya var det som om jeg hørte om islam for første gang. Jeg hadde aldri trodd at jeg skulle finne svar i en av de etablerte verdensreligionene. Jeg så aldri noe klarhet hos

Vil Rabwah bli vårt hovedkvarter hvis Khalifatul Masih V[aba] får tillatelse til å reise til Pakistan?

Det er ingen som stopper med fra å reise dit når heller, jeg har lov

MEN ...

ORDINANCE # XX
I 1984 vedtok daværende president i Pakistan, Zia ul Haq, en lov som innskrenket praksisen av islam og bruk av muslimsk terminologi og samtidig innsnevret religionsfriheten for Ahmadiyya Muslimske menighet i Pakistan. Dette har ført til at mange Ahmadi muslimer lever i eksil i andre land og er på evig flukt fra den geistlige elite i muslimske land.

IFØLGE LOVER HAR JEG IKKE TILLATELSE TIL Å:

- × HOLDE FREDAGSPREKEN
- × LEDE BØNN
- × KALLE OSS 'MUSLIM'

Når man vanligvis har flyktet fra ett sted vil det oftest forbli en flukt. Den som er kalif på den tiden vil ta den beslutningen, han vil nok bare oppholde seg der i noen måneder. Vi får se når den tid kommer.

RABWAH OG QADIAN HAR EN STOR BETYDNING FOR OSS.
Hvis forholdene i Pakistans forbedrer seg og kalifen kan utføre sine oppgaver fritt vil han dra dit. Samfunnet har utviklet seg, når Qadian og Rabwah får de samme fasilitetene som er tilgjengelige her vil vi dra dit.

'NOEN ORD FRA DEN NÅVÆRENDE REDAKSJON'

Det har vært en stor ære og et privilegium å bidra med publikasjonen av denne historiske utgaven av Zainab. Etter å ha gjort seg kjent med dens historie har det blitt vekket en enda større iver og respekt for arbeidet som blir gjort for at bladet skal komme frem til Lajna. I dag er det vi som drar nytte av den ved at Gud øker vår kunnskap, i morgen vil noen andre være våre stedfortredere, men dette arbeidet vil uansett bli ihukommet i evig fremtid og fortalt om til fremtidige generasjoner. Selv når vi skriver hvert ord som rommer disse sidene og hvert bilde som pryder dens forsider vet vi at vi ikke gjør dette for oss selv, men for å holde liv i en skatt av kunnskap og visdom, og til gjengjeld er vårt eneste ønske at våre skrevne ord og investerte tid skal blomstre i form av bønner for vårt arbeid.

Herre, det er Din Nåde at du fant meg verdig
For det var ingen mangel på tjenere i Ditt hus

Varme hilsener fra Andleeb Anwar & Mehrin Shahid

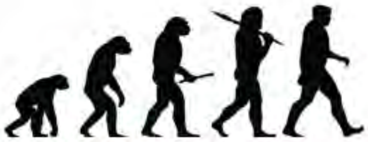

Hvordan skjedde menneskets EVOLUSJON?

EVOLUSJONEN ER EN SAKTE PROSESS

Før levde menneskene i huler, deretter kom de ut. Før spiste de bare kjøtt, deretter lærte de å dyrke grønnsaker. Slik gjorde de sakte fremgang og ble slik menneskene er i dag.

DARWINS TEORI FORKASTES AV MANGE FORSKERE.

Hvilke aper var det mennesket utviklet seg fra? Den Utlovde Messias (as) sa også at hvis mennesket hadde utviklet seg fra aper, burde disse apene fortsatt være levende, og i så fall burde de vises fram.

Ipadene og iPhonene dere bærer på og som gir dere alle former for informasjon til enhver tid, er jo også et resultat av evolusjon.

Hvorfor barberer man hodene til nyfødte?

Håret til barnet klippes, og tilsvarende vekt av sølv gis i Sadaqah Aqiqah gjøres for barnets alder, helse og liv.

DET ER EN SUNNAH.

Når et barn blir født gjøres det en Aqiqah. For en jente slaktes det én geit, mens for en gutt slaktes det to. Dette er ikke Sadqah, og man kan derfor spise det selv også..

Vi følger eksemplet til den hellige Profeten (saw).

Vil det bli FRED i verden når islam Ahmadiyya overvinner verden?

Å OVERVINNE BETYR IKKE AT ALLE BLIR AHMADI MUSLIMER.

Det vi fortsette å eksistere kristne og jøder, og noen muslimer vil fortsette å være villfarne. Majoriteten vil være Ahmadi muslimer, og det vil være fred.

VI MÅ DERFOR BE OM VEILEDNING:
'Veien til dem du har vist Din nåde, ikke til dem som har pådratt seg (Din) vrede, og ikke de villfarnes.' (1:7)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ع

NÅR DOMMEDAGEN NÆRMER SEG VIL VERDEN IGJEN VIKE FRA DEN RETTE VEI, OG TIL SLUTT VIL DET BLI UFRED IGJEN.

Dommedagen vil komme på de som har veket fra den rette vei. Da vil det Inshallah være fred. Vi må først må finne fred innen Ahmadiyyat og i oss selv.

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٨

'DET ER VISSELIG INGEN GUD UNNTATT DEG! HELLIG ER DU (OG FRI FOR ENHVER MANGEL). JEG HØRER VISSELIG TIL DE SOM HAR FEILET.' (21:88)

DET ER ET PÅBUD I KORANEN OM Å DEKKE SEG TIL OG <u>BEVARE SIN KYSKHET</u>.

TILDEKKING OG SEGREGASJON MELLOM KJØNNENENE PÅ OPPRETTHOLDES, MEN NÅR VI HÅNDHILSER VIL KYSKHETEN FORSVINNE ETTER HVERT.

DET ER EN HENSIKT BAK GUDS FORBUD OG PÅBUD

HVIS DET BLIR VANSKELIG Å UNNGÅ KAN MAN GJØRE DET OG DERETTER SETTE SEG STILLE NED.

- ✓ KREVER MOT
- ✓ VI SKAL BEHAGE GUD.

Hvis noen på grunn av dette ikke ønsker å komme til våre arrangementer gjør ikke dette noe. Vi skal spre det sanne budskapet, og hvis noen til tross for å ha blitt informert om dette på forhånd reagerer negativt på dette kan ikke vi gjøre noe med det.

Det finnes foreldre som er fromme mens deres barn ikke er det, hvorfor er det slik?

OPPDRAGELSE ER IKKE 1+1=2

I vitenskapen gjøres det forsøk og det sies at resultatene er lovende, men dette betyr likevel ikke at de er 100% korrekte. Dette er ikke et spørsmål i matte, hvor en pluss en er to. Vanligvis er barna til fromme mennesker også fromme, MEN DET FINNES NOEN UNNTAK.

SØNNEN TIL PROFETEN NOAH (AS) VEK OGSÅ FRA DEN RETTE VEI. Da straffen fra Gud kom til Noah (as) sitt folk sa han til Gud at 'ditt løfte var å redde min familie.' Gud sa: 'din sønn var en av de ulydige, derfor druknet han. Slike folk kan ikke være blant din familie.'

De som oppdrar er gode og fremragende forbilder. Noen ganger vil man også se at folk er gode når de er ute, men når de kommer hjem er de helt annerledes og krangler. Å bare utføre én god handling som for eksempel å be er ikke nok.

SPØRSMÅL & SVAR

Med Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V[aba]
SVERIGE, MALÖ 2016

WAQEFEEN & WAQFAT

Viktigheten av å lese ISTIGHFAR selv om vi ikke synder

Man ber ikke kun om tilgivelse (Istighfar) for sine synder men også for å unngå å synde og for å kunne motstå Satans angrep. Ved å be om tilgivelse (Istighfar) beskytter Gud oss mot mulige synder. Det er for å unngå syndene man ber om tilgivelse.

Hva sier den hellige Koranen angående teorien om BIG BANG?

Den hellige Koranen er den eneste blant de religiøse bøkene som har nevnt denne teorien. Den har fortalt hvordan jorden var lukket, og hvordan universet ble sprengt og jorden ble til. Det er bare Koranen som har fortalt om Big Bang og det svarte hull.

'Ser ikke de vantro, at himlene og jorden var én tilsluttet masse, som vi så åpnet og atskilte? Og Vi skapte av vannet alt levende. Vil de da ikke tro?' (21:31)

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا
مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا
يُؤْمِنُونَ ﴿٣١﴾

I hvilken alder kan man lede BØNN?

HVIS BØNNEN SKAL LEDES HJEMME

- ✓ KAN MESTE FRA KORANEN
- ✓ ELDST
- ✓ GUDFRYKTIG

Men hvis det ikke er noen eldre tilstede er det den som kan mest fra Koranen - uavhengig av alder - som leder bønnen. Hvis alle eldre i moskeen bruker stoler, og det ikke er en annen eldre Imam tilstede kan en yngre person lede bønnen.

En politiker meldte seg ut fra sitt politiske parti fordi han ikke ville håndhilse på kvinner.

TIPS!

Dere burde prove å unngå å håndhilse på kvinner, men hvis det oppstår en vanskelig situasjon hvor de ikke er informert på forhånd og hvor de strekker ut hånden, har du ikke noe valg. Huzoor (aba) fortalte at han informerer alltid på forhånd.

I Danmark var det en kvinnelig politiker som - kanskje - ved en feiltakelse rakte ut hånden for å hilse. Huzoor (aba) fortalte at han i slike tilfeller bøyer seg litt fremover slik at de selv forstår. Denne kvinnen reagerte på dette mens en annen dansk kvinne sa at alle har ulike tradisjoner, og at det ikke er noe i veien med dette. I et intervju med en avis ble det også fortalt at det er respekt av kvinnen å ikke håndhilse på dem.

forside lyste i grønn og hvitt. Midt i denne rundingen sto jeg og når jeg ser nærmere på bladene står navnet Al-Furqan. Etter å ha våknet fra denne drømmen tenkte jeg at Al-Furqan bladet utgis allerede av Hazrat Maulana Abul Atta. Jeg ba om tillatelse for utgivelse av dette bladet fra den fjerde kalifen[rh] og fikk en varm og positiv respons. I neste brev foreslo jeg tre navn til dette bladet hvorav Huzoor[rh] med sin nåde godkjente «Zainab». Måtte Allah gi våre søstre mulighet til å skrive for dette bladet. Amin.

Navnet Zainab var et vanlig brukt navn i familien til den hellige Profeten Muhammad[saw]. Zainab binte Jahash[ra] var hustruen til den hellige Profeten[saw], Zainab binte Khazeema[ra], Zainab binte Muhammad[saw] og Zainab binte Ali[ra]. Datteren til Hadrat Ali[ra] og Hadhrat Fatima[ra] Hun var en kvinne med mange gode kvaliteter. Imam Zain-ul-Abideen sa om henne at «takk Allah for at hun ikke er avhengig av en lærer, og for at hun er klok.» I islams historiske bøker er det skrevet at det er vanskelig å finne hennes like på grunn av hennes kvaliteter som tålmodighet, viljestyrke, offervilje, Jihad og sterk tro. Hennes store bragd var å følge Imam Hussain[ra] sin krevende reise fra Mekka til Medina og videre til Karbala. Hennes andre oppnåelser var blant annet å være til hjelp for Imam Hussain[ra] på dagen han ble martyr, å ta vare på foreldreløse, enker, barn etter martyrer, vise styrke da hele karavanen ble fanget av fienden, eksepsjonelle taler som hun holdt i Kufa og besvare Ubaidullah bin Ziads blasfemiske anklagelser. Deretter reisen til Syria og talen i hoffet til Yazid hvor hun beviste muslimenes uskyld. Hennes offentlige taler beskrev nøyaktig hendelsene i Karbala. Hennes vise fredagsprekener som tilfredsstillende besvarte alle anklagelser. Den fjerde kalifen av islam Hadhrat Ali[ra] skinte gjennom hennes taler.

Til slutt ønsker jeg å tilby hjertelige gratulasjoner til Zainab for dens 25 årsjubileum og ønsker å formidle ydmykt til den unge generasjonen om å delta aktivt i å beholde og utvikle dette bladet videre. Skriv gode og interessante artikler både på norsk og urdu slik at Zainab alltid forblir et spennende blad. Måtte Allah være med dere og gi både dere og undertegnede styrke til å tjene dette bladet. Amin

Et historisk tilbakeblikk

Vienna, 1916; *Keiser Karl I. med sin kone under en begravelsesprosesjon i Østerrike. Det var en katolsk tradisjon for kvinner å bruke heldekkende slør og symbolske hodeplagg. Med andre ord er hverken* Niqab *eller annet heldekkende plagg rent muslimske fenomener men har også blitt praktisert av europeere under ulike sammensetninger opp gjennom historien.*

Historien om Zainab av Masooda Shahida (oversatt)

Ordet Zainab betyr «et vakkert og velluktende tre». Islam kan sammenliknes med et tre som har sterke røtter som brer seg inn i jordens dyp, mens hver gren er hevet høyt opp mot himmelen, og den bringer nye frukter ved Allahs hjelp. Det skrives også artikler på norsk slik at de norsktalende lesere også kan dra nytte av islams fredelige lære og bli en del av denne religionen som er den virkelige evige lykke. Allah sier i den hellige Koranen at det er Han som har sendt sitt Sendebud med rettledningen og sannhetens religion, for Han kan la den seire over alle religioner (61:10). Samtlige lærde og forskere er enige om at den verdensomspennende seier skulle finne sted under den utlovede Messias[as] sin tid. Ahmadiyya sin periode på hundre år viser oss klart at disse løftene ble oppfylt gjennom Allahs kjærlighet. Første gangen aksepterte 40 personer Ahmadiyya og med Allahs velsignelse ser vi i dag menigheten spredt over i 200 land. Vi er heldige som vitner spredningen av Ahmadiyya til alle verdens hjørner. Takk Allah for dette.

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ
الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ
الۡمُشۡرِکُوۡنَ ؏

Vers 10 av sura Al-Saff

Undertegnede kom til Norge i mai i 1987. I 1988 da det var omkring 65 Lajna og 130 Nasirat ble det avholdt et valg for nasjonal president for kvinneorganisasjonen. Undertegnede ble valgt som Sadr og ærede Maryam Sadiqa godkjente valget. På den tiden var Lajna fortsatt underlagt hovedkvarteret i Pakistan. På den tiden var det ikke lett å holde kontakt over landegrenser, derfor ble London omgjort til hovedkvarter det samme året. Europeiske land kom med forslag til forberedelser i 1989 under kalifatet til den fjerde kalifen[rh] ved anledning for menighetens 100 årsjubileum. Undertegnede fikk på dette tidspunktet ideen om å utgi eget blad som kunne bli en kilde til misjonering og kunnskap. Under et møte med Lajna ble dette ønsket uttrykt og ble videre godt mottatt av majoriteten da budsjettet kunne tillate en slik publikasjon. Undertegnede begynte å be spesielt for dette formålet og var overbevist om at hvis Allah ønsket det ville dette ordne seg. I en drøm så jeg en bane med en sirkel hvis grenser var laget av blader. Bladenes

Syed Habib-ul-Allah (ra) har ved en senere anledning nevnt sin drøm der han så Syeda Bushra Begum ikledd hvite klær. Ikke så langt unna henne så han den andre kalifen stå oppreist og fikk en følelse av at Syeda Bushra Begum var ment for den andre kalifen (ra).

I forkant av selve Nikah-seremonien så Mehar Apa en drøm der hun var ikledd vakre klær. Slik skildrer hun drømmen sin ved en anledning:

'Fargen var aldeles slående med delikate glitrende broderier. En tung kappe var lagt over mine skuldre. Kappen var meget vakker men dens vekt på mine skuldre var tyngende. Ørene mine var prydet med øreringer av hvite og røde perler som rakte meg til nakken. Da jeg møtte min egen refleksjon i speilet innså jeg hvor vakker den var.'

'EN ELSKENDE SØSTER'

Syeda Bushra Begum fikk en spesiell plass ettersom menighetens daværende kalif så en drøm der en engel roper etter Mehar Apa. Det vil si 'en elskende søster'. I etterkant av denne drømmen ble hun kalt Mehar Apa av menigheten.

'YDMYKHET' I DEN HELLIGE KORANEN

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى
الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا

'Og den Nåderikes sanne tjenere er de som vandrer i ydmykhet på jorden, og når noen uvitende taler til dem, sier de: Salâm [Fred].'
(25:56)

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ
فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

'Og vend ikke ditt kinn bort fra mennesker i forakt, og gå ikke hovmodig omkring på jorden, for Allah elsker visselig ikke noen arrogant praler.'
(31:19)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

'Påkall deres Herre i ydmykhet og hemmelighet, sannelig Han elsker ikke overtrederne.'
(7:56)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ

'Og ihukom din Herre i din sjel i ydmykhet og med lavt røst uten kraftig tale - om morgenen og om kvelden, og vær ikke en av dem som forsømmer.'
(7:206)

SYEDA BUSHRA BEGUM

FØDT: 7. april 1919
DATTER AV: Syed Aziz Ahmad Shah
GIFT: den andre kalifen (ra)
KJENT SOM: Meher Apa

'Den syvende hustru'
Ahmadi muslimsk familie. Hennes far var Syed Aziz Ahmad Shah. Familien hennes ble en del av menigheten i 1901 da hennes farfar, Hadrat Dr. Abdul Sattar Shah ga troskapsløfte til den utlovede Messiasas.

Mehar Apa tok en utdanning i religionsvitenskap i Qadian, og studerte senere ved Jamia Nusrat Rabwah.

Etter bortgangen til Hadhrat Syed Maryam Begum bestemte den andre kalifen seg for å gifte seg på ny med hensyn til åpenbaringene til den utlovede Messias (as). Dessuten ville barna ha behov for omsorg. Og slik ble hun den syvende hustruen til den andre kalifen. Hun forble barnløs hele sitt liv men fungerte likevel som en åndelig mor for menigheten og dens medlemmer.

GIFTET SEG MED HASHRAT KHALIFATUL MASIH II (RA)

24. juli 1944

'En åpenbaring blir oppfylt'
'Ved en tilfeldighet da jeg en dag satt og leste en bok kom jeg over navnet Bushra som var skrevet med tykke bokstaver. Tankene mine ble ledet til Meer Mohammad Ishaq Sahib sin datter. Men, slik jeg vurderte det, kunne ikke et slikt ekteskap være mulig da Meer Sahib hadde blitt ammet av Hadhrat Amma Jaan og hans datter av den grunn var som en niese for meg. Deretter husket jeg at det var en jente ved navn Bushra i familien til Syeda Maryam. Da Syed Wali-ul-Allah Sahib vendte tilbake med budskapet om frieriet fikk jeg vite at hennes mor var tilfreds, men at jenta selv ikke følte seg verdig ekteskap på grunn av hennes mange sykdommer. Hun ønsket ikke å vanære vår slekt ved ankomme som en syk kvinne,' skriver Hadhrat Mirza Bashiruddin Mehmood Ahmad (ra).

HUN ØNSKET IKKE AT HAN SKULLE STOPPE GUDS ARBEID PÅ GRUNN AV HENNES SYKDOM

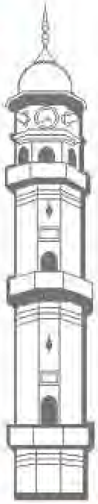

I 1991 var det første gang en kalif skulle delta på Jalsa Salana Qadian siden Pakistan ble grunnlagt. Dette var en stor og historisk begivenhet for Huzoor (rh) så vel som for hele menigheten. Det var knyttet sterke følelser til dette da Hadhrat Khalifatul Masih nå skulle vende tilbake til den utlovede Messias sin fødeby. Asfa Begum ble imidlertid alvorlig syk, noe som representerte et dilemma for Huzoor (rh). Huzoor (rh) forteller at han visste at hun ikke ville bli fornøyd med behandlingen fra noen andre enn han, og han sa til henne at han kunne bli igjen med henne og avlyse min reise til Qadian dersom hun ønsket det. Asfa Begum sa imidlertid at hun også ville bli med til Jalsa Qadian.

'Hun støttet alltid i utførelsen av mine plikter som kalif, og var en stor motivasjon for meg som hun også viste i dette tilfellet hvor hun reiste sammen med meg til Qadian, selv under alvorlig sykdom.'

Shaukat Jahan forteller om perioden etter at de flyktet fra Pakistan og emigrerte til England. 'Min mor var veldig trist og lei seg for å forlate sitt hjemland. Hun tenkte ofte på å besoke Pakistan, men tanken på hennes ektemann stoppet henne. Selv om min far ba henne om å dra, men min mor avviste alltid dette tilbudet. Når jeg spurte henne hvorfor hun aldri reiste tilbake, svarte hun at hvis jeg drar vil det bare oke din fars sorg over at han ikke kan reise selv. Vi skal enten dra sammen eller ikke dra i det hele tatt. Dette var et stort onske hun ofret bare for min far, men det var Guds vilje at ingen av dem kunne dra tilbake til sitt hjemland.'

ASFA BEGUM RESPEKTERTE ALLTID DET EKTEMANNEN LIKTE OG MISLIKTE. HUN PASSET TIL OG MED PÅ IKKE Å LAGE MATRETTER SOM HAN IKKE LIKTE SELV OM DE VAR HENNES FAVORITTER.

En venninne av Asfa Begum forteller at hun var en kvinne med mange gode kvaliteter. Hun var gjestevennlig, godhjertet, hjelpsom og ydmyk. 'Apa Asfa viste aldri forskjell mellom rik og fattig. Hun var spesielt flink med husarbeid som å lage mat og innredning.'

EN KVINNE FROTELLER AT DA DET VAR MIN DATTERS BRYLLUP HJALP APA ASFA MED FORBREDELSENE. HUN KJØPTE KLÆR TIL MIN DATTER UNDER SIN REISE TIL QADIAN.

Asfa begum hadde tatt flere sykurs, noe som skinte gjennom arbeidet hennes. Hun brukte sine sy-egenskaper for å hjelpe andre, og spesielt etter at hun kom til England hjalp hun familier som ikke hadde ressursene til å kunne lage 'barri' og 'jahez' for sine barn. 'Som bryllupsgave fikk min datter en kurv apa Asfa hadde pyntet med sine egne hender. Når gjestene fikk oye på den likte alle gaven og skrot av håndarbeidet.'

SYEDA ASFA BEGUM

FØDT: 21. januar 1936
DATTER AV: Mirza Rashid Ahmad
GFIT: den fjerde kalifen (rh)
BARN: 4 døtre

En fredagstale viet til sin kone

Da hun gikk bort 3. april 1992, viet Huzoor (rh) en fredagspreken til hennes liv, hvor han la frem ulike sider ved hennes liv og personlighet. Han startet med å fortelle at han i motsetning til Asfa Begum, hadde en tøff barndom. Hun var vant til et komfortabelt liv med tjenere og alle ønsker oppfylt, mens han levde et enkelt liv med bare de mest nødvendige behovene oppfylt.

Han fortalte videre at Hadrat Khalifatul Masih II (rh) var veldig nøye med å overholde de samme strenge reglene i hans eget hjem som han hadde satt for medlemmene i Rabwah. Da Asfa Begum ble en del av deres husstand ble hun veldig overrasket over hvor enkelt de levde.

På 1900 tallet var livet til en Waqaf-e-zindagi vanskeligere enn det den er nå. Som konen til en Waqaf-e-zindagi måtte Asfa Begum ofre sine egne ønsker og stå ovenfor en rekke vanskeligheter i livet. Men hun klaget aldri.

GIFTET SEG MED HADHRAT KHALIFATUL MASIH IV (RH)

17. desember 1957

'HENNES NAVN VIL ALLTID STÅ VED DITT ARBEID'

Før de giftet seg mottok Huzoor (rh) en drøm der Gud ga han gledelige nyheter for deres ekteskap.

EN STØTTESPILLER OG EN LIVSPARTNER

Huzoor (rh) forteller at han på det tidspunktet ikke skjønte hvem Gud refererte til, men etter hvert som tiden gikk innså han hvem Gud hadde ment. Videre forteller han at Asfa Begum var en svært religiøs kvinne, og hun var til enhver tid en viktig støttespiller for meg i mitt arbeid på alle vis.

EN GODHJERTET OG GJESTFRI KVINNE

'Det var alltid noen gjester på besøk. Hvis det noen gang kom gjester etter at tjenerne hadde gått gjorde min mor alt arbeidet selv; rydding, vasking eller matlaging. Når jeg ba henne om å sende beskjed om hjelp fra tjenerne avviste hun det og sa at de er her fra morgen til kveld så la dem hvile nå.' Forteller Shaukat Jahan (hennes datter).

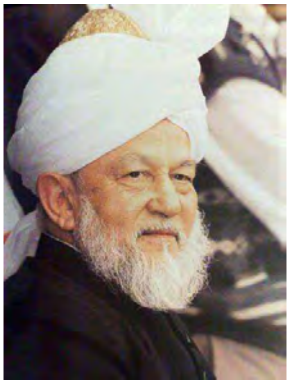

EN DRØM OM SIN SØNN, HADHRAT MIRZA TAHIR AHMAD (rah)

Hun sørget for at alle barna hennes hadde et tett forhold til menigheten og la ned mye arbeid for å gi dem en god og from oppdragelse. Resultatet av hennes gode oppdragelse er krystallklart for hele verden i form av hennes sønn, Hazrat Mirza Tahir Ahmad (rah), den fjerde kalifen. Syeda Maryam Begum (ra) pleide alltid si at sønnen hennes kommer til å tjene sin religion på edle måter. Da Hazrat Mirza Tahir Ahmad (rah) ble Khalifat-ul-Masih i 1982, kom det frem i senere tid at Syeda Maryam Begum (ra) hadde fortalt en bekjent kvinne at hun hadde sett i en drøm at hennes sønn skulle bli kalif.

Hun sørget for å engasjere barna sine i de religiøse og veldedige rutinene sine og lærte dem gode manerer. Hun fikk barna sine til å se det positive i møte med vanskeligheter, for eksempel lærte hun barna sine til å ta vare på gjester selv om man har det vanskelig selv. Hun viste ekstremt mye kjærlighet til alle barna til sin ektemann og gjorde ingen forskjell mellom barna sine og barna til de andre konene.

'HUN VAR EN GLEDSPREDER'

Hun åpnet både hjerte og hjem for dem til enhver tid. Hun var også veldig kjent for sin gjestfrihet. Under Jalsa tider var hun alltid på utkikk etter folk som trengte et sted å bo. Hun utsatte seg selv for ubeleiligheter men gjorde alltid sitt ytterste for at gjestene skulle føle seg komfortable.

HUN HADDE EN STOR LIDENSKAP FOR LAJNA IMAILLAH OG JOBBER IHERDIG FOR Å BYGGE OPP DEN FERSKE KVINNEORGANISASJONEN I MENIGHETEN

Hun effektiviserte kvinnene og gjorde Lajna Imaillah til en oppegående organisasjon. Han forteller at hun møtte en del motgang for sine nye ideer men at hun fortsatte å jobbe målrettet og gjorde det hun anså som nødvendig. Hun sørget for å passe spesielt godt på de svake. Til tross for at helsen hennes ble dårligere med årene, fortsatte hun å jobbe for Lajna Imaillah. Lajna utviklet et spesielt bånd til Syeda Maryam Begum (ra), dels fordi hun var konen til samtidens kalif, men også fordi hun jobbet regelmessig og tett med kvinnene for å forsterke Lajna Imaillah.

UTFØRT ARBEID

- ✓ Besøkte enker
- ✓ Oppdragelse av foreldreløse
- ✓ Bistand av handikappede
- ✓ Forberedelser av Jalsa Salana
- ✓ Gjorde humanitært arbeid til en norm blant Lajna Imaillah

IHUKOM ALLAH, SITERTE DUROOD OG LESTE FRA KORANEN

I minuttene nær sin bortgang ønsker hun at alle rundt henne skulle tilbringe sin tid med å ihukomme Gud og sende velsignelser over den hellige Profeten (sa).

RESITASJON AV SURA AL RAHMAN

Da hun ble syk og krevde behandling følte hun seg som en byrde for sin ektemann, en uttalelse som ektemannen ikke likte å høre, ettersom han gledet seg over å ta vare på henne. Hun ville at han skulle sitere fra Sura Al Rahman ved hennes sengeleie

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾

Hvilke av deres Herres velgjerninger vil dere da benekte?

EN INTELLIGENT KVINNE MED EN STOR KJÆRLIGHET FOR KORANEN.

Hazrat Musleh Maud (ra) skriver at Syeda Maryam Begum (ra) var en veldig intelligent kvinne, og at hun hadde en sterk evne til å analysere kroppsspråk. Denne evnen hennes gjorde at hun forutså ting langt før vanlige mennesker, til tider ble han så forbauset av henne at han tenkte hun hadde en skjult evne til å forutse hendelser. Syeda Maryam Begum (ra) hadde stor kjærlighet for Koranen. Hun lærte Koranen fra en Hafiz, og var derfor veldig dyktig til å resitere Koranen med vakker stemme.

HUN ELSKET Å HØRE PÅ KUNNSKAPSRIKE TALER, OG VENTET IVRIG HVER FREDAG PÅ Å DISKUTERE DAGENS FREDAGSPREKEN MED SIN EKTEMANN.

EN NATURELSKER

Syeda Maryam Begum (ra) elsket å ri. Hun kunne skyte blink og ble veldig glad hvis hun traff bedre enn Hazrat Musleh Maud (ra). Hun elsket også å gå turer i fjell og langs elver. Hennes favorittsted var Kashmir, hun var veldig glad i de vakre naturomgivelsene og ønsket bestandig at hun kunne utforske mer av Kashmir sammen med sin ektemann. Hazrat Musleh Maud (ra) forteller at hun ofte pleide å be han om å ta med henne på ferie til Kashmir.

HVIS NOEN KRENKET MENIGHETEN, REAGERTE HUN SOM EN LØVINNE.

HENNES EKTEMANN FANT HENNE OFTE UMATTET HJEMME OG BLE PREGET AV Å SE HENNE I EN SLIK TILSTAND

Til tross for sin svekkede helse arbeidet hun døgnet rundt for menighetens fremgang og ære. Hun lot seg ikke stoppe av sine barn eller andre beskjeftigelser. Hennes ektemann forteller at hun til tider glemte han under slike travle omstendigheter, men han beundret henne for hennes iver og omsorg for menigheten.

Hazrat Musleh Maud (ra) skriver at han alltid kunne regne med hennes støtte under vanskelige tider. Han forteller at dersom det oppsto problemer slo hun seg ikke til ro før til saken ble løst. Da menigheten gikk igjennom tøffe tider jobbet hun iherdig sammen med sin ektemann. Han beskriver henne som ustoppelig under denne jobben. Bare hun fikk et hint om en oppgave som dreide seg om menigheten nølte hun ikke et eneste sekund og satte i gang med å jobbe.

'O søster, ihukom den tid da ditt legeme ble begravet levende
Selv husets vegger bær nag og felte tårer over din ankomst'

Durr-e-Adan, Hadhrat Nawaab Mubaraka

SYEDA MARYAM BEGUM

KJENT SOM: **UMM-E-TAHIR**
DATTER AV: **SYED ABDUL SATTAR (RA)**
GIFT: **DEN ANDRE KALIFEN (RA)**
BARN: **DEN FJERDE KALIFEN (RH), 4 DØTRE**

'EN DRØM OG EN BARNEENKE'

En dag så den utlovede Messias (as) i en drøm at hans sønn, Mubarak Ahmad, giftet seg. Mubarak Ahmad var ikke mer enn 7-8 år gammel på den tiden. Den utlovede Messias (as) forsto at drømmen kunne tolkes på to måter. Enten bokstavelig, altså at han faktisk skulle gifte seg, eller at han skulle dø. I et forsøk på å berge sønnens liv, forlovet han Mubarak Ahmad med en jente. Drømmen ble tristnok oppfylt på begge måter og jenta ble enke som toåring.

'UGIFT ENKE'

Hazrat Musleh Maud (ra) fant ut at Syeda Maryam Begum ennå ikke var gift. Da han spurte familien hennes om de hadde lovet henne bort til noen, fikk han som svar at de er *Sadaat* (avkommet til den hellige Profeten (sa)) og at de derfor ikke gifter bort sine enker (en tradisjon som oppsto etter Profeten (sa) sin bortgang). Videre sa de at de gifter henne bort kun dersom det blir i familien til den utlovede Messias (as), ellers blir hun sittende hjemme for resten av sitt liv. Hazrat Musleh Maud (ra) forsøkte å få brødrene sine til å gifte seg med henne, med det ble avslag fra begge. Da bestemte han seg for å gifte seg med henne selv, dels fordi han ikke ønsket at en handling begått av den utlovede Messias (as) skulle føre til at noens liv ble ødelagt og dels fordi han var veldig glad i de to brødrene hennes, Syed Habibullah (ra) og Syed Mahmoodullah Shah (ra).

GIFTET SEG MED HADHRAT MUSLEH MAUD (RA)

Den 7. februar 1924

'MIN MARYAM'

I 1944, etter bortgangen til sin kjære hustru, skrev hennes ektemann et innlegg der han delte hennes liv med resten av menigheten i Al Fazl.

'EN MOR FOR DE MORLØSE'

Som 19-åring tok hun seg ansvaret med å passe på de tre barna til Amatul Hayee (ra) etter hennes bortgang. Amatul Hayee var en av hustruene til den andre kalifen (ra), og han følte en sterk bekymring da hun gikk bort, men Syeda Maryam var der for han og omfavnet barna til den avdøde moren.

LESERNE SKRIVER

I forbindelse med magasinets 25 års jubileum har vi bedt to faste lesere å skrive om sine erfaringer med å lese Zainab og hvordan de føler at man best kan bidra med å forbedre arbeidet innenfor litteratur i vår menighet. Aisha Mohammad og Alia Mahmood er to unge kvinner som er medlem av Lajna Imaillah.

'INFORMATIVT OG INSPIRERENDE' SKRIVER ALIA MAHMOOD

Helt siden jeg vokste opp har Zainab vært hjemme hos meg. Da jeg begynte å lese var Zainab et av magasinene jeg leste mest. Når jeg tenker tilbake på alle gangene jeg har lest Zainab, kommer jeg bare på all den kunnskapen jeg har tilegnet meg. Hver utgave består av innlegg med informativ og interessante tema. Det har for eksempel blitt skrevet om inspirerende hendelser og beskjeder fra vår kjære kalif, etterfulgt av oppskrifter på masse god mat samt råd om kosthold. Vi får også muligheten til å be andre om å huske oss i sine bønner. Det at Zainab har en norsk og en urdu del gjør det mye enklere for oss alle å holde oss oppdatert. Zainab er viktig for meg fordi det gir meg en annen form for tilknytning til menigheten. Zainab trykker også bilder som fanger min oppmerksomhet og gir meg lyst til å lese artiklene.

'EN ÆRLIG, MEN KONSTRUKTIV BEKJENNELSE' AV AISHA MOHAMMAD

Innledningsvis vil jeg si at jeg selv uheldigvis er en av de som sjeldent leser Zainab, derfor føler jeg et behov for å heller fokusere på hva viktigheten bør være, istedenfor om selve viktigheten av bladet. Etter mye omtanke innser jeg hvor mye arbeid som må til hver gang for at dette bladet skal suksessfullkomme på trykk hver tredje måned.

Omslagsdesign må bli laget, layouten må på plass, bilder må passe inn, frister må avholdes av både redaktør og skribenter, kostnader må dekkes, omskriving og retting, godkjenning av innhold - det er altså svært mange faser og prosesser som må gjennomgås før magasinet skal publiseres. Deretter jobbes det iherdig med å få dette bladet frem til enhver Lajna.

'VI VERDSETTER DET IKKE'

Vi blir bedt om å lese Zainab. Lokale ledere maser på oss. Vi betaler for den også, men likevel ligger bladet i et skap, urørt, inntil det kanskje er en *Jaeza* og vi er nødt til å lese det. Eller bruker vi kanskje det som en kilde eller referanse. Jeg mener ikke å implisere at våre kvinner ikke leser Zainab og ikke verdsetter det, men etter mine observasjoner er det veldig få som leser det regelmessig og drar nytte av det. Jeg må nok innrømme at jeg selv også er en av de som ikke alltid har hatt en så altfor stor interesse for Zainab.

Religiøs kunnskap på norsk og urdu; Koranske innlegg, interessante utdrag fra bøker, artikler om aktuelle temaer, barnesider, oppskrifter - det har noe for enhver. Om ikke det heller, så kan man selv prøve å skrive noe som man synes det er noe som mangler og bidra på en konstruktiv måte. Selv om det ikke kommer på trykk, bør man ikke gi opp men heller prøve igjen. Jeg vil avslutningsvis oppfordre dere til å inkorporere religiøs viten fra bladet i hverdagen deres. Prøve å holde Zainab gående med samme motivasjon og dedikasjon som den gangen dette bladet startet. Ikke la det ligge ulest i skapene våre. Måtte Allah lede oss på rett vei. Ameen

25 ÅRS JUBILEUM

I 1991 ga Lajna Imaillah Norge ut sin første utgave av Zainab. I år er det 25 år siden. Dette magasinet har vært til stor fordel for menighetens kvinner, men også for de yngste jentene i menigheten som har fått muligheten til å lære om islams grunnleggende lære gjennom fortellinger og barnesider.

AV MICHELL MAJEED

نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُوۡنَ ۙ﴿۲﴾
مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ ۚ﴿۳﴾

'Nûn [blekkhuset], ved pennen og hva de skriver: (At) du - ved din Herres nåde ikke er besatt.' (68:1-2)

DEN AHAMDIYYA MUSLIMSKE MENIGHET HAR GJENNOM FLERE TIÅR UTGITT LITTERATUR PÅ FLERE SPRÅK, HVORAV ARABISK, URDU, ENGELSK OG NORSK.

EN VOKSENDE MENIGHET

Samtidig som menigheten vår vokser, øker også omfanget av vårt arbeid og ansvar. Takket være Gud har mennene gjort stor fremgang, men kvinnene har alltid stått ved deres side. For 25 år siden tok kvinnene et stort steg ved å gi ut deres første magasin med innlegg skrevet av menighetens egne kvinner og jenter.

ZAINAB ER ET MAGASIN SOM UTGIS HVER TREDJE MÅNED AV LAJNA IMAILLAH NORGE.

Dette magasinet inneholder alt fra religiøse tekster til kloke visdomsord og fristende matoppskrifter både på urdu og norsk. Tema for tekstene avhenger hva som er aktuelt i samfunnet. Det kan være lærerike historier om den hellige Profeten (saw) og hans liv. I tillegg skrives det om aktuelle temaer som takler spørsmål som måtte forvirre dagens ungdomsgenerasjon. Rundt juletider står det for eksempel om hvorfor vi muslimer ikke feirer jul, vår lære om Jesus (fred være med han) og sannheten om vestlige tradisjoner.

Når menigheten er stadig under vekst vil også nye generasjoner vokser frem. Disse generasjonene er vokser opp med norsk språk og vestlige tradisjoner, og derfor kan det være gunstig for dem å ha en kilde som de kan stole på i forhold til å formidle det religiøse budskapet på. Tekstene er skrevet på et enkelt og godt språk, slik at de aller fleste forstår.

SKREVET AV LESERE; KVINNER & JENTER

Lesere kan skrive innlegg de ønsker å dele med deres søstre, slik at det skaper en form for interesse og engasjement hos de yngste. Innleggenes innhold og lengde justeres for å holde på lesernes interesse. Hver gang man leser magasinet får man vite noe nytt om religionen. I en hektisk hverdag har man kanskje ikke mye tid til å bla gjennom tykke bøker, og Zainab kan derfor være en god kilde til rask kunnskap. Bladet er kort, presist, relevant og ikke minst informativt!

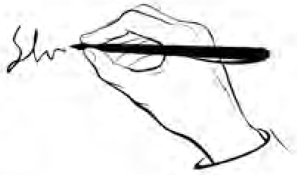

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

I ALLAHS NAVN DEN NÅDERIKE DEN BARMHJERTIGE

SURA
AL TAKWIR
VERS 1-11

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝٢ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝٣
وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٤ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٥
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝٦ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٧
وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٨ وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝٩
بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝١٠ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١١

SURA AL-TAKWIR, VERS 1-11
'Når solen formørkes, og stjernene fordunkles, og fjellene settes i bevegelse, og de ti måneder gamle kameler forsømmes, og når de ville (skapninger) samles sammen, og når havene spaltes, og når (ulike) mennesker bringes (nær) hverandre, og når den levende begravde etterspørres, for hvilken forbrytelse ble hun drept?'

OG NÅR BØKENE SPRES.

EN ÅPENBARING OM DEN MODERNE TIDSALDER MED TEKNOLOGISK OG VITENSKAPELIG FREMSKRITT

BETYDNINGEN AV JIHAD ENDRET SEG MED ANKOMSTEN TIL DEN UTLOVEDE MESSIAS (AS)

«Jeg har ankommet med en order: Det er fra nå av slutt på Jihad med sverdet, mens Jihad med å rense sine sjeler vil fortsette. Jeg sier det ikke på min egen bekostning. Sannelig, dette er Guds Vilje.» (British Government and Jihad)

«Islam blir angrepet med pennen og det er derfor nødvendig å bruke pennen for å besvare disse angrepene.»

Shahid Mahmood Kahloon
Viseleder og ansvarlige misjonær, Norge

I Allahs navn den mest Nåderike, den evig Barmhjertige

Med all ære og takknemlighet til Gud.

Dette er kun på grunn av Allahs velsignelse og godhet at vi i dag klarer å trykke denne utgaven av Zainab som bemerkelsesverdig har fylt sine 25 år. Zainab har vært gjennom en lang reise og vi har vært vitne til hvordan «en fra dråpe til hav». Jeg makter ikke å sette ord på hvor takknemlig jeg føler meg overfor Allah den Opphøyde når denne utgaven nå legges fremfor dere.

Zainab er på vei gjør fremgang med små skritt takket være Guds barmhjertighet og assistanse. I hver tid er det blitt forsøkt å pryde dette bladet, gjøre det mer innholdsrik, ikke minst med tanke på å gjøre det mest mulig egnet til å fullføre dens opprinnelige intensjon. Målet med å starte Zainab var ikke annet enn å spre budskapet til den utlovede Messias[as] som dedikerte livet sitt til å gjøre verden kjent med den ekstraordinære personligheten til den hellige Profeten Muhammad[saw] og knytte menneskeheten til Gud. Det er også satt fokus på å fortelle hvordan kalifer og andre fromme skikkelser levde sine liv og satte religionen framfor alt annet, samt å bevare menighetens historie. I tillegg har det vært som mål å lære opp og øke den religiøse kunnskapen både blant eksisterende medlemmer og andre, og dermed bidra med misjonsarbeid.

Den utlovede Messias[as] har sagt følgende om hensikten med menighetens magasiner og blader:

«*I denne tiden blir vi angrepet gang på gang med pennens sverd og argumenters piler. Det er vår plikt å ikke la våre krefter gå gagnløs. Midlertidig er det behov for å kvesse våre penner og bruke dem til å bevise sannheten til Guds rene, sanne religion og Hans ærefulle Profet[saw].*» (Malfoozat, bind 1, s. 105)

Vi er ytterst takknemlige og anerkjenner vår kjære kalif at han tok seg tid til å sende beskjed til oss og skjenke oss sin dyrbare veiledning gjennom sine ord.

Måtte Allah hjelpe oss med å følge hans råd og ta til oss veiledningen han gir oss. Måtte vår kjære Gud gjøre oss og våre barn i stand til å være blant de som drar nytte del av bønnene til Huzoor og dermed gjøre fremgang.

Jeg ber alle om å huske avdelingen for litteratur og hele laget i sine bønner. Måtte Allah den Opphøyde skjenke dem med de beste av belønninger og velsignelser. De har på ethvert vis hjulpet til med trykking av Zainab. Måtte Allah tildele dem og deres etterkommere alle goder i både denne verden og i det hinsidige. Amen

Fred være med dere

Syeda Bushra Khalid
President Lajna Imaillah, Norge

BESKJEDER & GRATULASJONER

Ærede President Lajna Imaillah Norge; Må Allahs nåde, Hans velsignelser og fred være med dere.

Aller først ønsker jeg å gratulere teamet og leserne av bladet Zainab med dets sølvjubileum. Må Allah gi dere styrke til å fortsette å heve dets standard, så det er til nytte for folk flest og klarer å oppfylle sitt formål. Amin.

En av betydningene til ordet Zainab er «velduftende plante». Må Allah gi dere styrke til å publisere slikt innhold i dette bladet at det får livene til sine lesere til å blomstre. Dette navnet har dessuten en spesiell tilknytning til profeten Muhammad[saw]. To av hans hustruer og en av hans døtre het Zainab. Zainab bint Jahash[ra], som var en av hans kusiner og gjennom hvis eksempel Gud klargjorde mange aspekter ved islam, har en spesiell status blant de troendes mødre. Hun hadde høy moralsk karakter, og var et forbilde i standhaftighet og gavmildhet. Hun viste stor offervilje for å oppnå Guds velbehag. Det var med utgangspunktet i hennes gavmildhet at profeten Muhammad[saw] forutsa at den av de troendes mødre som hadde lengste hender, ville møte ham først etter hans død.

Så mitt budskap til dere gjennom dette bladet er at dere må søke å skape de høye moralske egenskapene til Hadrat Zainab[ra] i dere. Tilta i deres tilbedelse. La deres anstendighet være en kilde til deres selvrespekt. Og bli et forbilde i gavmildhet for andre. Og spesielt i denne tiden da Gud har gjenopplivet islam gjennom den utlovede Messias[as] – hvis komme er kun for at menneskeheten igjen gjenkjenner sin Skaper og vender tilbake til Ham. Et av tiltakene for å nå dette målet forklarer den utlovede Messias ved å si at der dere ønsker at islam skal gjøre fremgang, der skal dere bygge en moské. Så i henhold til befalingen, ønsker jeg igjen å oppfordre dere til å følge levemåten til Hadrat Zainab[ra] og yte stor offervilje for moskeen som skal bygges i Kristiansand. Ikke minst er det viktig at dere fortsetter å be for dette prosjektet at må Allah velsigne vår ynkelige streben. Må Allah fylle deres hjerter med troens godlukt.

Fred være med dere!
Zahoor Ahmad Ch.
Nasjonal leder for Ahmadiyya Muslim Jama'at, Norge

Ærede president Lajna Imaillah Norge,

Fred være med deg.

Måtte Allah skjenke deg og teamet for Zainab muligheten til å tjene menigheten i all fremtid. Jeg ønsker å sende mine gratulasjoner for deres 25års jubileum. Et magasin representerer den organisasjonen som står bak dens opprinnelse, og Zainab representerer dere på en utmerket måte. Dere publiserer regelmessig, og måtte Allah skjenke dere muligheten til å presentere fremtidige temaer på best mulig vis. Amin.

Fred være med dere,

BESKJED FRA KHALIFATUL MASIH V[ABA]

Kjære Lajna Imaillah Norge,

Fred være med dere.

Det gleder meg å vite at dere har fått muligheten til å gi ut en spesiell utgave av Zainab under anledning for deres sølvjubileum. Måtte Allah velsigne denne oppgaven på alle mulige måter. Amin.

Jeg har blitt bedt om å formulere en beskjed for denne anledningen. Jeg ønsker derfor å benytte meg av denne muligheten til å gi dere noen råd. Menigheten vår publiserer flere magasiner og blader, og deres hensikt er ene og alene å spre budskapet til samtidens kalif. Videre er det viktig å videreføre nyttig kunnskap om religion, menigheten og aktuelle temaer. Hensikten for deres magasin burde være tilsvarende. Husk at deres omkringliggende miljøer til enhver tid inviterer dere mot ondskap. Dere skal ved hjelp av den skjønne læren til islam lære dere å avvise slike invitasjoner. *Purdah* – tildekking – er et av prinsippene til islam som rettes mot kvinner slik at de kan adlyde denne formaningen. Den utlovede Messias[as] og hans kalifer har flere ganger understreket viktigheten med tildekking og denne viktigheten burde komme frem i deres magasin. Den utlovede Messias[as] skriver som følgende:

> *«I dag blir det gjort utallige angrep på konseptet om purdah, men det er viktig å huske at dette ikke er en form for fengsel men heller et skjold som forhindrer et fritt spillrom mellom fremmede menn og kvinner. Purdah vil forhindre fremtidige feiltrinn. I enkelte samfunn vil man ikke rynke på nesen ved synet av en fremmed mann og en kvinne som befinner seg i alene i et og samme rom bak lukkede dører, ettersom det er en del av deres kultur. Islam ønsker å forhindre at noe slikt blir en alminnelighet, slik at vi kan skånes fra å snuble. Det sies derfor at når en ubeslektet – det vil si* namehram *– mann og kvinne befinner seg alene i et rom vil den tredje personen i rommet være djevelen som vil friste dem til å synde. Tenk grundig gjennom konsekvensen av slike normer som har oppstått på grunn av menneskets avkall på den sanne læren. Den islamske læren er visselig skjønn som adskiller menn og kvinner slik at de ikke skal snuble over egne lyster. Livene deres har blitt enklere da vi forhindres fra det forbudte – det vil si det som er* Haram *– og dermed skånes fra de mange fatale konsekvensene som det vestlige samfunnet i dag må gjennomgå i form av indre konflikter og en økende selvmordsrate.»* (Malfoozat vol. 1, s. 34-35)

Videre kan dere dedikere noen sider for å publisere mine taler slik at Lajna og Nasirat kan få en regelmessig påminnelse. Det kan være gunstig å skrive innlegg som belyser viktigheten og velsignelsen ved kalifatet som kan slik at leserne kan forstå at deres nærhet til religionen, åndelige utvikling og beskyttelse fra samfunnets urenheter ligger i vår kontakt og nærhet til kalifatet.

Måtte Allah velsigne dette jubileet for magasinets arbeidere og skribenter, og måtte menigheten kunne dra nytte av deres arbeid. Amin.

Fred være med dere,
Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul Masih V

INNHOLDSFORTEGNELSE

HUZOOR[ABA] SIN BESKJED ....S. 4

BESKJEDER OG GRATULASJONER ....S. 5

SITAT AV DEN UTLOVEDE MESSIAS[AS]....................S. 7

25 ÅRSJUBILEUM....................S. 8

LESERNE SKRIVER....................S. 9

MENIGHETENS PROMINENTE KVINNER OG DERES ARBEID ....S. 10

HISTORIEN OM ZAINAB ....S. 17

SPØRSMÅL OG SVAR MED HUZOOR[ABA]....................S. 19

SPESIALINNSLAG FRA KONVERTITTER OG DERES HISTORIER ....S. 23

HISTORIEN OM SLØRET....................S. 31

HUZOOR[ABA] SIN TALE TIL LAJNA - JALSA SALANA CANADA 2016 ....S 35

HVORDAN FÅ SELVTILLITT MED HIJAB? - TIPS FRA REDAKTØREN....................S. 41

GRATULASJONER FRA LAJNA IMAILLAH KRISTIANSAND ....S. 42

BARNESIDE ....S. 43

@ kontaktinformasjon

Besøksadresse: Bait un Nasr moske, Søren Bulls vei 1, 1051 Oslo
Tlf.: 22325859
Faks: 23437817

ansvarlige kontaktpersoner

Nasjonal leder for menighet: Zahoor Ahmad Ch.
President for Lajna Imaillah: Syeda Bushra Khalid
Redaktør urdu: Mansoora Naseer
Redaktør norsk: Mehrin Shahid
Andleeb Anwar

5 رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ؕ‏ ﴿۲۵۱﴾

'O vår Herre, la utholdenhet strømme ned over oss, gjør våre steg standhaftige, og hjelp oss mot det vantro folk.'

6 اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

'O Allah, vi anvender Deg som et skjold mot det som befinner seg i deres [fiendens] hjerter, og søker tilflukt hos Deg mot alle deres onde gjerninger.'

7 أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ

'Jeg søker Allahs tilgivelse for alle mine synder og vender meg mot Ham.'

8 -رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي.

'O min Herre, enhver ting er under Din kontroll. Så, O min Herre, beskytt meg, hjelp meg og vis meg nåde.'

9 رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ؕ‏ ﴿۲۵۱﴾

'Vår Herre, tilgi oss våre feil og våre synder i vår sak, og befest våre føtter og hjelp oss mot det vantro folk' (2:251)

10-يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِي وَمَزِّقْ أَعْدَائَكَ وَأَعْدَائِي وَأَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَأَرِنَا أَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔

10 **'O min Herre! Hør på min bønn og knus Dine og mine fiender, oppfyll ditt løfte og hjelp din tjener, og vis oss våre dager og gjør sverdet ditt skarpere for oss og spar ikke en enste av de ikke-troende som bevisst vekker bekymring.'**

BØNNER MED NORSK OVERSETTELSE

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

1

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۴﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۶﴾
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

'All lovprisning tilkommer Allah alene, verdenens Herre, den Nåderike, den Barmhjertige, Dommedagens Hersker. Deg alene tilber vi, og hos Deg alene søker vi hjelp. Led oss på den rette vei, veien til dem Du har vist Din nåde, ikke til dem som har pådratt seg (Din) vrede, og ikke de villfarnes vei.' (1:2-7)

2

'Allah! Velsigne Muhammad^{saw} og Muhammads folk, slik Du velsignet Abraham^{as} og Abrahams folk. Du er sannelig den Prisverdige, den Majestetiske. Allah! Skjenk fremgang til Muhammad^{saw} og til Muhammads folk, slik Du ga fremgang til Abraham^{as} og til Abrahams folk. Du er sannelig den Prisverdige, den Majestetiske.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ☆

3

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ ﴿۹﴾

'O vår Herre, la ikke våre hjerter forderves etter at Du har rettledet oss, og skjenk oss barmhjertighet fra Deg, for Du er alene den som skjenker alle ting.' (3:9)

4

'Hellig er Allah og all lovprisning tilkommer Deg (alene); Hellig er Allah den aller Største, Velsigne, Å Allah, Muhammad^{saw} og Muhammads folk.'

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔

Zainab

25 ÅR

LAJNA IMAILLAH NORGE